نالۂ دل مین ہے انداز کلام دلکش
داد دینے کو حسینونکی طبیعت آئی

[illegible] سخن کی برق سوز شوخیان - فصاحت و بلاغت کا پھولا پھلا باغ - [illegible]

مثنوی
پیکر حُسن

۱۳۱۷ھ ۱۸۹۹ء

از

نتیجۂ فکر زیبایش زباندانی حسن افروز شیرین بیانی
حاجی منشی محمد کلب حسین صاحب تخلص [illegible] بریلوی

خاکسار محمد عبد الاحد کے اہتمام سے
مطبع مجتبائی دہلی مین چھپی

قیمت فی جلد ۱۰ ار

سپاس ناظم نظم کائنات کہ کلام نادر و انتخاب بے مثل ولاجواب یعنی
۱۳۱۷ھ
پیکر حسن
۱۸۹۹ء
نتیجہ فکر رنگین فصاحت طراز بلاغت آفرین ناظم شیرین زبان شاعر سحر گفتار اعجاز بیان حاجی منشی کلب حسین صاحب مائل بریلوی
در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا تو ہے بیعدیل و نظیر | جلوہ تیرا ہے حسنِ عالمگیر

توہی مقصود کائنات کا ہے | توہی معبود ذیحیات کا ہے

تو مسیحاے دل فگاران ہے | تو مداواے بیقراران ہے

پیکرِ حسنِ دل پسند ہے تو | مونسِ جانِ دردمند ہے تو

یہ خدائی ہے اے خدا تجھ سے | یہ مُرقّع ہے خوشنما تجھ سے

توہی محبوب ہے حبیب ہے تو | نحنُ اَقرَبُ سے بھی قریب ہے تو

توہی ہر رنگ مین نمایان ہے | توہی سلطانِ کشورِ جان ہے

قُل ہُوَ اللہ شان ہے تیری | اور قرآن زبان ہے تیری

ہے توہی مظہرِ حدوث و قدم | ہے توہی محرمِ حریمِ حرم

تو ہی حسن ادا و ناز بھی ہے
تو ہی سرمایۂ نیاز بھی ہے

تجھ سے روشن ہے آتشِ رخسار
تجھ سے رنگین ہے لالۂ گلنار

شوخیِ چشمِ دلربا تو ہے
نکہتِ زلفِ مشکسا تو ہے

تجھ سے پیدا ہے اختروں مین چمک
تجھ سے حسنِ ملیح مین ہے نمک

ہے کہین نوبہارِ شوخیِ گل
کہین پُرسوز نالۂ بلبل

ہے ترے نور سے جہان پُرنور
شمعِ قدرت کا ہر طرف ہے ظہور

دلِ عالم ہے جلوہ گاہ تری
سب سے یکسان ہے رسم و راہ تری

تو ہے محفل فروزِ دیر و حرم
تو ہے آئینۂ جمالِ صنم

جسکو دیکھا وہ تیرا مائل ہے
کوئی بیدل کہ صاحبِ دل ہے

ہو کرم سے ترے گدا سلطان
دمِ عیسیٰ بھرے لبِ جانان

کرمِ شب تاب ماہِ انور ہو
ذرۂ خاک مہرِ خاور ہو

پرِ پروانہ ہو پرِ جبریلؑ
شمع کاشانہ شمعِ عرشِ جلیل

برقِ ایمن ہو شیرین کی تصویر
سنگِ موسیٰ سے نکلے جوئے شیر

دامنِ خاک سے گلِ شاداب
قطرۂ آب سے دُرِ نایاب

عارضِ مہروش سے ضَو نکلے
آتشِ لعلِ لب سے لَو نکلے

تیرے رُخ سے اگر اُٹھے پردا
داغِ سودا بنے یدِ بیضا

تیرے فرمان سے اگر ہٹ جاے
ورقِ آسمان ابھی پھٹ جاے

بحر گھٹ کر بنے کفِ سیلاب — موج چکرا کے حلقۂ گرداب
لبِ آتش مین آبلے پڑجائین — خاک مین کوہ تا کمر گڑجائین
آب دریائے نیل آبی ہو — چشم ہر نازنین گلابی ہو
ماہِ کنعان عزیز بن جائے — اور زلیخا کنیز بن جائے
درِ گلشن بنے درِ گلخن — چہِ نخشب بنے چہِ بیژن
سنگ سے برق زا شرر نکلے — شمع کے شعلہ خیز پر نکلے
چترِ افلاک لے ستون ہلجائے — طبقۂ ارض خاک مین ملجائے
ربّنا تو ہے صاحبِ تنزیہ — تجکو درکار ہے نہ شکل و شبیہ
نہین کوئی وجود تیرے لیئے — ہے یہ ساری نمود تیرے لیئے
تجھ سے وابستہ ساری جائین ہین — جو کہ جائین ہین وہ ہی نائین ہین
کون موسیٰ کہان کی شانِ ظہور — برق کیسی کہان کا شعلۂ طور
سنگ مین گر شرر ہے تو تو ہے — حسن مین جلوہ گر ہے تو تو ہے
ربّنا ہے غنی تری سرکار — ہے وسیع الفضا ترا دربار
پائے تیری اگر زبان مائل — کرے تیری ثنا بیان مائل
ورنہ ہو حمد تیری کیا یارب — کہان بندہ کہان خدا یارب
خامشی کا سنگھار ہے تو یہ ہے — حمد کا اختصار ہے تو یہ ہے
جزو مین کل مین نور تیرا ہے — آنکھ ہو سب ظہور تیرا ہے

مناجات

ربّنا تو ہے کردگارِ جلیل — اور مین ایک تیرا عبدِ ذلیل

مدعی محمدت کا ہون کیونکر — فضل تیرا اگر نہ ہو یاور

تو ہی میرا اگر کفیل بنے — عرضِ حاجات کی سبیل بنے

دیکھکر وسعتِ کرم تیری — مست ہے چشم آرزو میری

ہے توکّل عروجِ ناز مجھے — کر دیا تو نے بے نیاز مجھے

دیکھ پروازِ احتیاج مرا — نہین دبتا کہین مزاج مرا

زلفِ عصیان اگر حجاب بنے — دلربا شوخیِ عتاب بنے

میرے اعمال مجکو شرمائین — میرے افعال مجکو تڑپائین

حکمِ لاتقنطوا ہو پیشِ نظر — شام حسرت سے ہو طلوعِ سحر

پھر کسیکا جو سامنا ہو جاے — جبہ سا آہ نارسا ہو جاے

سر اُٹھاکر چلے جو نالۂ دل — درِ عرشِ الٰہ ہو منزل

تھرتھرا جائین حاملانِ عرش — بلبلا جائین ساکنانِ فرش

ساکت ہو جائین آسمان و زمین — کہین حیرت مین آکے روح الامین

اے خداے جہان سمیع و بصیر — کون روتا ہے آج یہ دلگیر

کسی پہلو اسے قرار نہین — چین لیتا یہ جانِ زار نہین

سنکے اسکی صداے واویلا — دل بھر آتا ہے مرا کیسا

گو سراسر گناہگار ہے یہ
تیرا بندہ نحیف و زار ہے یہ

رحم کر اسکے حال پر یارب
اور میرے سوال پر یارب

اسکو حاصل ہو راحتِ قلبی
دور کر دے تمام رنجِ دلی

کر مداوا تو سوزشِ دل کا
بھر دے ساغر تو اپنے سائل کا

کہہ کے یہ جبرئیلؑ ہون گریان
جوش پر آئے رحمتِ یزدان

ہو یہ فرمانِ حضرتِ باری
دیکھو کرتا ہے کس لیئے زاری

کیون مٹاتا ہے جانِ پُرغم کو
کیون ہلاتا ہے عرشِ اعظم کو

غیر ممکن خیال فرض کرے
جو ہو امر محال عرض کرے

ابھی ممکن محال ہوتا ہے
کرم لازوال ہوتا ہے

جلوۂ برق زا دکھائین ابھی
سر نوشتِ قضا مٹائین ابھی

اپنی قدرت کی آن دکھلائین
اوجِ عظمت کی شان دکھلائین

شاد اسکا دِل حزین کر دین
چترِ افلاک کو زمین کر دین

چشمِ مشتاق مین نظر آئین
لامکان سے ابھی اُتر آئین

یہ حجابِ نظر اُٹھا دین ہم
جلوۂ طور پھر دکھا دین ہم

بارور نخلِ مدعا ہو جاے
محرمِ رازِ کبریا ہو جاے

آئے آوازِ چرخِ اخضر سے
نہ بہا اشک دیدۂ تر سے

وہ اٹھا پردہ بابِ رحمت کا
دیکھ یہ وقت ہے اجابت کا

ہوش مین آ ذرا خدا کے لیئے
لے اُٹھا ہاتھ اب دعا کے لیئے

ملہم غیب سے یہ سُنکے کلام
رقص کرنے لگے دلِ خودکام

بعد حمد خدائے جلّ و علا
بکمالِ ادب بہ صدق و صفا

یون کہون ہاتھ اُٹھا کے سوئے فلک
وقفِ آمین ہووین جنّ و ملک

ربّنا تو ہے عالم و قادر
تجکو یکسان ہے باطن و ظاہر

غیر محدود علم ہے تیرا
غیر مخصوص حلم ہے تیرا

تیری قدرت محیط ہے یارب
تیری شوکت بسیط ہے یارب

دل مین جس بات کا خیال نہ آے
تجھ پہ روشن وہ پہلے سے ہوجاے

آگے تیرے ہو لنترانی کیا
مین ہی کیا میری فکرِ فانی کیا

عرض کی احتیاج ہے معلوم
کیون زبان ہو ثواب سے محروم

اے مرے کردگار اے غفّار
اے مرے پردہ دار اے ستّار

نہ ہوس مجکو مال و زر کی ہے
نہ تمنّا کسی بشر کی ہے

نہ ہوا تاج و تخت کی مجکو
نہ شکایت ہے بخت کی مجکو

نہ گلہ ہے کسی ستمگر کا
ولولہ ہے نہ وصل دلبر کا

سیرِ افلاک کا خیال نہین
شامِ ادبار کا ملال نہین

نہ ملے جائے دلنشین نہ ملے
چین تقدیر سے کہین نہ ملے

آسمان کی نہ کچھ زمین کی ہے
آرزو یہ دلِ حزین کی ہے

نعت شریف

پھر دکھاوے مجھے دیارِ نبیؐ
کردے پروانۂ مزارِ نبیؐ

پھر دکھا اپنے تو حبیب کا گھر
درِ دولت ہو اور میرا سر

پھر کروں میں طوافِ بیتِ رسولؐ
ہے جہاں پر ملائکہ کا نزول

پھر دیارِ نبیؐ کی سیر کروں
پھر مزارِ نبیؐ کے بوسے لوں

وہ نبیؐ کون یعنی شانِ خدا
بحرِ وحدت کے گوہرِ یکتا

وہ نبیؐ کون یعنی شمعِ سبل
باعثِ آفرینشِ جزو و کل

حامیِ عاصیاں شفیعِ امم
مالکِ دوجہاں شفیعِ امم

احمدؐ مجتبےٰ حبیبِ کریم
قاسمِ خلد و کوثر و تسنیم

نو بہارِ گلِ ریاضِ ارمؑ
شمعِ کاشانۂ حدوث و قدم

شوکت آرائے آسمانِ جلال
تاجدارِ ریاستِ اقبال

لقب آرائے ظلِ سبحانی
شرف افزائے نسلِ انسانی

جلوہ افروز نیرِ اعظم
باعثِ خلق پیکرِ آدم

گوہرِ تاجِ خاندانِ قریش
جان و ایمان دودمانِ قریش

افتخارِ زمینِ عربستان
والیِ کائنات کون و مکان

آپ پر سب خدائی مائل ہے
آپ کا نام راحتِ دل ہے

کہتے ہیں شاعر ذوی الاکرام
کرتے ہیں اجتماع خاص و عام

ہے کلامِ نبیؐ کلامِ خدا ہے زبانِ نبیؐ پیامِ خدا

موجِ کوثر ہو گر زبان مری نظمِ قرآن ہو داستان میری

لاکھ دل کو ہوا کرے الہام حسنِ امکان مختصر ہے کلام

شانِ احمدؐ بشر تو کیا جانے مجھ سے پوچھو تو بس خدا جانے

آہ پھر دیکھوں شہرِ پاکِ نبیؐ بطفیلِ محمدؐ عربی

آنکھیں پھر ڈھونڈھتی ہیں وہ گلیاں کُحلِ مازاغ ہے غبار جہاں

پھر میں دیکھوں فضائے روضۂ پاک المدد والمدد شہِ لولاک

جب مزارِ شریف کو دیکھوں عالمِ وجد ہو درود پڑھوں

حسنِ قسمت پہ ناز ہو مجکو جب یہ حاصل نیاز ہو مجکو

حالتِ بیخودی وہ طاری ہو آہ لب پر ہو اشکباری ہو

کر کے طوفِ حرم سرائے رسولؐ مثلِ پروانہ ہو فدائے رسولؐ

حسنِ آداب سے جھکا کر سر یوں پڑھوں میں سلام رو رو کر

خاتم الانبیا سلامٌ علیک رازدارِ خدا سلامٌ علیک

گوہرِ تاجِ ھل اتیٰ آداب رونقِ صدرِ انّما آداب

شرفِ انس و جان سلامٌ علیک وارثِ بیکسان سلامٌ علیک

تم پہ قربان میرے پیارے نبیؐ مال اور جان میرے پیارے نبیؐ

لو خبر میری کارساز مرے دل میں روشن ہو شمعِ راز مرے

منقبت

باب جبریل پر کبھی آکر — فاتحہ خوان ہون اہلِ غرقد پر
جو کہ سارے جہان سے افضل ہین — نخلِ قدرت کے پھول ہین پھل ہین
ہین وہ بو بکر رضؓ سرورِ عالم — زینتِ پہلوے شفیعِ امم
ہین بلا فصل جانشینِ رسولؐ — آفتابِ سپہرِ دینِ رسولؐ
فاتحِ سرزمین ملکِ شام — رونق افروزِ منبرِ اسلام
ہین جنابِ عمرؓ بن الخطابؓ — ہیبتِ حق کے لاجواب جواب
جب خلافت ہوئی اُنھین تسلیم — تاجِ کسرے نے جھکائے تعظیم
قبلۂ دین حضرتِ عثمانؓ — مخزنِ علم و جامعِ قرآن
منبعِ جود و مہبطِ اسرار — مظہرِ علم و مطلعِ انوار
ہین چہارم خلیفہ اور امام — زوجِ زہراؓ علیؓ ذوی الاکرام
جن سے روشن ہے سرزمینِ نجف — نکرین فخر کیون مکینِ نجف
جلوۂ شانِ مصطفےؐ ہے علیؓ — کاشفِ رازِ کبریا ہے علیؓ
لقب آراے ساقیِ کوثر — زیبِ محراب و زینتِ منبر
نام اقدس ہوئے یہ کسکے بیان — ہے زبانِ کلیم اپنی زبان
ہے ہر اک صفحہ برگِ نخلِ طور — دامنِ ہر سطر ہے موجۂ نور
یہ ہی تاجِ سرِ امامت ہین — یہ ہی پروانۂ رسالت ہین

یہ ہی باعث فروغ شرع مبین — یہ ہی رُکن رکینِ دینِ متین

ان سے اسلام کو عروج ہوا — ان سے روشن ہے ملتِ بیضا

ان سے رونق جہان نے پائی ہے — یہ ہین اور شان کبریائی ہے

اور حضرت حسنؓ جنابِ حسینؑ — لختِ زہراؓ علیؓ کے دل کے چین

لاڈلے مصطفٰے کے ہین تو یہ ہین — جانشین مرتضٰےؓ کے ہین تو یہ ہین

دردمندو نکے چارہ ساز ہین یہ — اہل عالم کے فخر و ناز ہین یہ

ہین یہ ساری خدائی کے مختار — نہ ہے سخی دہر مین یہ ہی سرکار

دستگیرِ جہان غریب نواز — رہبرِ انس و جان غریب نواز

باقی اصحاب اور آلِ رسولؐ — جملہ ازواج اور جناب بتولؓ

رہبر و مقتدا ہمارے ہین — حق تو یہ ہے کہ حق کے پیارے ہین

سب پہ پڑھتا رہون درود و سلام — شام سے صبح صبح سے تا شام

عمر یون ہی اگر گذر جائے — دفترِ آرزو سنور جائے

جان و دل مین نثار کر جاؤن — موت آئے تو در پہ مر جاؤن

شہرہ ہو بخت کی سعیدی کا — مرتبہ پاؤن مین شہیدی کا

آپکے سایئے مین مزار بنے — شکلِ تسکینِ جانِ زار بنے

نکلے ارمان یہ کہین میرا — پھر نہ تڑپے دلِ حزین میرا

خوف و اندیشۂ مآل نہ ہو — فتنۂ حشر کا خیال نہ ہو

آنکھین ملتا جو قبر سے اُٹھون
جلوۂ نور احمدی دیکھون

سایۂ دامن حضور ملے
اسکی پروا نہین کہ حور ملے

پھر تو زورون پہ وہ مقدر ہو
مین ہون خالق ہو اور محشر ہو

اہل عرصات جان نثار کرین
میری تقدیر کو پیار کرین

جس طرف جاؤن ہو لقب میرا
جان نثار شفیع روز جزا

دیکھنے کو مرے نبی آئین
اُمت ماضیہ سبھی آئین

جب وہ سلطان دادگر آکر
جلوہ فرما ہو تخت محشر پر

ہووین آراستہ صف عرصات
لطفیل حضور بابرکات

جاؤن دربار بادشائی مین
دیکھون انوار کبریائی مین

مدحت حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند خلد اللہ ملکہا

اے مرے کلک گوہر افشان ہو
قیصر ہند کا ثنا خوان ہو

جو ہے عالم مین آج کیوان جاہ
جس کے سر پر ہے چتر ظل الٰہ

جو ہے سلطان بحر اور بر مین
عہد دولت مین جسکے کرتے ہین چین

جسکے دم سے ہے آن وبان فرنگ
ہند ہے آج غیرت لندن

سلطنت لازوال ہے جسکی
کل رعایا نہال ہے جسکی

ہین جلودار اوسکے امریکن
اُسکے دربان فرانس اور جرمن

اُسکے تابع کریٹ اور یونان
مصر و سوڈان اُسکے زیر نشان

اسکا وہ حکم ہے قضا توأم — پاس آتا نہین کسیکے غم

وہ عدالت ہے وہ ہے عدل و داد — عالم آباد ہے رعایا شاد

رہزنون کا نشان تک نہ رہا — ظالمون کا گمان تک نہ رہا

اسکی ادنی یہ ہے خوش اقبالی — اسکی خلق خدا ہے متوالی

نام پر اسکے جان نثار کرین — اسکا فرمان اختیار کرین

اس سے کرتے ہین سارے نازو نیاز — جانتے ہین اسے خدائے مجاز

کیا دکھاؤن مین شوکت دربار — کیا جتاؤن مین عظمت سرکار

کیا کہون کروفر سلطانی — کیا لکھون سطوت جہانبانی

کہان مجھسا گدائے ہیچمدان — کہان سلطان تاج بخش شہان

اسکی مدحت سرائی کیا مین کرون — اسکے لایق بڑائی کیا مین کرون

مین دعا کرتا ہون کہ رب قدیر — جب تلک ہے نمود تاج و سریر

جب تلک قدر دولت و املاک — جب تلک ارض و دورہ افلاک

جب تلک آبریز گنگ و جمن — جب تلک عطر بیز باد چمن

جب تلک جلوہ گر ہے شام و سحر — جب تلک ہے نمایش اختر

جب تلک ہے بقا کا نام بقا — جب تلک مہر و ماہ مین ہے ضیا

جب تلک ہے یہ عالم ایجاد — جب تلک ہے خدائی کی بنیاد

رہے سر پر ہمارے سایہ فگن — قیصر ہند وارث لندن

تمہید کلام

ہاں اب اے خامۂ خجستہ رقم
آج دیکھیں تو تیری شوخی ہم

قطرہ زن ہو تو دامن گل پر
رنگ لالے کا آئے بلبل پر

نظم میں تیری ہو وہ شانِ بہار
صفحہ صفحہ ہو غیرتِ گلزار

چلبلی بندشیں ہوں رنگ نئے
شستہ ترکیب کے ہوں ڈھنگ نئے

فقرہ فقرہ ہو گوہرِ اختر
حسنِ الفاظ ہو پری پیکر

شانِ معنی و شوکتِ مضمون
تیری فکرِ رسا پہ ہو مفتون

ہوں مضامین تیرے نئے بالکل
تیرے گلزار کے نئے ہوں گل

ہوں نئے عندلیبِ خوش الحان
ہوں نئے طرز کی بہار و خزاں

نکھری نکھری ہو چال ڈھال تری
پیاری پیاری ہو بول چال تری

ہو نرالی ادا فصاحت کی
پوری تصویر ہو بلاغت کی

وہ دکھا حسنِ داستانِ سخن
خود سخن بولے ہے یہ جانِ سخن

ہاں قلم شوخیٔ بیان دکھا
کچھ تعلّی کی آن بان دکھا

آج ہوں میں وہ شاعرِ یکتا
جو کروں فخر ہے درست و بجا

طبع روشن ہے فکر عالی ہے
ہر سخن مطلعِ ہلالی ہے

ہے قیامت نما مری تحریر
ہوں میں ہمعصر ناظمِ تقدیر

وہ سخنور ہوں وہ زباندان ہوں
وقت کا اپنے آج سحبان ہوں

ہون وہ نقاش بعدیل و نظیر
کھینچتا ہون مین بولتی تصویر

میرے آگے زبانکا دعوے کیا
شوکتِ اُردوے معلّٰے کیا

ہے زبان موجِ کوثر و تسنیم
ناز پروردۂ جنابِ کلیمؑ

حسن جدّت ہے مرزبوم اپنی
فرش سے عرش تک ہے دھوم اپنی

ہون مین کلبِ حسین ابن علیؑ
عاشقِ خاندانِ مصطفویؐ

کشورِ نظم مجھ سے ہے آباد
تر و تازہ ہے گلشنِ ایجاد

ہو نہین سلطانِ خسروانِ سخن
میرے قبضے مین ہے جہانِ سخن

مجھ پہ قربان ہے شاہدِ معنی
مجھ پہ نازان ہے شاہدِ معنی

رونقِ صدرِ احتشام ہو نہین
زینتِ مسندِ کلام ہو نہین

بس بس اے **مائل** شگفتہ بیان
روک لے توسنِ قلم کی عنان

طبعِ موزون کا امتحان کب تک
شاعرانہ تعلّیان کب تک

دوست مشتاق داستانکے ہین
شیفتہ شوخیِ زبان کے ہین

دمِ تحریر یہ خیال رہے
حسنِ معنی کی دیکھ بھال رہے

گیسوئے شاعری کو طول نہو
کوئی احباب دل ملول نہو

کاوشِ انتظار ہو نہ کہین
طبعِ نازک کو بار ہو نہ کہین

سیر اسکی کرین بتانِ شریر
جانے ہر ماہرو اسے تصویر

دفترِ سوز و ساز ہون اس مین
نو نیازون کے ناز ہون اس مین

سُرمگین چشم کے عتاب بھی ہون — جانِ مضطر کے اضطراب بھی ہون
شامِ ہجران کی بھی شکایت ہو — سحرِ وصل کی حکایت ہو
الغرض ایسی داستان ہو رقم — شورِ محشر بنے صریرِ قلم
سر کو سودا ہو زلفِ جانان کا — سلسلہ ہو جنون کے سامان کا
ہوا چھوتی زبان کہانی کی — دھوم ہو تیری لن ترانی کی

عرض حاجات

اب دعا کرتا ہون اُٹھا کے ہاتھ — لاج میری ہے بس خدا کے ہاتھ
یا خدا صدقہ محمدؐ سے — عرشِ اعظم کی زیبِ مسند سے
بطفیلِ شہیدِ کرب وبلا — یعنی عینینِ فاطمہ زہرا رض
التجا ہے مری تہِ دل سے — دے نجات اُنکو فکر باطل سے
پرورش جس نے ہے کیا مجکو — مال و زر اپنا دے دیا مجکو
ناز سے پالا بے نیاز کیا — مجکو مختارِ ذی مجاز کیا
ہر طرح پر ہے اُنکو میرا خیال — پاس اُنکے نہ آئے کوئی ملال
عمر ادریسؑ کر عطا اُن کو — شاد و آباد رکھ خدا اُن کو
مئےِ حُبِّ علی رض سے رکھ سرشار — احمدؐ پاک کا دکھا دربار
اُنکی یارب مراد پوری ہو — آرزو ہے تری حضوری ہو
اے فرازندۂ سپہر برین — اے فروزندۂ رخِ تمکین

اے نوازندۂ ظلوم وجہول — اے عطا ساز خلعتِ مقبول

اے مرے کارساز بندہ نواز — میری یہ عرض ہے بعجز ونیاز

مثنوی ہو یہ رشکِ حورِ جنان — اسکو پریان بنائین حرزِ جان

جو بیان ہو وہ عاشقانہ ہو — تازہ گذرا ہوا فسانہ ہو

شعر سارے ہون انتخاب اسکے — ہون مضامین لاجواب اسکے

نہ کرین مجھکو موردِ الزام — وجد مین آئین سنکے اہلِ کلام

شایقونکو یہ آب وتاب دکھائے — مہ جبینون کا آئنہ بنجائے

حسن بیان

ساقیا دے وہ بادۂ نایاب — جس سے آتی ہو بوئے مشک وگلاب

مے وہ ہو جو بہار دکھلائے — عکس روئے نگار دکھلائے

میرے دلدار خوش ادا ساقی — کنٹری لوٹ دے ذرا ساقی

ساقیا برق زا شراب آئے — دستِ رنگین مین آفتاب آئے

وہ پلادے شرابِ پرتاثیر — مست ہوجائے زاہدِ تصویر

اے مرے شوخ نوجوان ساقی — کبھی سن لے مری فغان ساقی

درِ مےخانہ پر پڑا ہے کوئی — پیارے لفظونمین کہہ رہا ہے کوئی

تیرے دل پر اثر نہین ہوتا — نہین ہوتا مگر نہین ہوتا

نہ دے مے میری بات سن تو سہی — تازہ اک واردات سن تو سہی

دل تڑپ جائے وہ حکایت ہے — چرخ چکرائے وہ شکایت ہے

دے مجھے دلربا کا پیمانہ — مست ہو کر لکھوں میں افسانہ

کہتے ہیں یہ مورخانِ کہن — تھا کوئی شہر رشکِ چین و ختن

تھی زمین اُسکی غیرتِ گلزار — آسمان تھا وہاں کا گوہر بار

اُسکی رونق کا تھا جو عین شباب — شہر آباد تھا لبِ خوش آب

اُسکو کہتے جزیرۂ سوسن — حور و غلمان کا وہ تھا مسکن

اُسمیں رہتا تھا ایک سوداگر — نازنین نوجوان صاحبِ زر

نام تھا اُس کا خواجہ قاسم — جسکی تصویر اب دکھاتے ہیں ہم

کھل چلا ہر طرف وہ رنگِ شفق — لو مرقع کا لوٹتے ہیں ورق

ہے سراپا یہ اُسکا زیبِ رقم — تھا وہ رعنا گلِ ریاضِ ارم

خوش قد و خوش جمال و خوش رفتار — ماہرو برق وش پری رخسار

زندہ دل بھی تھا اور ظریف بھی تھا — وہ معزز بھی تھا شریف بھی تھا

عشق انگیز اُسکی صحبت تھی — شوخ چلتی ہوئی طبیعت تھی

اُنس تھا اُسکو مہ جبینوں سے — مشغلہ تھا اُسے حسینوں سے

طرز ملکوں کے دیکھے بھالے تھے — اُسکے انداز سب نرالے تھے

یہ موافق زمانہ تھا اُسکا — دلربا کارخانہ تھا اُسکا

سرِ بازار اُسکی تھی کوٹھی — شیشہ آلات سے تمام سجی

وہ تحائف فرانس و جرمن کے — تازہ ایجاد روم و لندن کے

جملہ سامانِ چین اور تاتار — اسکی کوٹھی مین تھے لگے انبار

تھی وہ کوٹھی رخِ عروسِ چمن — اور قیامت سجاؤ کا جوبن

پردے زر دوزی سبز مخمل کے — کسی در پر کھلے کسی پہ بندھے

انمین زر تار کی ٹکی جھالر — گندھی ریشم کی ڈوریان یکسر

تھی وہ غیرتِ دہِ قصورِ جنان — آئینہ زار عالمِ امکان

دلنشین یون مکان کوئی کم تھا — اک طلسمات کا سا عالم تھا

جبکہ کوٹھی کا بند ہوتا کام — تھوڑے سے دن رہے قریبِ شام

پئے تفریحِ طبع وہ ذیجاہ — اپنے احباب و دوست کے ہمراہ

اشہبِ برق وش پہ ہو کے سوار — جاتا گلگشت کو سوئے گلزار

اتفاقِ زمانہ سے اک روز — نظر آیا یہ واقعہ جان سوز

جانبِ غرب روشنی سی ہوئی — شبِ مہتاب سوسنی سی ہوئی

شعلہ جوالہ تا فلک اٹھا — کوہِ آتش فشان بھڑک اٹھا

منہ دکھایا جو شامِ حسرت نے — رخ سے الٹا نقاب وحشت نے

جانبِ چرخ دیکھ کر اک بار — یون وہ گویا ہوا خجستہ شعار

دیکھو تو ہے مقام ہیبت کا — صاف آثار ہے قیامت کا

شفقِ شام کا نہین یہ طور — رنگ لایا ہے آسمان کچھ اور

گیسوے شام ہو رہا ہے دھوان | شعلۂ شمع حنا دی یہ کہان
چاندنی تک تو ہو گئی گدلی | ابر آیا نہین ہوا بدلی
دم مین ظلمتکدہ جہان ہوا | کرۂ نار آسمان ہوا
دیکھتے دیکھتے یہی منظر | ہو گئے گیسوئے لیل تا بکمر
آسمان پر سیاہی چھانے لگی | شمع مہتاب جھلملانے لگی
ہوا ہر ایک اپنے گھر کو روان | با دل دردمند سوختہ جان
واپس آئے ولے اداس اداس | مضطرب بیحواس وقف ہراس
دم گھٹا اسقدر کہ سودا ہوا | قلب مین اختلاج پیدا ہوا
گیسوئے لیل فتنہ زا گھٹ کر | ہوئی زنجیر پاے سوداگر
روش روزگار بھول گیا | سارا سیر و شکار بھول گیا
نہ رہی خواہش طعام اسے | تھی یہی فکر صبح و شام اسے
دن گذرتا تھا ان خیالون مین | رات کٹتی تھی آنکھون آنکھون مین
کسکا آرام کس کی شب خوابی | وہ تھا اور سیر دشت بیتابی
کئی دن بعد غم غلط کرکے | آیا کوٹھی مین نور کے تڑکے
آکے کیا دیکھتا ہے وہ بیتاب | جمع ہے سارا جلسۂ احباب
تذکرہ کرتے ہین اسی شب کا | ہے پریشان دماغ ان سب کا
ہو گیا ہے ہر ایک کو سکتا | ایک کے منہ کو ایک ہے تکتا

کہا تاجر نے ہمصفیرون سے
یعنی ہر وقت کے مشیرون سے

شبِ اسرار کی سحر نہوئی
درجِ اخبار یہ خبر نہوئی

منکشف ماجرا ہوا نہ ہوا
رازِ سربستہ وا ہوا نہ ہوا

سُنکے بس یہ کلام سوداگر
ہوا ہر ایک مستعد بہ سفر

چلے تفتیش حال کو ہمدم
صفِ سیارگان ہوئی برہم

اس پریشانی کو زمانہ ہوا
بند کوٹھی کا کارخانہ ہوا

تھے اسی جستجو مین یار و ندیم
اور سارے ملازمان قدیم

فکر ہر اک کو تھی یہی درپیش
تھا اسی غم مین تاجر دلریش

مُنہ لپیٹے پڑا ہے سوداگر
اک ملازم نے عرض کی آکر

اے مرے صاحبِ ولی نعمی
مین نے دیکھا ہے ایک شخص ابھی

کیا کہون اُسکی طرز وضع حضور
نئی دُنیا کا ہے کوئی مغرور

خوبصورت ہے نوجوان بھی ہے
[illegible] خاندا[illegible]

چمنِ ناز کا گُل تر ہے
جسم مین بھی لباس پر [illegible]

سوزِ باطن سے رنگ ہے کاہی
رُخ سے ظاہر ہے شوکتِ شاہی

جسم نازک ہے داغدار بھی ہے
چشم روشن ہے اشکبار بھی ہے

کہین سُرخی کی ہے جھلک رُخ پر
خاکِ صحرا ہے ابتلک رُخ پر

کوئی گوشہ جلا ہے دامان کا
دست مشتاق ہے گریبان کا

آبلے تن میں پاؤں میں چھالے / پڑ گئے ہیں لبوں پہ تبخالے

اب نہیں طاقتِ فغان باقی / ہے فقط جانِ نیمجان باقی

جس طرف ہو کے وہ گذرتا ہے / بیکسانہ نگاہیں کرتا ہے

مُردنی چھا گئی ہے صورت پر / رحم آتا ہے اُسکی حالت پر

سُنکے تاجر نے اُس سے فرمایا / شاہدِ مدعا نظر آیا

کیا توقف ہے جلد اب جاؤ / جس طرح ہوئے سے یہان لاؤ

ہو نہو یہ ہی ناتوان وحزین / قلب مضطر کا باعثِ تسکین

پردہ کھلجائے سرِّ پنہان کا / آئینہ ہو یہ چشمِ حیران کا

کاوشِ دل سے جان بری ہوجائے / راز ہے جو خفی جلی ہوجائے

حکم پاتے ہی پہنچا ہرکارہ / جہان ثابت ہوا وہ سیارہ

روبرو جاکے پھر بعدِ تعظیم / اور سر کو جھکا پئے تسلیم

دست بستہ ہوا سخن پرداز / اے غریب [illegible] دہندہ نواز

ہو اجازت تو عرض گستر ہون / اک خداوند کا مین نوکر ہون

اُن سے مین نے کیا جو عرض حال / وہ بھی مشتاق ہوگئے ہین کمال

آپ کو وہ بلاتے ہین سرکار / چلکے دکھلائیے اُنہین دیدار

ساتھ میرے وہان حضور چلین / نکرین کوئی غم ضرور چلین

ہائے بگڑی ہوئی جو قسمت تھی / اُنکو یہ بات بھی غنیمت تھی

سلطنت پھونک کر مگر گھر کی
ٹھوکرین ہون نصیب در در کی

یہ بھی سمجھے مضائقہ کیا ہے
کون ہین کس لیئے بلایا ہے

باتین کرتا ہے یہ لیاقت کی
اس سے آتی ہے بو محبت کی

کیون ہو تاخیر اب چلے تو چلو
تن بہ تقدیر اب چلے تو چلو

دیکھین ہے شانِ کبریائی کیا
وہان جانے مین ہے برائی کیا

ہو کے وارفتہ خوش کلامی کے
ہو لیئے ساتھ اُس پیامی کے

پہونچے جس وقت بابِ کوٹھی پر
آیا باہر نکل کے سوداگر

دیکھکر ان کو بولا وہ ذیجاہ
مرحبا مرحبا جزاک اللہ

ہوئی تکلیف تمکو آنے مین
نے تعارف کے اس بلانے مین

تم سے کس وجہ شرمسار ہو نہین
اور معافی کا خواستگار ہو نہین

کی جو تاجر نے اسطرح تقریر
بیٹھا کوٹھی مین جا کے وہ دلگیر

نہ ملا تھا جو آب و دانہ اُسے
غش ہوا ضعف کا بہانہ [illegible]

ہوئی غالب تکان راہِ سفر
کشتیِ ہوش کھا گئی لنگر

دیکھا تاجر نے جب یہ حالِ سقیم
ذہن نے اسکے کر لیا تسلیم

سرد پانی منگا کے منہ دھویا
تا ہو خنکی دماغ مین پیدا

نخلخہ بھی سونگھایا آخر کار
ہوش رفتہ پھر آگیا اک بار

دیکھکر جانبِ سپہر کہن
یون وہ گویا ہوا اسیرِ محن

اے فلک تجکو کبریا کی قسم — نہ اٹھا رکھ تو کوئی جور و ستم

دل جلونکا نشان رہے نہ رہے — تجکو کیا میری جان رہے نہ رہے

میرے آرام کی سبیل نہ کر — مگر اتنا تو اب ذلیل نہ کر

یون بڑھا کر کوئی مٹاتا ہے — کہین تجکو بھی رحم آتا ہے

کہا تاجر نے اے اسیرِ الم — کس لیئے ہے یہ شورشِ ماتم

دل کو بہلایئے خدا کے لیئے — ضبط فرمایئے خدا کے لیئے

خاصہ حاضر ہے نوشِ جان کیجے — کاوشِ دردِ دل بیان کیجے

اب سے بہلا خیال جانے دو — مجکو دیکھو ملال جانے دو

گئی مہمان کی کھانے پر جو نظر — اپنے آپے سے ہو گیا باہر

اشک بھر لائے دیدۂ پرنم — اور برسنے لگا سحابِ الم

پھر تڑپنے لگا دلِ بیتاب — آگیا یاد کوئی خانہ خراب

ہوئی شورش فگن پھر آہِ سرد — بیٹھے بیٹھے اٹھا جگر مین درد

داغ ہنسنے لگے گلستان پر — جم گئے لختِ خون مژگان پر

دیکھی تاجر نے جب یہ حالتِ غیر — کہا یارب دل و جگر کی خیر

سخت صدمے کہین اٹھائے ہین — داغ پر داغ اسنے کھائے ہین

نہ تھا واقف جو رازِ پنہان سے — یون مخاطب ہوا وہ مہمان سے

دلِ نازک پہ ظلم کم کیجے — شغل کچھ اندو کرم کیجے

ہوش آجائے ہو جو اس درست / روح کو چین ہو قیاس درست

سنکے اُسکے کلام دلداری / ہوا مہمان کو وجد سا طاری

ہوگیا محو آئنہ تمثال / رہگیا خواب کا سا بنکے خیال

پھر وہ حالت بھی ہوگئی زائل / میکشی کیطرف ہوا مائل

اب غذا کی اُسے تلاش ہوئی / فوجِ غم کو شکستِ فاش ہوئی

کس ستمگار کو کیا ساقی / واہ رے تیری شانِ رزّاقی

اخترِ جام اوج پر آیا / قلزمِ کیف موج پر آیا

الغرض بعد انفراغِ طعام / ہوا مہمان مائلِ آرام

منزلِ مہر کے پڑے پردے / بال لیلائے لیل نے کھولے

عَلمِ فوجِ شب نمود ہوا / طائرِ ماہ کا ورود ہوا

سو رہا ہے ابھی وہ وقفِ الم / آسمان کر رہا ہے فکرِ ستم

صورتِ چین کیسے دیکھے دل / خواب مین بھی ہے جلوہ گر قاتل

نظر آئی جو صورتِ مظلوم / دلِ بے چین نے مچائی دھوم

خواب شیرین سے آہ کر اُٹھا / ہاتھون سے تھام کر جگر اُٹھا

نالہ اس درد سے کیا اُسنے / صحنِ محشر دکھا دیا اُسنے

کہا تاجر نے اُس سے گھبرا کر / کیون ہو تم پیارے اسقدر مضطر

نالہ کش کس لیئے ہو خواب مین تم / ہو گرفتار کس عذاب مین تم

میرے سے کچھ اختیار ہو تو کہو — مجھ سے کچھ چارہ کار ہو تو کہو

کہہ چکا جب یہ تاجر دلگیر — یون شگفتہ ہوا گل تصویر

آپ نے اسقدر جو الفت کی — جسکے لایق نہ تھا وہ عزت کی

کوئی پایان نہین عنایت کا — مجکو موقع نہین شکایت کا

اسکا کیا ہے سبب بیان کیجے — مجکو ممنون مہربان کیجے

کہا تاجر نے میہمان عزیز — کیا عنایت مری ہین ہون کیا چیز

کیا کہون باعث پریشانی — ہے عجب روبکار حیرانی

تم مکدر اگر نہ ہو تو کہون — بار تمپر اگر نہو تو کہون

چٹکیان لے رہا ہے میرا خیال — کیون ہے تغییر دشمنون کا حال

سوز غم چہرہ سے نمایان ہے — قد رعنا یہ کیون چراغان ہے

تن ہے مجروح خون ٹپکتا ہے — دل مین کانٹا سا کچھ کھٹکتا ہے

یون تو گل ہو کسی چمن کے سے — کیسے یہ داغ ہین جلن کے سے

مبتلائے الم ہو کس کے لیئے — نخل فرہاد غم ہو کس کے لیئے

کس نے تم پر کیا ہے ہائے ستم — یہ جوانی تمہاری واے ستم

اپنے مخلص سے شرم کیا صاحب — چھوڑ دو پردہ حیا صاحب

لو بتا دو تمہین خدا کی قسم — کسی بیچین دلربا کی قسم

کس چمن کے گل بہار ہو تم — کس کی تصویر یادگار ہو تم

شعلہ آسا جو اضطراب مین ہو | کس ستمگار کے عتاب مین ہو
کس پری کا تمھین یہ سودا ہے | دلِ نادان کیون مچلتا ہے
سُنتے ہی اس کلام کے وہ نگار | پر پروانہ ہوگیا اکبار
آہ کیا جانے کیا ہوا پھر یاد | آگیا لب پہ نالۂ و فریاد
پھر تڑپنے لگا دلِ مضطر | جل اُٹھا سوزِ غم سے جان و جگر
گردشِ بخت نے یہ اور دیا | زخم پر زخم چرکے پر چرکا
پھر ہوا تازہ صدمۂ جانکاہ | مُنہ سے بیساختہ نکل گئی آہ
دل ہوا بیقرار رونے لگا | پھر تو بے اختیار رونے لگا
گردشِ غم نے بدحواس کیا | دابِ آداب کا نہ پاس کیا
سرِ سودا زدہ کو دے ٹپکا | گردنِ ناز کھا گئی جھٹکا
دیکھی تاجر نے جبکہ یہ صورت | جوش پر آیا قلزمِ حیرت
ہوا ثابت معاملہ ہے دقیق | ہے تصور کی عین یہ تصدیق
کرکے خاموش آہ و شیون سے | پونچھے آنسو عبا کے دامن سے
اور کہا اے قتیلِ خنجرِ ناز | کچھ کہو تو یہ کیا ہے راز و نیاز
دل کو اپنے ذرا قرار نہین | چین لیتی یہ جانِ زار نہین
طاقتِ انتظار کچھ بھی نہین | جبر پر اختیار کچھ بھی نہین
نہین ہوتا ہے ضبط اب ہم سے | کیجیے آگاہ سوزشِ غم سے

سُن کے بس یہ کلامِ حسرت بار — ہو گیا سرو وہ جگر افگار

اُف کیا اور مُنہ کو پیٹ لیا — یون وہ غربت نصیب کہنے لگا

کیا کہون آہ اپنا حالِ بتر — رات دن پیتا ہون مین خونِ جگر

سینہ کوبی سے رنگ کاہی ہے — کیا تباہی سی یہ تباہی ہے

کر رہا ہے یہ دم خفا مجکو — سخت جانی کا ہے گلا مجکو

پوچھو للہ کچھ نہ حالِ ملال — چھوڑ دو دامنِ خیالِ محال

درد ہے دلمین زخم ہین کاری — ہے عدم کے سفر کی طیاری

ہو نہ خوفِ حرام موت اگر — ابھی پہلو مین مارلون خنجر

داغِ دل سے فراغ ہو جائے — شمع کا گل چراغ ہو جائے

کیا بتاؤن مین شامتِ اعمال — کیا دکھاؤن مین اپنی صورتِ حال

کیون کرون نہین نالہ شبگیر — کھو گئی ہاے بولتی تصویر

کیا کہون کیون یہ برقِ آہ ہو نہین — کیون یہ نالہ فروشِ راہ ہو نہین

میرے قصہ مین ہے عجیب اثر — فقرہ فقرہ ہے نشتر و خنجر

تاب سُننے کی کیسے لاؤ گے — ساعتون ہوش مین نہ آؤ گے

منع کرتے ہو اب فغان کے لئے — ہو گے جلاد میری جان کے لئے

راز کہنے کا یہ ثمر ہوگا — آپ کی تیغ میرا سر ہوگا

یہ بھی مانا کرو گے تم نہ عتاب — ہونگے برہم یہ آپکے احباب

بھول جاؤ گے داستانِ کرم — راستہ دے گا کاروانِ کرم

بلکہ ہے یہ خیال دامنگیر — کھینچوں جب میں فراق کی تصویر

تیور آنکھوں سے نکلے جھلملانے لگیں — دنمیں تارے نظر ہی آنے لگیں

قصۂ غم کہوں کہاں تک آہ — دل سے آتا نہیں زباں تک آہ

شکوۂ سوز و ساز کیا میں کروں — اپنا افشائے راز کیا میں کروں

اب تو للہ تم معاف کرو — لو سلام اور مجکو جانے دو

بات کے ساتھ درد ہوتا ہے — بندہ اب رہ نورد ہوتا ہے

جب یہ کہکر وہ راہ گیر چلا — کوئی دامن پکڑ کے کہنے لگا

ایسے گھبرائے ہائے جاتے ہو — نیم بسمل بنائے جاتے ہو

تم پہ کچھ جبر ہو نہیں سکتا — مجھ سے اب صبر ہو نہیں سکتا

مجھ سے کیوں ہے تمہیں خیالِ جفا — میں اُٹھاؤں گا کیوں وبالِ جفا

مجکو تم سے کوئی عداوت ہے — یا مری ظلم خیز صورت ہے

کیا میں رہزن ہوں کیا میں ڈاکو ہوں — کیا میں چنگیز خان ہلاکو ہوں

مجھ سے جو ایسی باتیں کرتے ہو — کجروی سے نہیں گذرتے ہو

یہ مروت کا مقتضا بھی نہیں — ایسی باتوں سے خوش خدا بھی نہیں

ضد نہیں کرتے ہیں بشر ایسی — ہٹ بری ہوتی ہے مگر ایسی

دل ہی دل میں گداز بیجا ہے — مجھ سے اخفائے راز بیجا ہے

دلِ مضطر کا خون ہوتا ہے
کوئی دم مین جنون ہوتا ہے

لو یہ کرتے ہین تم سے عہد و قسم
ایک مین اور جملہ یہ ہمدم

تم پہ ثابت کرین گے دلجوئی
پیش وقت نہ آئے گی کوئی

نہ ہمین جور سے جفا سے کام
نہ کسی کی ہمین خطا سے کام

نہ کسی کے ستم سے ہے سروکار
ہے یہ ہی مدعاے جانِ زار

یہ تماشاے فتنہ زا کیا ہے
صدمہ کیونکر یہ تمکو پہنچا ہے

داغ کس طرح تم نے کھائے ہین
جان و دل کس لیئے جلائے ہین

کرکے اک آہ بولا وہ غمکیش
نہ کسی کے ستم سے ہون دلریش

کھا گیا کمسنی سے دھوکا ہاے
اپنا انجام کچھ نہ سوچا ہاے

کیا بتاؤن کہ آہ کیا ہون مین
کس مصیبت مین مبتلا ہون مین

کیسی صورت بنا کے بیٹھا ہون
کیا قیامت اٹھا کے بیٹھا ہون

اب نہ کوئی رفیق و ہمدم ہے
مین ہون اک نازنین کا ماتم ہے

گلِ نوخیزِ باغِ عشرت ہون
بلبلِ شاخسارِ شوکت ہون

ظاہر آئینہ ہون مگر بے نور
میری تصویر پر ہے زنگِ فتور

ہون جگر سوختہ مین حسرت کا
شمعِ کشتہ ہون بزمِ عشرت کا

آپ سے خوار ہو گیا ہون مین
نور سے نار ہو گیا ہون مین

مہر ہون چرخِ نونیازی کا
نقش ہون اپنی بدطرازی کا

ہدفِ ناوکِ قضا ہون مین
موردِ قہرِ کبریا ہون مین

رہ نوردِ دیارِ شامت ہون
ساکنِ کوچۂ ملامت ہون

بیکس و بے وطن غریب ہونمین
خانہ برباد و بدنصیب ہونمین

گو مجھے کہتے ہین قمر پیکر
نہین مجھ سا جہا نمین بد اختر

نام یون ہین جو تاجِ شاہی کا
کیا یقین ہو کلامِ واہی کا

کبھی یون بھی ہے گردشِ دوران
شاہ درویش ہو گدا سلطان

کسی شے کو یہان قرار نہین
دورِ گردون پہ اعتبار نہین

اسکے نیرنگ جائے عبرت ہین
اسکی بیرحمیان قیامت ہین

خون کرتا ہے بے گناہونکے
لوٹ دیتا ہے تخت شاہونکے

دلمین روشن یہ داغ کرتا ہے
گھر کے گھر بے چراغ کرتا ہے

پیر ہے یہ ستم شعارون کا
شمع گل کردیا ہزارون کا

اسکے ہاتھون زمانہ نالان ہے
یہ ہی شامِ بلانصیبان ہے

صاحبِ تاج و تخت تھے جو بڑے
خاک مین سو رہے ہین آج پڑے

فوج و لشکر پہ ناز تھا جنکو
اور سرِ امتیاز تھا جنکو

اُن کا کوئی نشان تک نہ رہا
بیکسی کا مکان تک نہ رہا

زرد رنگت ہے سبز بختون کی
ڈالیان جھک گئین درختونکی

گلِ رعنا کی جس جگہ تھی بہار
ہے وہان آج کانٹونکا انبار

چہچہے زن جہاں پہ تھے بلبل | ہو کا عالم وہاں پہ ہے بالکل
پیاری پیاری وہ صورتوں کے حسین | جن پہ تصویر نور کا تھا یقین
وہ پریزاد آتشیں رخسار | شوخ بے چین کمسن وطرار
جب گریبان قضا نے چاک کیا | خاک نے اُن کو کھا کے خاک کیا
انقلاب زمانہ ہے مشہور | رہنے دیتا نہیں نشان قبور
تھے جو مشہور لیلی و شیریں | ایسے کھوئے کہیں پتا ہی نہیں
اب بھی جو نام اُنکا باقی ہے | یہ بھی ایک امر اتفاقی ہے
سیکڑوں ورنہ ایسے ماہ جبین | گئے دنیا سے نامراد وحزین
اس فلک کو کبھی قلق نہ ہوا | اس ستمگر کا سینہ شق نہ ہوا
ہائے وہ بھولی صورتوں والے | سامنے پھر رہے ہیں آنکھوں کے
کس طرح سے بھلاؤں اُنکی یاد | ہائے میرا ستم مری بیداد
جب تصوّر بندھا کسی گل کا | داغ دیتا ہے نالہ بلبل کا
رنج وراحت ہے ہر بشر کے لیئے | مجھے رونا ہے عمر بھر کے لیئے
چرخ مجکو ستانے والا ہے | اک زمانہ وہ آنے والا ہے
کہ پھرا کرے مجھے دیار دیار | دشت پُرخار کا کریگا غبار
بستر مرگ پر گرائے گا | یوں مجھے خاک میں ملائے گا
بچھڑینگے جسگھڑی حواس مرے | کوئی ہوگا نہ آس پاس مرے

جب قضا آ کے مُنہ دکھائیگی — روح قالب مین تھرتھرائیگی

جانکنی کا جو ہوگا وقتِ خاص — لیگا یہ خون بے گنہ کا قصاص

تشنگی جب کریگی طغیانی — ہوگا معدوم چشمونسے پانی

تن سے ہوگی وداعِ جانِ حزین — بیکسی روئیگی سرِ بالین

دشتِ غربت مرا وطن ہوگا — نہ میسّر مجھے کفن ہوگا

نہ بنیگی تربت و مزار مرا — نہ کہین ہوگا یادگار مرا

اپنے اعمال کی جزا ہے یہ — اپنے افعال کی سزا ہے یہ

حیف ایسا نگار پاؤن مین — یون اُسے خاک مین ملاؤنین

ہائے کیونکر کرون نہ مین ماتم — کھوئی کیسی پری حسین صنم

رنج و راحت کا اب خیال غلط — وجہ بے وجہ کا ملال غلط

بس یہ کہکر وہ رازدانِ سخن — لے چلا پھیر کر عنانِ سخن

کر کے مشتاقِ شوخیِ گفتار — عرض کرنے لگا کہ اے سرکار

درد ہے سارے جسم مین واللہ — سخت بے چین ہون معاذ اللہ

پھر کہونگا جو مجھ پہ گذرا ہے — اب تو کچھ جی ہی بیٹھا جاتا ہے

نیند کا ہے خمار آنکھون مین — چھا رہا ہے غبار آنکھون مین

شمع بھی آگئی ہے ڈھلنے پر — رکھیئے موقوف دن نکلنے پر

رات بھی ایسی کچھ حضور نہین — زندگی ہے تو صبح دور نہین

آغاز داستان

ساقیا لا شراب کی بوتل
شاخِ امید مین اُگی کونپل

دیر سے منتظر ہین مے آشام
ساغرِ ماہتاب ہے لبِ بام

ہے گلابی مین وہ جو روحِ شراب
عرق رخسار کا کسی کے جواب

جام یاقوت ساقیا بھر دے
جو کہ روشن دماغ کو کر دے

دور ہو جائے مے پرستی کا
شیشہ گر جائے طاقِ ہستی کا

رنگ پر آئین ولولے دل کے
پھول ہو جائین غنچے کھل کھلکے

اُوس گلشن سے کر چکی ہے سفر
تتلیان اوڑ رہی ہین پھولون پر

جلوہ فرما ہے مہرِ عالمتاب
دھوپ پر آ چلا ہے رنگِ شباب

کہ بر آمد ہوا وہ سوداگر
رفقا ساتھ ہین مگر مضطر

میہمان بھی اٹھا پئے تعظیم
حسبِ دستور کی ادا تکریم

کہا تاجر نے میہمانِ عزیز
مین نے کی ہے یہ سرسری تجویز

غسل کر کے لباس لیجیے بدل
کیجیے کچھ نہ اسمین لیت و لعل

آدمی تو بنو جو ہو سو ہو
کوئی ساغر پیو جو ہو سو ہو

کہا مہمان نے کہ بندہ نواز
وہ کیا آپ نے میرا اعزاز

نہین ممکن تہِ سپہرِ کہن
یہ لیاقت یہ حوصلہ یہ چلن

ایسی تقدیر تھی کہان میری
قاصر الوصف ہے زبان میری

آخرش یہ ہی اہتمام ہوا — قصۂ شغلِ مے تمام ہوا

ہو گیا فرق حسنِ صورت مین — شوخیان آگئین طبیعت مین

دیکھا تاجر نے اسکو جب خوشحال — آگیا ماجرائے شب کا خیال

یون لگا کہنے وہ سلیمان جاہ — اے رئیسِ دیارِ نالہ و آہ

چٹکیان لیتی ہے خلش شب کی — صبح ہو جائے شامِ مطلب کی

سوزِ پنہان کو اب عیان کیجے — روح بیچین ہے بیان کیجے

ہمہ تن شوق تھا جو سوداگر — ہوا مہمان یون سخن گستر

ہائے کیا حالِ دل کہون تم سے — قصۂ جان گسل کہون تم سے

داغ دل کی جلن قیامت ہے — غمِ شورش فگن اک آفت ہے

دل تمہارا جو میرا دل ہو جائے — مرضِ لاعلاج سل ہو جائے

کیا کسی کا کرے بشر شکوہ — اپنی قسمت کا ہے مگر شکوہ

لو شکایت زبان پر آتی ہے — آگ کی آگ یون جلاتی ہے

گردشِ بخت کا بہانہ ہے — شمع و پروانہ کا فسانہ ہے

درد انگیز بات کہتا ہون — اپنی مین واردات کہتا ہون

ستم جورِ آسمان ہے یہ — کاوشِ رشکِ دوستان ہے یہ

وہ سناتا ہون ماجرا دل کا — رنگ اڑ جائے اہلِ محفل کا

تھام لو اب دل و جگر کو تم — کان لاؤ ذرا ادھر کو تم

ہوش مین آکے دھیان سے سنیئے — اور میری زبان سے سنیئے

پیشتر اس سے اے کرم فرما — میرے سر مین نہ تھا کوئی سودا

تھا مین گلزارِ دہر مین دلشاد — سروِ آزاد کی طرح آزاد

رفقا سے بوقتِ خوش طبعی — کہا کرتا تھا از رہِ شوخی

عشق کیا شئے ہے دلربائی کیا — دلربا کیسے کج ادائی کیا

کیسے ہوتے ہین گیسوے پیچان — عشق کرتے ہین کسطرح انسان

کیسے ہوتے ہین مہ جبین کم سن — کیسے ہوتے ہین نو بہار کے دن

کیون یہ راتون کو روتا ہے کوئی — ناؤ اپنی ڈبوتا ہے کوئی

کسطرح دل یہ خون ہوتا ہے — کیون کسیکو جنون ہوتا ہے

دل کسے دیکے غم اُٹھاتے ہین — جان آفت مین کیون پھنساتے ہین

کیون یہ کرتے ہین لوگ ترکِ وطن — کیون بناتے ہین دشت کو مسکن

کیسی لیلی کہان کی تھی عذرا — کیا یہ قصہ ہے قیس و وامق کا

کیون مقدر کے ہوتے ہین شاکی — کیسے آجاتی ہے یہ بیباکی

چھوڑ دیتے ہین آدمیت کیون — زہر ہوجاتی ہے نصیحت کیون

نالے ہوتے ہین کیسے عرش نشین — کیون دکھاتے ہین آسمان کو زمین

رات دن مشغلہ ہنسی تھی یہی — تذکرہ یہ ہی دل لگی تھی یہی

صحبت آرا تھا ان خیالون سے — بے خبر تھا فلک کی چالون سے

کہ یہ ہی آسمانِ کج رفتار
دوست بن کرے گا مجکو خوار

دشت و کہسار مین پھرائیگا
مثل یوسف کنوئین جھنکائیگا

اسکی ہر بات ماننا ہوگی
در بدر خاک چھاننا ہوگی

کر کے شیدا پری جمالون کا
باغ دکھلائے گا ملالون گا

داغ دے گا جگر جلائے گا
یہ طلسمات مین پھنسائے گا

چین سے بیٹھنے نہ دے گا کہین
ایک کر دیگا آسمان و زمین

ہے ابھی آمدِ بہارِ شباب
اور لڑکپن کو انتظارِ شباب

ابھی آغاز سبزے کے دن ہین
ہمجلیس و ندیم کم سن ہین

شوخیون مین ابھی نزاکت ہے
حسن والون مین اپنی شہرت ہے

ہے شب و روز جلسۂ احباب
سیر دریا ہے اور شبِ مہتاب

دیکھیئے کارنامۂ تقدیر
رنگ لاتا ہے یہانسے چرخ پیر

ایک دن میرا دل جو گھبرایا
سیرِ گلزار کا خیال آیا

نہ تھا اُس وقت جو کوئی ہمدم
کہا تنہائی نے کہ ساتھ ہین ہم

اک چمن زار تھا قریبِ مکان
نزہت افزا گلِ ریاضِ جنان

شوق نے دلمین کی جو نشو و نما
پہونچا اُس باغ مین تن تنہا

وہ گلستان قریب دشت مین تھا
جس کے یہ نام اوگشت مین تھا

چل رہی تھی نسیمِ عنبر بار
پھول دکھلا رہے تھے رنگِ بہار

شاخون پر عندلیب خوش الحان / لیے منقار مین گلِ خندان

پڑھتی تھین خطبۂ وداعِ خزان / آمدِ فصلِ گل سے تھین شادان

زیرِ گلبن تھے پھول بکھرے ہوئے / نو عروسانِ باغ نکھرے ہوئے

تھا روش پر لویکا دامن صاف / عارضِ صبح کی طرح شفاف

دفعتاً چھا گئی گھٹا گھنگھور / شور کرنے لگے چکور و مور

دیکھ کر رنگِ ابرِ دریا بار / چہچہاتے تھے طائرِ گلزار

لگی چلنے سہانی پروائی / سبزۂ خوشنما مین لہرائی

وجد مین جھومنے لگے اشجار / اور پڑنے لگی مہین پھوار

آگیا سبزہ زار پر جوبن / مسکرانے لگی فضائے چمن

دھل گیا روئے گل سے گرد و غبار / لکھ گیا ہر ورق پہ باغ و بہار

بجلیان کوندنے لگین پیہم / بوندین پڑنے لگین مگر کم کم

آب رہ تھی جو دوریِ منزل / فکر سا یہ ہوئی عنان کشِ دل

ایک جا چند نخل تھے گنجان / سبز و شاداب تا حدِ امکان

اُنکے سایے مین جاکے بیٹھ گیا / شکل آرام پا کے بیٹھ گیا

اِسمین پچھوا ہوا گئی جو بدل / ہٹ گیا ابر دھوپ آئی نکل

مین نے چاہا کہ اُٹھکے سیر کرون / نو جوانانِ باغ کو دیکھون

دل کو بہلاؤن لالہ و گل سے / سنون نغمہ زبانِ بلبل سے

کہ یکایک صدائے ہوش ربا
گوشۂ کنج سے ہوئی پیدا

نئے پردے مین کوئی گل کھیلا
پھر تو یہ آسمان کھل کھیلا

تھی وہ آواز یا کوئی جادو
طپشِ دل کو مل گیا پہلو

کیا ہی دلکش تھی وہ پری آواز
جس سے آتی تھی بوے سوز و گداز

اُسکی جانب کو رُخ کیا مین نے
یہ ہی کہتے ہوئے سنا مین نے

ناز سے کہتا ہے کوئی خوش خو
کیا ہوا میرا بچۂ آہو

تھا ابھی تو یہان مرا وہ غزال
ایسا وحشی بھی تو نہ تھا وہ غزال

چلدیا چھوڑ کر یہان تنہا
کوئی ڈھونڈھے کہان کہان تنہا

ہو طبیعت مین کچھ جنون تو سہی
تیری وحشت نکال دون تو سہی

ہاے کس ناز سے کہا اُسنے
نئے انداز سے کہا اُسنے

مجکو بھایا یہ بانکپن اُسکا
برقِ خرمن ہوا سخن اُسکا

لے اُڑی آرزوے دید مجھے
اِس ادا نے کیا شہید مجھے

کوئی جلوہ نہ جب نظر آیا
جوشِ سودا نے سر کو چکرایا

گوہرِ عقل ہوگیا نایاب
طائرِ ہوش بنگیا سرخاب

حضرتِ عشق سے دوچار ہوا
میرے سر پر جنون سوار ہوا

دل مین کرنے لگا کوئی ماتم
لب پہ آئی صدا کہ ہاے صنم

کیا سیرِ چمن نے سودائی
خود تماشا تھا خود تماشائی

بھول کر میں سبق گلستان کا ۔ نگران تھا ہر اک خیابان کا
اک روش پر ہوا جو میرا گذر ۔ اک تماشا عجیب آیا نظر
لہلہاتی جہاں تھی دوب ہری ۔ سایہ افگن تھا چرخ نیلوفری
اک چھلاوا سا بچۂ آہو ۔ زنگ گردن میں پاؤں میں گھنگرو
خوفِ صیاد سے مگر نے غم ۔ کرتا پھرتا ہے ہر طرف چھم چھم
دیکھکر اُس غزال زیبا کو ۔ شوخ بیچین برقِ سیما کو
آگئی یاد پھر وہی آواز ۔ یعنی کہنا کسیکا از رہِ ناز
تو ہی بتلا دے سبزۂ دلجو ۔ کیا ہوا میرا بچۂ آہو
دیکھکر اُسکی بھولی صورت کو ۔ اُنس پیدا ہوا طبیعت کو
یہ ہوئی فکر وہ غزالِ شریر ۔ دامِ تزویر میں مرے ہو اسیر
ہر طرح سوچ کر فراز و نشیب ۔ صفحۂ دل پہ لکھ کے شکل فریب
اُسکی جانب کو میں بڑھا ناشاد ۔ رُخ کیا صید نے سوئے صیاد
بڑھنا آفت ہوا ہرن کیطرف ۔ گل کا مُنہ پھر گیا چمن کیطرف
پا کے آہٹ مری ومِ رفتار ۔ شوخیوں پر وہ آگیا اکبار
کبھی پوشیدہ یاسمن میں ہوا ۔ کبھی پیچیدہ نسترن میں ہوا
کبھی سبزہ میں وہ خراماں تھا ۔ کبھی آئینہ دار حیراں تھا
یونہی پھرتا ہوا وہ شوخ نظر ۔ ہو گیا حدِ باغ سے باہر

اب ہوا فصل جو مرا اُسکا
لگا چرنے وہ سبزۂ صحرا

کبھی اٹکھلیاں وہ کرتا تھا
اور کبھی چوکڑی وہ بھرتا تھا

جانبِ کوہ پھر روانہ ہوا
طبعِ نازک کو تازیانہ ہوا

جاتا تھا وہ کُلیل کرتا ہوا
مین بھی تھا ساتھ میل کرتا ہوا

چرنے لگتا تھا وہ گیاہ کہین
مڑکے کرلیتا تھا نگاہ کہین

دیکھتا بھالتا وہ شوخ ادا
دامنِ کوہ کے قرین پہونچا

وان پہونچکر جو دم لیا اُسنے
میری جانب کو رُخ کیا اُسنے

زرغۂ نخل مین نہان ہوکر
گاہ آہستہ گہ دوان ہوکر

مین بھی پہونچا براہِ استعجال
مگر اُس فتنہ نے کیا نہ خیال

بے تحاشا وہ ٹیکری پر جا
کوہ کے اک درے مین کود پڑا

میری آنکھون سے جب ہوا اوجھل
دل نے مجھ سے کہا کہ تو بھی چل

کچھ نہ کھا خوف دل کو تنگ نکر
بیخطر کود پڑ درنگ نہ کر

یہ نشیب و فرازِ الفت ہے
یہی رسم و رواجِ ہمت ہے

بے تامل مین ٹیکری پہ چڑھا
کچھ نہ دیکھا نہ کچھ خیال کیا

دھم سے کودا غزال کیجانب
ہوا راجع زوال کیجانب

کئی فرسنگ طے کیا وہ غار
ہو گیا چور چور جسمِ زار

تھا غزالِ قضا سے دوش بدوش
گرتے گرتے مین ہو گیا بیہوش

عنوانِ طلسم

اے مرے ساقیِ سمن اندام
مے سرجوش کا پلادے جام

مجکو شوقِ لقاے جانان ہے
مست کردے تو تیرا احسان ہے

دے مئے مشکبو خمار شکن
حسن پر ہے فسانہ کا جوبن

اے مرے ساقیِ کمان ابرو
لے چلا ہے طلسم مین آہو

تیرے میخانہ سے مین جاتا ہون
دیکھیے لوٹ کر کب آتا ہون

جام بھردے تو اب سرور میرا
ساقیا کم نہو سرور ہوا

ہوش اتنا رہے مگر مجکو
نہ کہے کوئی بے خبر مجکو

روح تازہ ہو دل ٹھکانے لگے
نگہتِ زلفِ یار آنے لگے

الغرض جبکہ مجکو ہوش آیا
کیا کرون عرض مجھپہ کیا گذرا

پہونچا اک لحظہ مین کہین کا کہین
اب نہ وہ آسمان ہے نہ زمین

نہ وہ کہسار ہے نہ وہ آہو
اک چٹیل سا دشت ہے ہر سو

نہ کوئی آدمی نہ آدم زاد
نہ کوئی شہر و قریہ ہے آباد

مین ہون اور بیکسی و تنہائی
دشتِ پر خار و آبلہ پائی

اپنی خودرفتگی پہ جھلا کر
اپنی آوارگی پہ پچھتا کر

دل سے کہنے لگا کہ اے بیتاب
کیون کیا تونے میرا خانہ خراب

کیون یہ کیسا ہے وادیِ سنسان
دیکھکر چار سمت ہون حیران

اے فلک تو نے یہ کمال کیا — شیفتہ شوخیِ غزال کیا

سیر دکھلانیکے بہانے سے — دور پھینکا غریب خانے سے

نہ ہوا تھا ابھی یہ قطع کلام — کہ ہوا آسمان سے یون الہام

یہ کوئی جائے انتقام نہین — اور افسوس کا مقام نہین

کیا نتیجہ ہے کوفت کھانیسے — فائدہ کیا جگر جلانے سے

دل کو بہلاؤ سیر دشت کرو — بے تکلف چمن مین گشت کرو

نوبہارِ طلسم کو دیکھو — گلعذارِ طلسم کو دیکھو

رنگ نکھرے گلِ جوانی کا — کچھ اُٹھے لطف زندگانی کا

آرزوے دلِ حزین ملجائے — اک پری چشم سی نازنین ملجائے

تھا جو طرزِ سخن مین چلبلاپن — خاک سے اُٹھا جھاڑ کر دامن

اب ذرا ہوش بھی درست ہوئے — حوصلے دل کے چست ہوئے

کہا ہمت نے آگے کو چلیئے — کفِ افسوس تا بکے ملیئے

کان مین آئی یہ صدائے جگر — قدمِ عشق بیشتر بہتر

نہ تھا معلوم یہ کدھر جاؤن — کسکو ڈھونڈھون مین کسکے گھر جاؤن

کسکی الفت ہے کس پہ پیارا ہون — کیسی صورت ہے جسپہ شیدا ہون

بس مین دلگیر لیکے نامِ خدا — چلدیا دل جدھر کو لیکے چلا

دل لرزتا تھا خوفِ رہزن سے — دم اُلجھتا تھا شورِ سن سن سے

رہنما تھا جو جذبۂ کامل
لطف پروردگار تھا شامل

ابھی تھوڑی سی قطع کی تھی راہ
کہ نظر آئی ایک شہر پناہ

ہو گیا شاد تن مین جان آئی
ہوا رخصت خیال تنہائی

دل لبھانے لگی فضائے طلسم
اور آنے لگی ہوائے طلسم

اب ہوا دل کو یہ نیا سودا
کہ کرون اسکا مین بھی نظارا

یہ تماشا ہو باعث فرحت
اسی پردے مین ہو کوئی صورت

اب جو یہ فکر دل خراش ہوئی
صدر دروازہ کی تلاش ہوئی

کر چکا جب طواف شہر پناہ
نظر آیا در زیارت گاہ

چشم نرگس کیطرح وا پایا
لوح مقصود کا پتا پایا

نہ تھا اسوقت جو کوئی دربان
رہا تا دیر ہر طرف نگران

دل حیران نے بیقرار کیا
پھر نہ دربان کا انتظار کیا

لے کے پھر نام حیدر صفدر
دو قدم رکھ کے ہو لیا اندر

دیکھتا ہون کہ شہر ہے آباد
کہا تقدیر نے مبارکباد

صفت اسکی کرونہین کیا تحریر
عکسی دکھلاؤن آپ کو تصویر

ایسی تصویر کی دکھاؤن جھلک
ہون مجل جسکے سارے نوک و پلک

کہین طبع رسا پسند نہین
طول لیکن مجھے پسند نہین

نئی صورت سے شہر تھا ترتیب
طرز توسیع بھی عجیب و غریب

نیا افلاک تھا نئی تھی زمین | نیا عالم نئے مکان و مکین
نئی آب و ہوا طرب انگیز | نئی دلکش فضا مسرّت خیز
تھا مگر ماجرا یہ ہوش ربا | مردوں کا تھا نشان تک عنقا
جشن گاہِ جمال پرور تھا | ماہرویانِ قاف کا گھر تھا
تھا پریزادوں کا وہ عشرت گاہ | ہر طرف جلوہ زارِ مہر و ماہ
سرزمین اُسکی تھی محبت خیز | ملک کا ملک سارا تھا زرریز
آؤ بازار تمکو دکھلائین | درِ دلدار تمکو دکھلائین
شہر دکھلائین تمکو البیلا | بھول جاؤ بسنت کا میلا
نقشہ کھینچین دیارِ خوبان کا | پردہ اُلٹین رخِ پرستان کا
وہ دکھائین مرقعِ رنگین | چین والے بھی مان جائین چین
وہ سجی نور کی ہر ایک دُکان | صاف بلور کی ہر ایک دُکان
رنگ اُنپر گلابی زنگاری | اور اُسپر طلائی گلکاری
وہ کشادہ ہر بازار | جابجا وہ نمایشِ گلزار
ہر دکان دار نوجوان و حسین | ہر طرحدار غیرتِ پروین
ہر قمر آفتاب تابان ہے | شہر کا شہر بزمِ خوبان ہے
ہین دکاندار گر مہِ کنعان | مشتری بھی ہین غیرتِ غلمان
نازو غمزہ فروخت ہوتا ہے | گلِ خورشید سوخت ہوتا ہے

اُکھڑ رہا ہے ہر ایک آفت ہوش — ہون مین اونکے یہانکا ناز فروش
دیکھے اُسکی اگر عروجِ شان — چشم نرگس ہو دیدۂ انسان
خوشنما خوش قطع تھا ہر بازار — دلکشا دلربا تمام دیار
اُس کے جوبن کا دیکھکر عالم — مُنہ چھپاتا تھا نیرِ اعظم
کھاتے پھرتے تھے ہر طرف کی ہوا — سرو قد غنچہ لب گلِ رعنا
دیکھکر وہ دیارِ خلد آگین — جانِ بے چین کو ہوئی تسکین
بوئے الفت دماغ مین آئی — تازگی عیش باغ مین آئی
محوِ نظارہ تھا جو مین ناگاہ — شکل پیدا ہوئی عجب دلخواہ
کششِ دل نے رہنمائی کی — مری تقدیر نے رسائی کی
اُسی خطہ کی اک بتِ گلپوش — بادۂ کبر و ناز سے مدہوش
دیکھکر محو و بیقرار مجھے — پا کے بے چین و دلفگار مجھے
تھی وہ طرار و شوخ آفتِ جان — شمع رو برق سوز شعلہ زبان
پاس آکر مرے ہوئی گویا — اے اسیرِ طلسم ناز و ادا
کس طرف سے تم آتے ہو کہیئے — اور کس سمت جاتے ہو کہیئے
یہان آنے کا کیون ہوا سودا — کیون ہوئے خود بخود اسیر بلا
کس کا نظارہ تمکو یہان لایا — کس پریزاد کا پڑا سایا
کب سے وارد ہوئے دیار مین تم — محو ہو کس کے انتظار مین تم

لے گیا کون دل کو آفتِ جان — کس فسونساز کے ہو تم مہمان

دیکھکر صرف حسنِ بازاری — بیخودی آپ پر ہوئی طاری

ابھی دیکھا نہین ہے تمنے حضور — میرا خورشید میرا شعلۂ طور

میرا فرمانروا ہے عرشِ سریر — مالکِ جان والیِ تقدیر

میری سلطان میری راحتِ جان — میری سرتاج میری عظمت و شان

کی جو اُس گل نے یون گل افشانی — ہوا شاداب نخلِ روحانی

کہا مین نے کہ اے پری پیکر — ہو نگاہِ کرم مسافر پر

طبعِ نازک کے گر خلاف نہو — تم مکدر خطا معاف نہو

بار جانو اگر دکھا دینا — طرزِ تدبیر تو بتا دینا

کوئی اس کام مین بھی ہو مشکل — نہ دے تمکو اگر اجازت دل

رہبری کیجیئے ذرا اللہ — چلئے ہمراہ میرے اپنے دیجاہ

بابِ عالی پہ مجھکو پہونچا کر — صورتِ قصرِ یار دکھلا کر

جسطرف چاہیئے چلے جانا — پھر نہ تکلیف کوئی فرمانا

سُن کے یہ اشتیاق زیرِ سخن — یون وہ کہنے لگی بُتِ پُرفن

ہے وہ سفاک قاتلِ عالم — سخت بیباک قاتلِ عالم

نام روشنگُہر ہے اُس گل کا — مجھکو اعزاز ہے توسُّل کا

کیون ہوا تمکو شوق نادیدہ — اُس ستمگر کے کیون ہو گرویدہ

دیکھنا اُسکا کچھ نہین آسان
مثل بو ہے وہ برگ گل مین نہان

خود نما گو سبھی وہ مہ پارہ
مگر ایسی نہین ہے آوارہ

کہ مسافر سے رسم و راہ کرے
دل کو بے چین خواہ مخواہ کرے

اچھی صورت کی مبتلا ہو جائے
چاند سا چہرہ بدنما ہو جائے

تپ دوری مین جی جلانا پڑے
بار کوہ الم اُٹھانا پڑے

دل نازک کو اپنے کھو بیٹھے
قید زلف خیال ہو بیٹھے

ہدف ناوک بلا ہو جائے
پھر خدا جانے کیا سے کیا ہو جائے

میرا کہنا اگر نہین باور
چلیئے ہمراہ میرے اے گل تر

تا در قصر یار پہونچا دون
مشرق آفتاب دکھلا دون

کہہ کے یہ وہ نگار برق نظیر
لے چلی صید کو سوئے نخچیر

حسن فطرت سے مسکراتی ہوئی
پیاری پیاری نظر لڑاتی ہوئی

اُسکی باتین تھین یا کوئی جادو
فقرے فقرے کا تھا نیا پہلو

شوخ پرکالہ قیامت تھی
اُسکی یہ ایک ادنی حرکت تھی

کبھی امیدوار کر دینا
اور کبھی بیقرار کر دینا

کبھی کہنا کہ تم نہ جاؤ وہان
کبھی کہنا کہ کیون تم آئے یہان

کس لئیے اس دیار مین آئے
کیسے جلدی پیار مین آئے

کبھی کرنا نگاہ الفت سے
کبھی تیوری بدلنا نخوت سے

کبھی کہنا کہ وہ بت مغرور
جسکے مشتاق ہو رہے ہین حضور

ہے عجب آن وبان کی وہ پری
ناز کرتی ہے جسپہ عشوہ گری

کبھی کہنا کہ وہ سراپا نور
پیکر برق ہے کہ شعلۂ طور

کبھی کہنا کہ کیا مجال بشر
جو کرے جلوہ گہہ مین اُسکی گذر

دیکھنا بھی تو غیر ممکن ہے
ہنس کے کہنا کہ خیر ممکن ہے

کبھی کہنا کہ اے غریب دیار
لیئے چلتی تو ہون مگر زنہار

میرے کہنے سے پھر نہ جانا تم
مفت کا رنج مت اُٹھانا تم

میری باتو نپہ دھیان رکھو گے
کچھ مزہ زندگی کا چکھو گے

کبھی کہنا کہ اے سر سلطان
میری جانب کرو نہ کوئی گمان

نہ مین بد وضع ہون نہ بد کردار
نہ دغاباز ہون نہ ہون عیار

رہنما ہون مین راہزن بھی نہین
شوخ صورت ہے بد چلن بھی نہین

کبھی کہنا کہ واے ری تقدیر
کسے ملتی ہے ایسی ماہ منیر

مہ جبینون مین انتخاب ہے وہ
نازنینون مین لاجواب ہے وہ

کبھی کہنا کہ اے اسیر الم
بول اُٹھو گے دیکھو گے جسدم

ایسی ہوتی ہے حور کی صورت
اسے کہتے ہین نور کی صورت

کبھی کہنا کہ خود ہو دانا تم
کہین مجکو نہ بھول جانا تم

مجھ سا بھی راہبر نہین ملتا
نہین ملتا مگر نہین ملتا

یہ مسلسل کلام کرتے ہوئے | نہرِ بازار پر گذرتے ہوئے
پہونچے جب قربِ گلشنِ شاہی | نظر آئے مراتب و ماہی
کچھ جھجک کر وہ شوخ غنچہ دہن | مسکرا کر یہ لب پہ لائی سخن
ہے جو یہ قلعہ رشکِ عرشِ بریں | ہے اسی برج مین وہ ماہِ مبین
اسی گلزار مین ہے وہ گل تر | اسی منزل مین ہے نزولِ قمر
ہے یہ سرحد طلسمِ افلاطون | اسے کہتے ہین وادیٔ گلگون
یہ ہمیشہ بہار رہتا ہے | رنگ پر لالہ زار رہتا ہے
جس کی حاکم وہ مہرِ انور ہے | نام اس کا طلسمِ اختر ہے
اُسکے دم سے ہے آن و بانِ طلسم | بلکہ وہ جانِ جان ہے جانِ طلسم
لو یہ آیا قریب راج محل | خوب تمکو ملا یہ آج محل
بھول جاؤ زمانہ کی باتین | آئے دن آئین عیش کی راتین
لو یہی وہ طلسم اختر ہے | جس مین وہ آپ کی صنوبر ہے
اُسکا پہلا یہ باب عالی ہے | مجھے رخصت جناب عالی ہے
بس یہ کہکر وہ دلربا مجھسے | چاہتی تھی کہ ہو جدا مجھسے
کہا گھبرا کے مین نے اے گلفام | کوئی کرتا ہے یون ادھورا کام
کوئی دکھلا کے خوشنما تصویر | نہین کرتا ہے زلفِ غم مین اسیر
مہربان ہو جو تیرا لطف و کرم | نہ رہے مجھکو کوئی کاوشِ غم

تیری چتون اگر ذرا پھر جاے　　گل پھرے باغ کی ہوا پھر جاے
تمکو مجھ سے ہے کیون خیالِ فراق　　کیون مجھے دیتی ہو ملالِ فراق
سن کے بولی وہ یہ کلامِ یاس　　واری جاؤن کرو نہ کوئی ہراس
تم مجھے اسقدر نہ شرماؤ　　مدعا اپنا مجھ سے فرماؤ
کچھ اشارہ بھی آپ کا پاؤن　　بسر و چشم مین بجا لاؤن
سنکے اسکا کلام یہ رنگین　　دلِ بیتاب کو ہوئی تسکین
کہا مین نے کہ اے محبت کیش　　چارہ سازِ جراحتِ دلِ ریش
خوب واقف ہو میرے حال سے تم　　نہین کھلتین کسی خیال سے تم
تیری باتون سے مجکو اے خوشخو　　آ رہی ہے مصاحبت کی بو
ہے عجب شوخ چشم وہ گلفام　　جس نے دل کا مرے کیا ہے کام
مین ہی کہتا ہون دھیان سے سنئیے　　بیکسون کی زبان سے سنئیے
مختصر ہے یہ واقعۂ دلِ زار　　تھا مین اک روز واردِ گلزار
سنا کہتے کسیکو اے خوشخو　　کیا ہوا میرا بچۂ آہو
یہ صدا سن کے بیقرار ہوا　　تیرِ الفت جگر کے پار ہوا
دیکھکر چار سمت تھا حیران　　دور تک تھا نہ جلوۂ انسان
کہ نظر آیا مجکو ایک غزال　　ہو گیا اسکو دیکھکر مین نہال
پھر ہوا وہ غزال مایۂ جان　　میرے صبر و شکیب کا خواہان

پھر ہوا وہ ہی شوخ رہبر عشق — مجکو دکھلائی سیر کشور عشق

نئی دنیا مین مجکو پہونچا کر — نہین معلوم چلدیا وہ کدہر

ہاتھ مین زندگی سے دھو بیٹھا — اپنا دل سا رفیق کھو بیٹھا

اب اسیر طلسم وحشت ہون — رہ نورد دیار غربت ہون

لیئے پھرتی ہے مجکو لے وسائے — حسرت دید صاحب آواز

اسی آواز پر ہوا مفتون — اور اسی نے دکھایا دشت جنون

اسی آواز مین پڑی ہے جان — اسی سودے مین ہون مین سرگردان

جوش پر ہے یہ شوق نادیدہ — زندگی سے ہون سخت رنجیدہ

بلبل گلشن مصیبت ہون — رنگ رخسارہ قیامت ہون

لو اسی شمع کی روشن ہے — دامن داغ دشت ایمن ہے

دل ہے پہلو مین میرے یا اخگر — میری رگ رگ ہے صاحب نشتر

ہون پریشان فسردہ خاطر ہون — سامنے تیرے یار شاطر ہون

اب خدارا نہ انتظار دکھا — یک نظر جلوۂ نگار دکھا

سنکے میری یہ پُر اثر تقریر — منہ میرا دیکھنے لگی وہ شریر

ہنس کے بولی کہ اے قتیل جفا — جو کیا کام تم نے خوب کیا

سن لیا مین نے واہ کیا کہنا — کیا نکالی ہے راہ کیا کہنا

پھنس گئی ہاے میری جان زار — ہو گئے تم میرے گلے کا ہار

اب بجز رہنا بنے نہ بنے
مفت سودا ہوا بنے نہ بنے

ہان میری عرض ایک سن لیجے
پھر جو جی چاہے آپ کا کیجے

جنکی صورت کے آپ ہین مشتاق
وہ پری زاد ہے شہِ آفاق

اُسکے ملنے کی آرزو کرنا
جی جلانا ہے دل لہو کرنا

کوئی مشکل بھی پیش آئے کہین
طبعِ نازک نہ الکسائے کہین

سختیان مجکو جھیلنا ہوگا
یہ نیا کھیل کھیلنا ہوگا

خیر گذرے گی جو بھگت لونگی
ساتھ تیرا ہین ہر طرح دونگی

کوئی پوچھے تو کچھ نہ کہنا تم
سایہ سان ساتھ میرے رہنا تم

یہ پریزاد دن کا ہے دشت یہان
پر لگا کر نہ آسکے انسان

چمکا تیرا یہ اخترِ تقدیر
دیکھنے کو ملی جو یہ تصویر

لطفِ صحبت جو اُسکا پاؤگے
دین و دنیا کو بھولجاؤگے

سلطنت بے زوال ملتی ہے
حور اک خوش جمال ملتی ہے

مجکو تعریف کر نہین آتی
خواب مین بھی نظر نہین آتی

دیکھو اُسکو نہ رائیگان کرنا
اُس سے دل کو نہ بدگمان کرنا

تم سے وہ خوش جو سیمبر ہوگی
عمر آرام سے بسر ہوگی

لو میرے ساتھ آپ چلے آؤ
نہ تکلف کو کام فرماؤ

باتین سکھلا کے ہوش کی مجکو
قصرِ شاہی مین لے چلی مجکو

بہار طلسم

اے میرے پیارے مہ لقا ساقی | اپنی صورت ذرا دکھا ساقی

اے میرے ساقیِ فلک رفعت | جم حشم جم شکوہ جم شوکت

ساغرِ آفتاب محشر دے | بادۂ نوکشید بھر کر دے

مے پرستون پہ آئے وہ جوبن | ہو در و بام میکدہ روشن

بے نقاب ایک ماہتاب ملے | مشرقِ برجِ آفتاب ملے

آتشِ حسن شعلہ ور ہو جائے | پھر جگر طور کا شرر ہو جائے

قصہ کوتاہ ہے یہ شانِ نزول | پیارا رہبر ہے اور جانِ ملول

جا رہے ہین کسی تفکر مین | غرق ہین قلزمِ تحیر مین

پہونچے ایوانِ شاہی پر جسدم | مجھ پہ تھا اک سکوت کا عالم

اسنے دربانون سے کیا یہ کلام | خوش نہادو یہ ہے تمہارا کام

کوئی آجائے بیخبر جو یہان | اسکو پہونچادو تا درِ سلطان

ساتھ میرے جو ہین یہ آئے ہوئے | نہ کسی کے یہ ہین بلائے ہوئے

نہ کسیکا یہ جانتے ہین نشان | نہ کسی کے یہان ہین یہ مہمان

اجنبی پا کے انکو مین سرِ راہ | کچھ سمجھ کر لے آئی ہون واللہ

تم کہو تو انہین مین پہنچا دون | جلوۂ شہریار دکھلا دون

ان کو نذرِ حضور کر دونگی | انکے حالات سے خبر دونگی

اُنکا فرمان ہم بجا لائین | جو عتاب و خطاب فرمائین
کھولو دروازہ اب نہ دیر کرو | یا مجھے کھولنے کی رخصت دو
مین نہ ہو جاؤن لاجواب کہین | کوئی مجھ پر کرے عتاب کہین
کہا دربانون نے بجا ہے حضور | ہمکو سرتابی کا نہین مقدور
آپ آقا ہین آپ والی ہین | آپ کی باتین سب نرالی ہین
آپ کی نکر ہے متانت خیز | آپ کی چال ہے قیامت ریز
بندہ پرور مزاجدان ہو تم | کار سرکار مین روان ہو تم
جسکو چاہین حضور لیجائین | ساتھ اپنے ضرور لیجائین
ہمکو ان باتون سے نہین سروکار | تم ہو اپنے خیال کی مختار
دیکھو ہمپر نہ آئے کچھ الزام | آگے تم جانو یا تمہارا کام
پاسبانونکی سن کے یہ تقریر | بڑھ ہی آگے کو وہ بت بے پیر
کچھ اشارہ نہین مجھسے فرما کر | لال پردے کے پاس خود جاکر
پہلے تو ہو گئی سکوت مین وہ | آئی برج حمل سے حوت مین وہ
دیکے دستک شمار کرنے لگی | اور کچھ انتظار کرنے لگی
پھول برسے چلی نسیم سحر | اُٹھ گیا یک بیک حجاب نظر
برق چمکی شرارے گرنے لگے | سقف در سے ستارے گرنے لگے
اب جو پردہ اُٹھا رخ در سے | آب حیرت گذر گیا سر سے

دیکھتا ہوں میں مضطر و حیران — حلقۂ در ہے چشم منتظران
ایک آئینہ تحیر زا — صاف اک ڈال ہیرے کا ترشا
چوکھٹا اسکا ہے طلائی کار — جائے در ہے وہ زینت دیوار
اسمیں اک سادہ رو بت کافر — اور وہ ہی غزال بانی شہر
وضع سادی لباس بھی معقول — دست نازک میں اک گلاب کا پھول
ہے ضیا بار آبگینے میں — رخ شرابور ہے پسینے میں
شانے پر سے دوپٹہ ڈھلکا ہے — بے حجابانہ جلوہ فرما ہے
اب جو دیکھا وہ روئے عالمتاب — دل بیتاب کو نہ آئی تاب
آہ لب پر جگر سے آنے لگی — چشم مشتاق تلملانے لگی
آتش عشق آن میں بھڑکی — جل گیا دل تو جان میں بھڑکی
نہ رہی تاب دید آنکھوں میں — ہو گئی صبح عید آنکھوں میں
رنگ فق ہو گیا ردی حالت — دل نے پیدا کی اور ہی حالت
لیا دوران سر نے سر کو مرے — بیخودی چھا گئی جگر کو مرے
دیکھکر شکل دلفریب صنم — اور بے ساختگی کا وہ عالم
غش کی آمد ہوئی فراق ہوا — چرخ کو دیکھنا بھی شاق ہوا
کھا کے چکر میں گر پڑا اون سے — سر سے شعلہ نکل گیا سن سے
رہا تا دیر محو جلوۂ نور — نشۂ بیخودی میں چکنا چور

تھی جو غفلت تو بند تھیں آنکھیں
غش سے فرصت ہوئی کھلیں آنکھیں

اب نہ وہ باب قصر ہے نہ مکان
نہ وہ آئینہ ہے نہ وہ دربان

نہ وہ فرمانروائے کشورِ حسن
نہ وہ الفت نمائے رہبرِ حسن

نہ وہ غارت گرِ دل عاشق
نہ وہ برباد کنِ گلِ عاشق

غیر مانوس مجمع خوبان
ہے مرے آس پاس حلقہ زنان

ایک اک اُن میں شوخ غارت گر
زہرہ و مشتری و شمس و قمر

ہے کوئی ایستادہ پہلو پر
سر ہے اپنا کسی کے زانو پر

پھول بیلے کے لاتی ہے کوئی
عطر فتنہ سُنگھاتی ہے کوئی

پنکھیا خس کی کوئی جھلتی ہے
کوئی عطرِ گلاب ملتی ہے

تلوے سہلا رہی ہے کوئی نگار
سورۂ جن کی ہے کہیں تکرار

کوئی کیوڑے کے چھینٹے دیتی ہے
اور کوئی بلائیں لیتی ہے

کوئی کہتی ہے کچھ نہ غم کیجے
آیۃ الکرسی پڑھ کے دم کیجے

کوئی کہتی ہے سرد پانی منگاؤ
یہ غبار سفر تو مُنہ سے دھلاؤ

لخلخہ کوئی دوڑ کر لائی
کی غرض سب نے عقل آرائی

کہہ رہی ہے کوئی کہ یا قسمت
اُلٹی کرنا پڑی ہمیں خدمت

تھی وہی نرم نرم یہ آواز
جس سے پیدا ہوا تھا دل میں گداز

سنتے ہی وہ صدائے غیرتِ حور
دل کو قوت ہوئی دماغ کو نور

اُسی آواز کے سہارے پر — ہاتھ رکھکر کسی شرارے پر

منظرِ برق زار تھا جو کھلا — دیکھنے کو بہار اُٹھ بیٹھا

یہ نہ مین جانتا تھا بداختر — کہ فلک ہے عجیب شعبدہ گر

اب جو اُٹھا مین مضطرب ہوکر — ہوا عجب بنگیا عجب ہوکر

میرے اُٹھتے ہی وہ پریخانہ — ہوگیا دم زدن مین ویرانہ

نہ رہی کوئی ماہرو دلبر — چھپ گئین وہ خدا علیم کدھر

ہوئین غرقِ زمین وہ مایۂ ناز — یا سوے چرخ کر گئین پرواز

اب نہ کوئی رفیق و ہمدم ہے — یہ غریب الوطن ہے اور غم ہے

ایک بارہ دری مین بیٹھا ہون — بیکس و بے دیار و تنہا ہون

خوشنما ہے عجیب وہ دالان — ہے جہان آپ کا یہ سرگردان

کیا کہون کیا گذرتی ہے جی پر — سرنگون بیٹھا ہون مین کرسی پر

ظاہر ہوتا ہے یہ قرینے سے — ہاتھ دھونا پڑینگے جینے سے

تھا ابھی وقفِ فکر و اندیشہ — کہ وہ ہی میری رہبری پیشہ

سامنے جلوہ گر نظر آئی — آتے آتے قریب تر آئی

مجھ سے کہنے لگی کہ اے خوشدل — ہے یہ ہی اُس نگار کی منزل

یہ چمن سیرگاہ ہے اُسکی — یہ ہی ملنے کی راہ ہے اُسکی

اتنے مین چند مالنین کمسن — گدگدا جسم نوبہار کے دن

بیلچے ہاتھون مین مرصع کار | کرتیان پہنین آستینون دار

گوری گوری کلائیان وہ حسین | پیاری پیاری وہ صورتین نمکین

چتونین شوخ اور وہ بانکی ادا | وہ لٹکین وہ چال محشر زا

چوٹیان نور کی وہ کاندھے پر | طائرِ عقل کے جو باندھے پر

غارتِ ہوش دست بادۂ ناز | ہاتھو نمین پھول دلمین سوز و گداز

مجکو حیرت زدہ نظر آئین | بیخبر لینے کو خبر آئین

پاس آکر ٹھٹک گئین وہ تمام | دیکھتے ہی جھجک گئین وہ تمام

لگین کہنے کہ الحذر یارب | کون اس جا ہے جلوہ گر یارب

پھر رہا ہے یہ بے خبر کیسا | یہان انسان کا گذر کیسا

یہان آئے اگر بشر جلجاے | خواب مین دیکھے تو نظر جلجاے

کس طرح آیا یہ عدو ہو کر | کس ہوا مین اڑا یہ بُو ہو کر

ابھی کم عمر ہے حسین بھی ہے | ہے طرحدار نازنین بھی ہے

کوئی بولی کہ سُنتی ہے نادان | دیکھکر کس لیے ہے تو حیران

آنکھین ہم سے ملا دکھادین ہم | رنگ و بو پھول کا بتادین ہم

گر فرشتہ نہین تو حور ہے یہ | تیری آنکھین نہین قصور ہے یہ

کوئی بولی کہ یہ غلط ہے نظر | نہ فرشتہ نہ حور ہے یہ بشر

اور بشر ہے تو کوئی لائی ہے | ورنہ کیونکر یہان رسائی ہے

کوئی بولی صرا بھی ہے یہ خیال — گو پری شکل ہے یہ حور جمال

گر نہین اب سراغ ملتا ہے — کوئی دن مین اَموّا کھلتا ہے

کوئی بولی کہ چُپ رہو تم سب — ہمکو ہے اپنے کام سے مطلب

واقف اس راز سے زمانہ ہے — یہی دنیا کا کارخانہ ہے

جنکا عہدہ بڑا ہے وہ جانین — جنکا رتبہ سوا ہے وہ جانین

یہ وزارت مآب جو سن ہین — انکے ایسے ہی کو تک و گن ہین

یہ انہین کو نصیب ہو چم و خم — ہان مین ہان جو ملاتی ہین ہردم

حرکتین ان کی اب جتائے کون — مُنہ لگے کون مُنہ لگائے کون

بولی وہ راہبر نہ اٹھلاؤ — تم ہو دیوانیان چلی جاؤ

کوئی گل ہے کہ خار تمکو کیا — ہے خزان یا بہار تمکو کیا

نہو بلبل تو غل نہین ہوتا — غنچہ جب تک ہے گل نہین ہوتا

تیر مژگان کو جانے زخم جگر — بحر کو موج موج کو چکر

ہالہ کو ماہ ماہ کو ہالہ — لالہ کو داغ داغ کو لالہ

کیا بتائین تمہین شعور نہین — جو ہے پردہ نشین وہ حور نہین

وہ ہوا ہوگئین یہ سُنکے کلام — ہوئین مصروف کاروبار تمام

مجھسے کہنے لگی وہ راہ نما — کہیئے صاحب مزاج ہے کیسا

کس تردد مین ہو کہان ہو تم — کس تفکر مین نیمجان ہو تم

تم سے کہتی ہوں میں یہ سچ جانو
میرے کہنے کو معتبر مانو

ہیں جہاں آپ محو حیرانی
ہے یہی بارگاہ سلطانی

لو ذرا دیکھو ہوش میں آکر
کر لو قائم مزاج کو دم بھر

صنعتِ کردگار کو دیکھو
بے خزاں لالہ زار کو دیکھو

کہہ کے یہ پردۂ درِ دولت
اُس نے اُلٹا جوازۂ عجلت

ایک کوٹھی نظر پڑی رنگین
تھے جہاں شعلہ رو ہزاروں حسین

ساتھ لے کر وہ مجکو رہبر دل
ہوئی دربار خاص میں داخل

نظر آیا وہ نور کا عالم
جلوۂ برق طور کا عالم

صبح صادق کا ہر طرف ہے ظہور
جس طرف دیکھو چھا رہا ہے نور

در و دیوار ہے زبرجد کار
ہے طلسمی تمام نقش و نگار

شیشہ آلات سے جھلا جھل ہے
عارضِ حور رنگ صیقل ہے

در و دیوار ہے جو عکس نما
ہو رہا ہے مکان جگمگ سا

شہ نشین کا جو دیکھئے جوبن
ہو دماغِ خیال تک روشن

تھی سجاوٹ میں وہ دلہن کیطرح
اور بناوٹ میں نورتن کیطرح

اُس میں مسند بچھی ہوئی پُرزر
موتیوں کی ٹکی ہوئی جھالر

جلوہ گر اُس پہ ایک ماہِ منیر
دستِ قدرت کی ساختہ تصویر

منظرِ نور تھی اگر تو وہ تھی
پیکرِ حور تھی اگر تو وہ تھی

کیا سراپا کرون مین اسکا بیان
صنعت کاملہ کا تھی وہ نشان

غنچۂ ناشگفتہ باغ حیا
سرو نوخاستہ ریاض وفا

گل نوخیز بوستان شباب
رونق افروز چہرۂ مہتاب

جو اسے دیکھے انوری ہو جاے
جسپہ سایہ پڑے پری ہو جاے

اسکی شوخی مین بھی نزاکت تھی
اسکی ہر ایک ادا قیامت تھی

تھی وہ تارونین ماہ کی صورت
پتلیون مین نگاہ کی صورت

دل نے چاہا لپٹ کے پیار کرون
عارض ماہوش کا بوسہ لون

گلبن ناز سے اڑاؤن گل
گلشن حسن کا بنون بلبل

بس تڑپ کر وہ دلربا رہبر
سامنے اس نگار کے جاکر

جوڑکر ہاتھ سر جھکا کرکے
نیچی نظرون مین التجا کرکے

شان آداب سے دعا کے بعد
شوکت حسن کی ثنا کے بعد

عرض پیرا ہوئی کہ اے سرکار
ہے نگہہ روبرو غریب دیار

کسی حسرت مین مبتلا ہے یہ
کسی آواز پر فدا ہے یہ

کسی رعنا کی جستجو مین ہے
منتشر گل کی آرزو مین ہے

مست ہے شوخی غزال مین یہ
ہے اسی خواب کے خیال مین یہ

لایا فریاد ہے یہ پیش حضور
ہو نگاہ کرم نہین کچھ دور

باقی یہ خود کرے گا عرض حال
رہے تابندہ نیر اقبال

صبح دلکشا

آج اے میرے ساقیٔ گلفام / مے احمر سے بھر دے کوئی جام

قاف خُم کی پری کا مائل ہون / ہمہ تن شوق صورتِ دل ہون

دخترِ رز کی جھلک دکھا دے ذرا / ہے جلو ریز اک ستم آرا

دل ارمان نصیب کو ہے ترنگ / دے مئے لعلگون کشید فرنگ

لطف آجائے نوجوانی کا / دیکھ لون جشن کامرانی کا

دستِ مشتاق مین ہو جام بلور / زیبِ آغوش کوئی غیرتِ حور

کہہ رہا ہو بطرزِ رندانہ / نو گرفتارِ عشق افسانہ

الحصر جب وہ محرمِ اسرار / مختصر کہہ کے میرا حالِ زار

اپنے منصب پہ ایستادہ ہوئی / یان جگر مین چسک زیادہ ہوئی

مجھ سے کہنے لگی وہ ہی دستور / کچھ کہو تو زبان سے اپنی حضور

یان تو پہلے سے غیر تھی حالت / بات کرنے کی تھی کسے جرأت

نشۂ بیخودی مین تھا سرشار / سرد آہون کا گرم تھا بازار

حسن حیرت فزائے جانانہ / اور دیدار بے حجابانہ

وہ تبسم لبِ عقیقِ یمن / شوخیٔ رنگ پان کی وہ پھبن

طرۂ اسپرہ بانکپن کی ادا / پیستی تھی جگر برنگِ حنا

ہر طرف تھا جلوس رعنائی / بیچ مین آپ کا یہ سودائی

تھین چپ و راست اُسکے حلقہ زنان
ہم جلیس و ندیم آفتِ جان

گلبدن ماہرو ستم تنویر
شوخ و بیباک و بے حجاب و شریر

طرفہ جوبن غضب انوکھی بہار
پھلا پھولا ہوا گل و گلزار

شوق کہتا تھا گفتگو کیجے
کس لیے خونِ آرزو کیجے

کہین حالت زبون نہو جاے
بڑھ کے سودا جنون نہو جاے

ہونے دو ہمجلیس ہین جو ہزار
تم کہو مدعا سرِ دربار

کس لیے ہے خیال رسوائی
تم ہو مجبور گر قضا لائی

آخرش یون ہوا دلِ دلگیر
حسن افزاے شاہد تقریر

اے جفا کار دشمنِ ایمان
مین کہان اور یہ دیار کہان

کیون مجھے خانمان خراب کیا
کیون مجھے رہینِ اضطراب کیا

کیون مجھے لاکے باغ سے گل تر
کیون عنایت کیے یہ داغِ جگر

یون ہی مہمان کسیکو کرتے ہین
یون ہی حیران کسیکو کرتے ہین

یون ہی مہمان نواز ہوتے ہین
یون ہی ناز و نیاز ہوتے ہین

یہ بھی مانا کہ تم ہو خود مختار
ہو تمھین اس طلسم کی سرکار

تمکو ہے حسن پر غرور کمال
عرش پر ہے دماغِ شمعِ جمال

ہے تجلّی یہ رات بھر کے لیئے
شام پیدا ہوئی سحر کے لیئے

تم پریزاد ہو تو اپنے لیئے
سرو شمشاد ہو تو اپنے لیئے

گر حسین کوئی ہے تو مجھکو کیا ۔ مہ جبین کوئی ہے تو مجھکو کیا
ناز بیجا بجا کو تم جانو ۔ غمزۂ عشوہ زا کو تم جانو
ہم مسافر ہین ہمپہ مشقِ جفا ۔ کسی صورت تمہین نہین زیبا
ہے نزاکت جو مانع تقریر ۔ لایئے میرا وہ غزال شریر
بے خبر آگیا اِدھر کو مین ۔ شام ہوتی ہے جاؤن گھر کو مین
میری وحشت سرشت باتون پر ۔ رہ گئی مسکرا کے وہ گل تر
لبِ رنگین بیان سے کچھ نکہا ۔ نگہِ سحر رنگین اُٹھا کے ذرا
نیچی نظرون سے دیکھا رہبر کو ۔ خم کیا بار شرم سے سر کو
وہ قیامت تھی رہنما کیا تھی ۔ چلبلی شوخ چلتا پرزا تھی
محرمِ رازِ شہریار تھی وہ ۔ کار پرداز و جان نثار تھی وہ
کس بلا کی ذہین تھی وہ ماہ ۔ اک اشارے مین ہوگئی آگاہ
مجھ سے کہنے لگی وہ فرزانہ ۔ اے شہید ادائے جانانہ
ہوش مین آؤ کیون جلال مین ہو ۔ کس ہوا مین ہو کس خیال مین ہو
دلمین اپنے تمہین کرو انصاف ۔ دیکھتے گھر مین بیٹھے سیر قاف
آج جو ہین زمانے مین مشہور ۔ تاجدار ریاستِ جمہور
اُن کو بھی یہ نصیب دیہ تقدیر ۔ کہین ملتی ہے ایسے بدرِ منیر
آپ کو جو نظر یہ آتی ہین ۔ یہ کہین خواب مین بھی جاتی ہین

دیکھین لگے کوئی بات ہونے دو
ابھی تو دن ہے رات ہونے دو

یہ جو ہین سامنے سراپا نور
ایک ادنے ہین انکی مین دستور

ہین یہ ہی سارے ملک کی سلطان
ہے انہین کی زبان بہار و خزان

یہ انہین کی کرشمہ زائی ہے
ہو یہان آپ کی رسائی ہے

روبرو اِن کے لن ترانی کیا
آپ کیا آپ کی جوانی کیا

اپنی صورت پہ ناز ہے تمکو
دعوی امتیاز ہے تمکو

اچھی صورت جو تمنے پائی ہے
یہ بھی اک شان کبریائی ہے

ہو نہی جان مطیع انسان کی
شوخیان ہین یہ چرخ گردان کی

شوق آمیز سُنکے اُسکا سُخن
کہا مین نے کہ اے بت پرفن

تیری ہر بات ہے نئی بخدا
تیری تقریر کا ہے رنگ جدا

کہین رہبر کہین ہو تم دستور
کہین ناظر کہین ہو تم منظور

کہین ہمسایۂ صبا ہو تم
کہین ہم پایۂ قضا ہو تم

مجکو بھلاتے نہین ہین یہ انداز
غور سے خوب سن لو اے دمساز

کوئی مین ایسا درد مند نہین
اور خوشامد مجھے پسند نہین

ہمنے دیکھے ہین مہ جبین لاکھون
ان سے بہتر ہین نازنین لاکھون

دل سلامت ہے اپنا گر رہبر
دینگے درخواست اور بھی دلبر

میرا ارمان ماہرو ہے مجھے
میری یہ جان آرزو ہے مجھے

نہ کسی کے جمال سے سروکار | نہ کسی کا ہین طالبِ دیدار
تم اگر گل ہو مین نسیم نہین | لن ترانی سنون کلیم نہین
تم پریزاد ہو غرور یہ ہے | بنی آدم ہو مین قصور یہ ہے
بارِ خاطر نہین کسیکا مین | نہین مہمان کہین کسیکا مین
آپ کو آپ کے چمن کو سلام | انجمن اہل انجمن کو سلام
سنکے بس یہ سخن وہ مہ طلعت | مجھ سے کہنے لگی کہ یا وحشت
تم تو صاحب عجیب ہو انسان | کبھی ایران ہو کبھی توران
کچھ عجب باتین ہین تمہاری واہ | لڑتے ہو تم ہوا سے خواہ مخواہ
مجھ سے سرکار کا جو ہے فرمان | عرض کرتی ہون سنئیے والاشان
وہ یہ فرماتی ہین کہ اے عالی | دیکھ لی آپ کی خوش اقبالی
ہمنے ڈھونڈھوایا ہے تمہارا غزال | نہ کرو تم کسیطرح کا خیال
اب کوئی دم مین کوئی لاتی ہے | شام بھی دیکھو ہوتی آتی ہے
آج کی شب یہان ٹھہر جاؤ | ماحضر نوشِ جان فرماؤ
آپ کی میہمانی ہے منظور | ہوتی آراستہ ہے بزمِ سرور
رسمِ مہمانی ہم بجا لائین | تم کو سیرِ طلسم دکھلائین
دل تمہارا اگر بہل جائے | اور تمہارے خیال مین آئے
ایک دو روز یہان قیام کرو | سیرِ گلزار صبح و شام کرو

دور ہو جائے جب تکانِ سفر
کوئی ملجائے ہمعنانِ سفر

شوق سے گھر کو پھر چلے جانا
نہ کوئی انتظار فرمانا

کہہ چکی جب وہ رہبرِ پُرفن
مسکرانے لگی وہ غنچہ دہن

تھا جو مجکو بھی چھیڑ کا لپکا
پھر تو بے ساختہ مین کہہ اُٹھا

واہ کیا میہمان کی کی توقیر
خوب دکھلائی شان تاج وسریر

تیرہی سرکار اے وفا دشمن
نہین رکھتی ہین کیا زبان و دہن

یا نکلتا نہین دہن سے حرف
یا سمجھتی ہین اور کو کمظرف

ہو کے سارے طلسم مین رسوا
بات کرنے کو جانتی ہین بُرا

سچ کہو یہ غرور ہے کہ نہین
یہ شکایت ضرور ہے کہ نہین

اور پھر صبح وشام ہوتی ہے
یہان تر کی تمام ہوتی ہے

سُنکے رخصت طلب مرا یہ کلام
یون مخاطب ہوئی وہ ماہِ تمام

اے مرے سنگدل بتِ گویا
اے غزال رمیدہ کے جویا

کیون ہے اس درجہ اضطراب تہین
مثل گیسو ہے پیچ وتاب تہین

کیون یہ زور ونہ بیقراری ہے
کیون یہ جانا چھری سواری ہے

کیون پریزادون سے یہ نفرت ہے
کیا یہی شانِ آدمیت ہے

کیا زبان کیا دہن ہے کیا کہنا
کیا بیان کیا سخن ہے کیا کہنا

ہمکو آتی نہین ہین یہ باتین
ہم کہان جانتے ہین یہ گھاتین

ہمکو آتا یہ طرزِ ناز نہین | شکر ہے ہم زبان دراز نہین
پھر یکایک نظر پھرا کرکے | بزم آرا سے مشورا کرکے
یہ بکاول کو حکم فرمایا | خاصہ مین دیر کیا ہے حاضر لا
خاصہ پز نے موافقِ آداب | چُن دیا میز پر شراب و کباب
کھانا کھانے کو رہ گئین ہمسر | جانے والی چلی گئین اُٹھکر
اب وہان پر سوائے محرمِ راز | نہ رہا کوئی غیر بندہ نواز
پھر تو دورِ شراب چلنے لگا | آفتابِ حجاب ڈھلنے لگا
کشتیِ تمکنت روا نہ ہوئی | صحبتِ بے تکلفا نہ ہوئی
ہائے کیونکر یہ دل نہو مدہوش | ایسی صورت ہو زینتِ آغوش
تھا یہ اُس بزمِ ناز کا انداز | بزم اِندر ہے جسکا پا انداز
کیا سمان اُس گھڑی کا دکھلائین | ناظرین خود خیال فرمائین
کیون پریشان کرین کسیکو فضول | طبعِ نازک کو ناگوار ہے طول
ہو چکے کھانا کھاکے جب ہم سیر | صحبتِ مے کشی رہی تا دیر
اُٹھ گیا پردۂ طلسمِ حجاب | آ چلی چشمِ نازنین مین خواب
بزم آرا سے یہ ہوا فرمان | خوابگہ کا درست ہو سامان
اُسنے فوراً سے پیشتر جاکر | کرکے تعمیلِ حکم پھر آکر
عرض کی اے مہِ سپہرِ کرم | عیش و عشرت رہے سدا توأم

سیج طیار ہے کرم کیجے | چلکے آرام کوئی دم کیجے
سُنکے اُس ماہرو نے یہ تقریر | رکھدیا جامِ آفتاب نظیر
لے کے انگڑائی وہ نگار چلی | گلشنِ بزم سے بہار چلی
مجکو ہمراہ لے کے وہ دستور | آئی کمرے مین تھی جہان وہ حور
اور پھر چند شیشۂ و ساغر | اُسی کمرے مین رکھدیئے لاکر
جملہ سامان عیش و عشرت کے | اک نئے میہمان کی دعوت کے
اور ہر قسم کے نئے تحفے | چُن دیئے جا بجا قرینے سے
ہر بہانے سے سبکو ٹال دیا | اور کسی کو پُکار کر یہ کہا
شمع کو یان سے اب اُٹھائے کوئی | دیکھو پروانہ آنجانے کوئی
اور خود خواب کے بہانے سے | سو رہی لگ کے آستانے سے
اب وہان وہ صنم ہے اور مین ہون | جملہ سامان بہم ہے اور مین ہون
تھا ترقی پہ زورِ خواہشِ دل | پاسِ آداب تھا مگر حائل
ہوگیا تھا مجھے تو سکتا سا | دلِ بیتاب مجھ سے کہتا تھا
دیکھ اِسوقت کو غنیمت جان | اپنے سارے نکال لے ارمان
اب کوئی باقی آرزو نہ رہے | حسرتِ وصل ماہرو نہ رہے
پھر کہان تو کہان یہ غنچہ دہن | کہان گلچین کہان عروسِ چمن
لوٹ لے باغِ زندگی کی بہار | اب تو قبضے مین ہے گل بیخار

دست بردِ خزان کا غم بھی نہین
پھر اگر تم نہین تو ہم بھی نہین

خالی اغیار سے مکان بھی ہے
مستِ مے تیرا میزبان بھی ہے

پھر یہ موقع تجھے ملے نہ ملے
غنچۂ آرزو کھلے نہ کھلے

یہ پریزاد ہے تو ہے انسان
آب و آتش مین ارتباط کہان

غم نہین گو ابھی ہے وہ کم سِن
آ چلے ہین مگر شباب کے دن

اپنی تقدیر آزما تو سہی
نارسا فکر ہو رسا تو سہی

یہ سمجھکر بحسن حیلۂ خواب
دیکھکر اُسکو مست بادۂ ناب

اُٹھ کے جا لیٹا مین مسہری پر
اور پلنگڑی پہ لیٹی وہ گلِ تر

لیٹ کر سو گئی وہ مایۂ ناز
بے خبر ہو گئی وہ مایۂ ناز

مے سر جوش نے کیا یہ جوش
شمع و پروانہ بھی ہوئے بیہوش

مجھ سے کہنے لگے میرے ارمان
جان کرین رہا ہے کیون نادان

وصل جانان مین انتظار ہی کیا
بادۂ عیش کا خمار ہی کیا

اُٹھ کے اسطرح مین چھپر کھٹ سے
تا نہ بیدار ہو وہ آہٹ سے

پائینتی اُس پری کے جا بیٹھا
پاؤن اُس حور کے دبانے لگا

تھی جو وہ شوخ مستِ خوابِ ناز
طائرِ فکر نے یہ کی پرواز

زیبِ آغوش کر لیا گل کو
دیا گلچین نے داغ بلبل کو

دل نے جب اور بیقرار کیا
گلے لپٹا لیا پیار کیا

ہوس جانِ ستمند بڑھی — اور دو ہاتھ بیچ کمند بڑھی

ہوگیا پھر تو بے وضو گستاخ — دست گستاخ آرزو گستاخ

دامن اُلٹا حجابِ ارمان کا — قفل توڑا طلسم پنہان کا

اُٹھ گئی ہی ہوتی ہین جو خلجانین — جو ہون عاشق مزاج وہ جانین

سو رہے دولپٹ کے عاشق تن — ابر نیسان سے برسے دُرِ عدن

لذتِ وصل جب ہوئی غالب — ہوگئے ایک جان دو قالب

آگے تہذیب سے حجابِ بیان — شرم کہتی ہے یہ دبا کے زبان

نہ دکھا شوخ چشم یہ منظر — بات پردے کی پردے مین بہتر

آخرش مین رہا وہان شب بھر — اُس سے ہو کر جدا قریب سحر

اپنے آرام گاہ مین آیا — بستر خواب پر دراز ہوا

نہین آتی تھی خواب آنکھو نمین — تھی وہی بیحجاب آنکھو نمین

دلِ بے چین کو نہ چین آیا — کروٹین لیتے لیتے گھبرایا

پھر اُسی کمرہ مین گیا مضطر — نازک اندام وہان نہ آئی نظر

اُسکی آزردگی کا کرکے خیال — دل ہوا جاتا تھا نڈھال نڈھال

ڈھونڈھا ہر چند مدعا نہ ملا — نہ ملا اُس کا پھر پتا نہ ملا

تھا مین حسرت سے ہر طرف نگران — اپنی وارفتگی پہ تھا حیران

تھا پشیمان اپنی عجلت پر — تھی ندامت مجھے مذمت پر

دل سے کہتا تھا یہ نتیجہ ہے — کار نا کارہ کا یہ ثمرہ ہے

تیرے حرکات ہین یہ ناہموار — رنج کھا کر چلی گئی وہ نگار

تھا مین منت کشِ خیال حسین — تھی یہ تشویش عرق چین جبین

کہ ہوئی سامنے سے جلوہ نما — وہی میری رفیق بزم آرا

ہنس کے کہنے لگی اُٹھو صاحب — ذرا حمام کو چلو صاحب

اب تو آرام سے رہے شب کو — کہیئے تو پہونچے اپنے مطلب کو

پا لیا شاید آپ نے آہو — چہرہ بشاش دل پہ ہے قابو

رنگ نکھرا ہوا ہے جوبن کا — پانی ڈھلکا ہے چشم پُر فن کا

ہم سے رُخ بھی نہین ملاتے ہو — نیچی نظرون مین مسکراتے ہو

یون طبیعت بحال تھی نہ کبھی — یہ نزاکت کی چال تھی نہ کبھی

خمِ گردن مین یہ حجاب نہ تھا — بانکپن مین کوئی جواب نہ تھا

خوب لوٹی بہار کیا کہنا — ہاتھ لانا نگار کیا کہنا

یہ سخن سُن کے جی مین شرما کے — ہو کے ہمراہ بزم آرا کے

سوے حمام مین روانہ ہوا — میری جانب رُخِ زمانہ ہوا

تذکرہ ہر طرح کا کرتے ہوئے — صحن گلزار سے گذرتے ہوئے

پہونچے حمامِ خاص شاہی مین — بزم آرا تھی خیر خواہی مین

چند ساعت کو اے بلند مقام — ہے یہ ناکام داخلِ حمام

سحرِ وصل

ساقیا آ گلے لگا لون مین — اپنے ارمان تو نکالون مین

مئے پرستی کرون وہ اے ساقی — رہے عالم مین تذکرہ باقی

جشنِ جمشید کا اڑاؤن رنگ — میکدہ کو سجاؤن رشکِ فرنگ

جگمگا کر کے آئین مے آشام — پلائے ہر بادہ خوار جام پہ جام

ماہرو آئین جائین بن ٹھن کر — دخترِ رز اڑے چلے پری بنکر

جو بنون پر ہو نوجوانی مری — جشنِ نوشابہ ہو کہانی مری

سنیئے اے صاحبانِ باتمکن — عرض کرتا ہے آپکا یہ حزین

کیا کہون اپنا عہدِ سلطانی — نہین حاصل بجز پشیمانی

میرا غم اور کا سا غم بھی نہین — کسی صورت سے ہوتا کم بھی نہین

دیکھو میرا نہ تم فسانہ سنو — داستان کوئی عاشقانہ سنو

کیسا دھوکا مین کھا کے بیٹھا ہون — کیا مرقع جلا کے بیٹھا ہون

مین ہون اور بیکسی و تنہائی — دشتِ پرخار و آبلہ پائی

ہے زمانے کا بانکپن یہ بھی — آسمان کا ہے اک چلن یہ بھی

سرِ عریان پہ تاج رکھتا ہے — کل نہین بلکہ آج رکھتا ہے

شوخیان کرتا ہے یہ شاہ ہونے — ٹیڑھا رہتا ہے کجکلاہ ہونے

دشت کو لالہ زار کرتا ہے — لالہ زارون کو خار کرتا ہے

خاک چھنواتا ہے کسی سے یہ
خون رُلواتا ہے ہنسی سے یہ

ایسے ہوتے ہین اسکے کام اکثر
چیخ اُٹھتے ہین جس سے جن و بشر

ابھی کچھ ہے ابھی ہے پھر کچھ اور
اسی گردش مین ہے فلک کا دور

کوئی سلطان بنا گدا ہوکر
بُت ہوئے سرنگون خدا ہوکر

کوئی شوکت نمائے تخت بنا
کوئی شکوہ گذارِ بخت بنا

ہے کوئی زیبِ مسندِ شاہی
اور کسیکا خطاب ہے واہی

کسی آغوش مین ہے کوئی حسین
ہے کوئی نامراد گوشہ نشین

ہے میسّر کسیکو نظّارہ
ہے کوئی بدنصیب آوارہ

کوئی باہین گلے مین ڈالے ہے
رُخ سے گیسو کوئی سنبھالے ہے

کہین جوبن دباؤ ڈالتا ہے
کوئی ارمانِ دل نکالتا ہے

کہین حسرت بھری نگاہین ہین
کہین زنجیرِ عرش آہین ہین

کسی زانو پہ ہے کسیکا سر
کہین دونون فریق ہین مضطر

کسی پہلو مین سو رہا ہے کوئی
منہ پہ ہین ہاتھ رو رہا ہے کوئی

کہین جاتا ہے کوئی روٹھا ہوا
گلے لپٹا ہے کوئی چھوٹا ہوا

کر رہا ہے کسیکو پیار کوئی
ہو رہا ہے گلے کا ہار کوئی

کوئی سیّارِ لامکانی ہے
کوئی مغرورِ نوجوانی ہے

کہین جلسہ ہے نازنینونکا
کوئی بیمار ہے مہینون کا

کوئی رنگِ رخِ بہار بنا
کوئی آئینہ نگار بنا

کوئی مائل کسی پہ مرتا ہے
کوئی گھائل پڑا سسکتا ہے

کوئی نادان ہے کوئی چالاک
کوئی مظلوم ہے کوئی سفاک

جب سے دنیا کی آبیاری ہے
یہ ہی طرزِ زمانہ جاری ہے

اسکو کہتے ہین خاص و عام رواج
ہے جہان انقلاب کا محتاج

کیا کہون ہے نہین زبان میری
ورنہ تم سنتے داستان میری

اوجِ شوکت تمہین دکھاتا مین
شانِ رفعت تمہین جتاتا مین

اب اگر بے وقار ہون تو مین ہون
نادم و شرمسار ہون تو مین ہون

عاشقون مین جگر کا داغ ہون مین
بجھ گیا جل کے وہ چراغ ہون مین

گو کہ اب ہون مین تنگِ عریانی
تھا اسی سر پہ تاجِ سلطانی

کیا زبان میری کیا بیان میرا
خیر سنئیے گا داستان میرا

ابھی حمام ہی مین تھا مین مقیم
کہ ہوئی گوش زد صدائے ندیم

آئی میرے قریب وہ گلفام
کیا پہلے ادب سے جھک کے سلام

لگی کہنے کہ اے بلند اختر
ہو مبارک یہ عیشِ شام و سحر

اب یہ شرم و حجاب دور کرو
آنکھ میری طرف حضور کرو

یہ کنیزین جو میرے ہین ہمراہ
لائی ہین کشتیان یہ اے ذیجاہ

اسمین ملبوس خاص شاہی ہے
تاج سر تاجِ کجکلاہی ہے

آپ کے واسطے یہ آیا ہے — جلد چلیے بڑا تقاضا ہے
مسکرائی یہ کہہ کے وہ دستور — پھر اُسی شوخ نے بحسنِ شعور
مجھے بہنا کے خلعتِ پُرزر — رکھدیا تاجِ خسروی سر پر
زر و گوہر نثار کرنے لگی — آنکھون آنکھون مین پیار کرنے لگی
کوئی لینے لگی بلائین مری — دیکھتی تھی کوئی ادائین مری
کوئی دینے لگی مبارکباد — ہوئی قربان کوئی ستم ایجاد
کوئی کہنے لگی خدا کی شان — ہو نصیبے کے پورے تم انسان
کسے ملتے ہین مہجبین ایسے — کہین ہوتے ہین نازنین ایسے
اچھی صورت پہ باوفا بھی ہے — بھولی باتین ہین خوش ادا بھی ہے
کوئی بولی کہ اے سلیمان جاہ — تمپہ واری ہو نمین خدا آگاہ
اب یہان ٹھہرنے سے کام نہین — یہ کوئی خانہ قیام نہین
جان دیدے نہ ہیجان کوئی — پھرے کرتا ہو افغان کوئی
باہین کسکے گلے مین ڈالو تم — گود مین پھر کسے بٹھالو تم
پیاری نظرون سے پھر کسے دیکھو — پھر کلیجے سے کسکو لپٹاؤ
کس کی زلفون کی لو بلائین پھر — کس کی پیاری لگین ادائین پھر
پھر گلے سے تمہین لگائے کون — پھر کنہیا تمہین بنائے کون
میری دانست مین ہے یہ بہتر — آپ کی بھی سمجھ مین آئے اگر

چل کے دکھلاؤ شانِ جلوہ گری
منتظر ہو گی آپ کی وہ پری

سُنکے یہ گفتگو وہی دستور
مجھ سے کہنے لگی کہ چلیئے حضور

پہونچی دربار مین مجھے لے کر
اور بٹھلا کے تختِ زرّین پر

شوکتِ خسروی جتانے لگی
شوخیِ فتنہ زا دکھانے لگی

ہوگیا پھر ہجومِ لالہ رخان
جسکو دیکھو جوابِ حورِ جنان

جلسہ راگ و رنگ ہونے لگا
شغلِ معشوق و چنگ ہونے لگا

جب سے مجھے دھیان اُسکا آتا ہے
دلِ بے تاب تلملاتا ہے

تھا کبھی ہائے مین بہارِ چمن
داغ کھا کر بنا غبارِ چمن

سیر کرنا طلسمِ اختر کا
کھیل تھا گردشِ مقدّر کا

ہے وہ ہی جلوہ زار آنکھو نمین
اوسی گل کی بہار آنکھو نمین

ہائے سُن لے وہ جانثار مری
شیفتہ میری جان نثار مری

ہائے کیونکر تجھے صنم پاؤن
کس طرح حالِ خستہ دکھلاؤن

میری نادانی تجھپہ روشن ہو
پھر مرا ہاتھ تیرا دامن ہو

ہائے نا سمجھی میری تیرے نثار
کر دیا خاک لاکھ کا گھر بار

ایسی تصویر کوئی کھوتا ہے
مین بھی روتا ہون دل بھی روتا ہے

داغِ کلفت مٹاؤن کیونکر مین
یاد تیری بھلاؤن کیونکر مین

تیرا ہی ذکر ہے زبان پہ مرے
بجلیان گرتی ہین فغان پہ مرے

ہے مرا علاج دردِ جگر — عرض کرتا ہون قصۂ دلبر

ہو رہی تھی شگفتہ بزم تمام — کہ اُٹھا ہر طرف سے شورِ سلام

مین نے مُڑ کر جو اک ذرا دیکھا — کیا کہون آپ سے کہ کیا دیکھا

ایک شانِ خدا نظر آئی — وہ ہی نازک ادا نظر آئی

ہم سِنون سے کلام کرتی ہوئی — حشر نذرِ خرام کرتی ہوئی

آئی دربارِ خاص مین جسدم — سرِ تسلیم یک بیک ہوئے خم

بیٹھی جب تخت پر وہ ماہ لقا — اہلِ دربار نے کیا مُجرا

گردنین جھک گئین پئے تعظیم — نذر گذرا خراجِ ہفت اقلیم

مین بھی اُٹھا برائے استقبال — مگر اُس شوخ نے بعینِ خیال

بیٹھنے کو مجھے اشارہ کیا — گوشۂ چشم سے نظارہ کیا

اب تو دربار مین گھما گھم ہے — نور ہی نور ہے جھما جھم ہے

ہو رہی ہے ہر اک طرف چھلبل — گھِر رہا ہے نشاط کا بادل

بادۂ ناب کا ہوا پھر دور — اب تو چلنے لگی ہوا کچھ اَور

کیا مسرت تھی کیا تھا وقتِ سرور — سامنے میرے وہ مین انکے حضور

آنکھ پڑتی جو تھی محبت کی — چٹکیان لیتی تھی قیامت کی

محوِ تصویرِ دلربا تھا مین — لطفِ ہستی اُٹھا رہا تھا مین

کیا سمان اُس گھڑی تھا جلّ علا — لہرین لیتا تھا نور کا دریا

ہر طرف جلوہ گر تھے شوخ و شریر | زینتِ صدر تھی وہ ماہِ منیر
گل کھلا تختۂ گلاب مین تھا | ماہ تحویلِ آفتاب مین تھا
کہ مجھے آگیا خیالِ وطن | پھر گیا آنکھون مین جمالِ وطن
شکل بدلی بدل چلا نقشا | چہرہ اترا اتر گیا نقشا
نہ رہا ولولہ مسرت کا | گر گیا سر سے تاج الفت کا
ہوئی درپیش جب تلاشِ وطن | زخم کرنے لگی خراشِ وطن
دل کو پایا جو مبتلائے وطن | سر مین بھرنے لگی ہوائے وطن
ڈھل گیا حسنِ عارضِ دلدار | نظر آنے لگا چمن پُرخار
لطفِ بزمِ سرور مٹنے لگا | رنگِ عیش و نشاط بٹنے لگا
میری صورت کو دیکھکر وہ نگار | ہوئی حیرت طرازِ آئنہ وار
سادی تصویر ہو گئی وہ پری | نہ رہی کوئی یادِ عشوہ گری
میری آزردگی پہ گھبرا کر | یون وہ کہنے لگی بدیدۂ تر
کیا ہوا کس لیئے مکدر ہو | جان قربان میری تم پر ہو
آگیا کیا تمھین خیال اسوقت | ہو گئے بدر سے ہلال اسوقت
کیون یکایک بدل گئے تیور | کیا ہوا بار طبعِ نازک پر
کون سی بات سے ملال ہوا | کیا وطن کا تمھین خیال ہوا
کیا ہو تم مجھ سے خواستگارِ فراق | کیا پری زادونکی ہے صحبت شاق

گر وطن کا خیال ہے تمکو
یہان رہنا وبال ہے تمکو

صاف اپنی زبان سے فرماؤ
غم نصیبِ عدو ہو کیون کھاؤ

ابھی تمکو وطن مین پہونچادین
اسی صحن چمن مین پہونچادین

آرزو گر کوئی ہو اِسکے سوا
مجھسے کہدو نرکھو کچھ پردا

ہر طرح مین مزا جدائی کرون
نذر تیرے بھری جوانی کرون

تیری فرقت ہے سخت شاق مجھے
ہے یہ پہلا ہی اتفاق مجھے

پیارے مرضی تمہاری گر پاؤن
تمکو نیرنگِ قاف دکھلاؤن

آؤ دکھلائین سیرِ دریائی
ڈھل گیا دن قریب شام آئی

دور ہو جائے سب پریشانی
دیکھو آبِ روان کی طغیانی

لبِ دریا ہین کشتیان طیّار
یان کا برخاست کیجیے دربار

چل کے دیکھو عجائباتِ طلسم
حیرت افزا ہے کائناتِ طلسم

لطف پروردگار کو دیکھو
گلشنِ نو بہار کو دیکھو

جب یہ اُس مہ لقا نے کی تقریر
کہا دل نے کہ کیون ہے اب تاخیر

جو مقدّر دکھائے دیکھو تو
چرخ کب تک پھرائے دیکھو تو

آخرش اُس پری سے شرما کر
کہا مین نے کہ اے مری دلبر

واقعی مجکو آئی یادِ وطن
آنکھو نمین پھر گیا سوادِ وطن

الفتِ اقربا ستاتی ہے
یادِ احباب گدگداتی ہے

دل کو برماتی ہے ہوائے وطن
آہ کہتی ہے مجھ سے ہائے وطن

مجھپہ نازل ہے دوطرحکا عذاب
فرقتِ یار و فرقتِ احباب

شاق دل پر تری جدائی ہے
فکر احباب رنگ لائی ہے

نگر اے میری خوش بیان پیاری
تجھکو آتی ہے سحر گفتاری

ہے وہ تیرے کلام مین تاثیر
لوٹ دے پل مین دفترِ تقدیر

ایک فقرہ نے آپکے جانی
میرے منصوبے کردیے فانی

کر گیا کوچ کاروانِ ملال
اب نہ وہ مین رہا نہ میرا خیال

دھن ہے سیرِ طلسم کی دل کو
یہ تامل ہے ناگوارا بتو

لگی کہنے یہ سنکے وہ دلبر
تمہین آئے نہ آئے یہ باور

کئی دن سے یہ تھا مرا سامان
مجھسے شرماکے کہتے تھے ارمان

سیرِ دریا شکارِ ماہی کرین
برجِ اختر مین جشنِ شاہی کرین

بزم آرا نے اس مین آکے کہا
کشتیان آگئین لبِ دریا

بس یہ سنکر وہ دلبرِ گلفام
چلی اٹکھیلیون سے کرتی خرام

بیٹھے ہم کشتیون مین بادلِ شاد
اور سے چلنے لگی جو بادِ مراد

کشتیان میرِ بحر نے کھولین
سب پریزادین یا علیؑ بولین

اب تو دریا مین کشتیان ہین رواں
پار بیڑا احد لگانے کہان

اب جو پھر کر وطن کو آئینگے
ناؤ ہم خضرؑ کی چڑھائینگے

پیکرِ خیال

ساقیا اب تو جوشن دکھلادے
کسی صورت سے دلکو ترپادے

زور پر حوصلے ہین ارمان کے
گدگداتے ہین ولولے جان کے

اپنی دریا دلی کی ہے سوگند
درِ مے خانہ کو نہ کرنا بند

میکشون کو جمال دکھلادے
مے کشی کا مآل دکھلادے

رند کیا پارسا تجھے چاہین
آپ سے آپ تیرے گھر آئین

دھوم ہو جاے تیری محفل مین
دے جگہ ہر کوئی تجھے دلمین

اب تو اے ساقیا تو گھبرا کر
کشتیِ مے کا توڑدے لنگر

شعلۂ شمعِ حنا وری چمکا
گوھرِ تاجِ انوری دمکا

صبح کا وقت کیا ہے نور کا وقت
شان کا وقت ہے ظہور کا وقت

خوش گلو طائرِ بلند آواز
جا چکے آشیان سے دور دراز

چہچہانے لگے چمن مین ہزار
گل کھلانے لگی نسیمِ بہار

مہر چمکا سیاہی جانے لگی
بانگِ اللہ اکبر آنے لگی

کشتیان آچکی ہین ساحل پر
پہونچتے ہین قریب منزل پر

شب گذاری ہے شغل راہی مین
رہے اُلجھے شکارِ ماہی مین

صبح ہوتے ہی یہ نمود ہوا
سامنے کوہ ہے فلک فرسا

کشتیون سے رہا جو تھوڑی دور
ناخدا نے کہا کہ لیجیے حضور

تھی موافق جو اپنی بادِ مراد | نہ پڑی راہ مین کوئی اُفتاد
شکرِ خالق کہ پہونچے منزل پر | کچھ نہ وسواس لائیے دل پر
لگ گئی تھی جو آنکھ اُس گُل کی | پہونچی آواز کان مین غُل کی
وہ پری بھی اُٹھی بہ نازو ادا | ہر پریزاد نے کیا مجرا
دابِ شاہانہ سے جھکا کر سر | عرض کی میرِ بحر نے بڑھکر
روز افزون رہے یہ جاہ و جلال | اوج گیرا ہو نیّرِ اقبال
کیا ہے خادم کو حکم سلطانی | ہو رہی ہے وفورِ طغیانی
مُسکرائی یہ سُنکے وہ خورشید | نہ دیا کچھ جوابِ گفت و شنید
پھر اشارہ مین اُس سے فرما کر | رکھدیا ہاتھ میری آنکھون پر
ابتو وہ کشتیان بھی چکرائین | موجِ آبِ روان سے لہرائین
ہوگئین غرقِ آب لہرا کر | رہ گیا مین تڑپ تڑپ کے مگر
دلِ غربت نصیب چیخ اُٹھا | دیکھکر سوئے چرخ کہنے لگا
اے فلک کیا ستم ہے ہائے ستم | یہ الم پر الم ہے ہائے الم
اے فلک کیا قصور مجھ سے ہوا | کیون کیا مجکو غرقِ آبِ فنا
اے فلک مین نے کی ہے کیا تقصیر | کیون مٹانے کی ہے سرے تدبیر
اے فلک کرکے مجکو صیدِ زبون | اور دکھلا کے سیرِ دشتِ جنون
آبِ دریا مین کیون ڈبوتا ہے | کیون مجھے دوستون سے کھوتا ہے

ابھی میرا تو ولولہ کوئی — آرزو کوئی حوصلہ کوئی

نہین نکلا ابھی نہین نکلا — لے مقدّر تہِ زمین نکلا

نہ ملی گور اور کفن نہ ملا — خاک مین حنا کریزِ تن نہ ملا

ہائے اے بیکسی و بیوطنی — موت بے وقت کی مگر شدنی

کر رہا تھا یہ دل سے مین تقریر — تھا غبارے فلک کا دامنگیر

آہ کے ساتھ تلملا کر کے — آنکھ کھولی جو سر اُٹھا کر کے

صاف آنے لگا نظر افلاک — اور مدِّ نظر وہی بیباک

خندہ رو خندہ زن نظر آئی — ماہرو نے گہن نظر آئی

ہنستے ہنستے وہ لوٹی جاتی تھی — مین بگڑتا تھا وہ مناتی تھی

رہا تا دیر یہ ہی سوز و ساز — کہا مین نے کہ اے سراپا ناز

کیا یہ نیرنگ ہے کہو تو سہی — عقل یان دنگ ہے کہو تو سہی

کیون وہ کوہِ فلک شکوہ ہے گم — جہان پہونچے تھے صبحدم ہم تم

کیا ہوا وہ بھنور تہِ گرداب — کیون چھپایا تھا منہ دمِ غرقاب

کشتیان کس لیئے وہ لہرا کر — دلِ دریا مین بیٹھین چکرا کر

کشتیان ہین نہ ہے وہ کشتیبان — نہ وہ امواج ہین نہ آبِ روان

جا بجا دریا ہے گلشنِ رنگین — پھرتی ہین مالنین جوان و حسین

سچ بتا دو کہ دل پریشان ہے — کیا تماشا ہے کیا یہ سامان ہے

کہ وہی تخت ہے وہی دربار
وہی منزل وہی ہے نقش و نگار

کیا کرشمہ تھا یہ عجب بانکا
ہو چکا تھا چراغ گُل جانکا

دم گھٹا جاتا تھا فغان کیسی
روح کھنچتی تھی الامان کیسی

اب نہ جب تک کھلے گا یہ اسرار
مجکو ملنے سے آپکے ہے عار

یہ بھی تقدیر کا لکھا میرے
آگیا دامِ مکر مین تیرے

جانتا ہون رہائی مشکل ہے
مین ہون اور حلقۂ سلاسل ہے

کھو چکا راستہ ہی منزل کا
کہنا مانا جو حضرت دل کا

آپ کی اس ہنسی کی شان نتھی
دل لگی دل لگی مین جان نتھی

ہو چکا تھا یہان گریبان چاک
کچھ بگڑتا نہ تیرا اے سفّاک

نہین خالی ہے لطف سے زنہار
کچھ بتاؤ تو کیا تھا یہ اسرار

سُنکے وہ یہ کلام حیرت خیز
پھیر کر منہ ہوئی تبسم ریز

اور کہنے لگی کہ اے نادان
تمکو پاتی ہون سخت مین حیران

مین تو اک جان نثار ہون تیری
نازبردار یار ہون تیری

تمکو ہوتی ہے گر پریشانی
ہوتی ہون ابھی خاصی دیوانی

نذر تیرے ہے جان و مال اپنا
گو غلط کار ہو خیال اپنا

زلف و رخ پر ترے فدا ہو نہین
تو ہے تصویر آشنا ہو نہین

دیکھتی رہتی ہون تجھے ہر دم
تا نہو طبع نازنین کو غم

تجکو دریا مین کیا ڈبوتی ہین — گوہر جان اپنا کھوتی ہین

بال بیکا ترا اگر ہوتا — تیرے قدمون پہ میرا سر ہوتا

تجھ سے بڑھکر تو اے مہ گلفام — مجھے دنیا مین ہے خدا کا نام

رخ روشن سے زلف غم کو ہٹاؤ — حلقۂ دام فکر مین نہ پھنساؤ

یہ نمایش تھی اے نگار غلط — مین غلط میرا کاروبار غلط

راز کیا تم سے مین چھپاؤنگی — قدردان تمسا کون پاؤنگی

میری جان ہیرے مال کے مختار — میرے سر تاج رونق دربار

راز سربستہ یہ مقرر ہے — یہ سواد طلسم اختر ہے

ورد باطن اسی سے ہے مقصود — نے نشانی ہے اسکی عین نمود

اسکا ہر قطعۂ زمین پیارے — ہے طلسمات دلنشین پیارے

یان کے نیرنگ جائے حیرت ہین — پھول اس باغ کے قیامت ہین

اب چلو عیش باغ دکھلائین — رشک گلزار داغ دکھلائین

وہ طلسمات کا دکھائین رنگ — گر سے نظرون سے شوکت ارژنگ

جشن دیکھو سرور ہو دل کو — بحر غم سے عبور ہو دل کو

لو اٹھو تو شریک محفل ہو — رونق افروز ماہ منزل ہو

اب تمنا کر جو بزم مین لائی — لگی آنے صدائے شہنائی

نوبت شادیانہ بجنے لگی — بانگ کوس طرب گرجنے لگی

بادۂ مشکبو کا دور ہوا | اب مزاج زمانہ اور ہوا
جشن شاہانہ مین گذری رات | الف لیلہ تھی وہ ہماری رات
اے مرے سامعین باتوقیر | عرض پرداز آپ سے ہے حقیر
صدمہ دل پر اگر نہوتا مرے | اور درد جگر نہوتا مرے
منظر بزم نور دکھلاتا | یہ مرقع ضرور دکھلاتا
بزم جمشید کا مزہ آتا | جشن پرویز جس سے شرماتا
وہ حجاب بیان اٹھاتا مین | جلوۂ مہوشان دکھاتا مین
بھولی بھولی وہ صورت زیبا | سامنے آنکھون کے ہے جلوہ نما
بیری قسمت جو ہے عدو میری | طوق گردن ہے آرزو میری
مجکو خنجر اگر کہین ملجاے | لذت وصل پھر یہین ملجاے
پھر یہ زور جنون نظر آئے | لاشۂ غرق خون نظر آئے
پیکر انقلاب دکھلاؤن | مین بھی تڑپون تمہین بھی تڑپاؤن
ہاے مجکو یہ ہے جنون کیسا | کیا مین کہتا تھا کہہ رہا ہون کیا
گفتگو کیا تھی داستان کیا تھی | دل کو یہ شورش فغان کیا تھی
کیجیے گا مجھے معاف حضور | دل مضطر کے ہین یہ سارے قصور
ہون مین امیدوار مہلت کا | آگیا وقت استراحت کا
ڈھل گئی رات کیجیے آرام | صبح دشت طلسم ہوگا مقام

ترنگ جوانی

اے مرے ساقیِ پری تصویر
کچھ تو کہدے کہ کیون ہے تو دلگیر

آہین کرتا ہے گھڑی گھڑی کیون
گلِ رُخسار ہین سُنہری کیون

کیون یہ سُنسان تیری محفل ہے
کیا کہین آگیا ترا دل ہے

کیا ہوئی تیری شوخیِ چتون
لبِ رنگین ہین کیون گلِ سون

رب ترا کارساز ہو ساقی
عمر تیری دراز ہو ساقی

ساقیا آ تجھے مین پیار کرون
تجھپہ قربان جانِ زار کرون

تیری پیاری ادا پہ مرتا ہون
مین تجھی کو پیار کرتا ہون

ساقیا لے نہ ہم سے وحشت کی
سیر دکھلا دے وشتِ الفت کی

یہ جنون اب سوار ہے سر پر
خانۂ دل ہو خانۂ دلبر

ہے فضا ریز نو بہارِ وطن
گل سے پیارا ہے خارزارِ وطن

اب عنایت ہو جلد پیمانہ
لو اُٹھا پردۂ پری خانہ

جو بنون پر ہے بزمِ جشنِ سرور
زینتِ تخت ہے وہ پیکرِ نور

غیرتِ حور سارے ہم سن ہین
مست ہین کھیل کود کے دن ہین

وہ اگر ماہ ہے تو یہ ہالہ
ہر طرف کھل رہا ہے گلِ لالہ

وہ انیلی حسین و نازک تن
وہ رسیلی نگاہین اُلھڑ پن

وہ پری صورتین قمر رخسار
وہ سجیلی نگاہین برق نگار

زلفین بکھری ہوئی دراز دراز | ناگنین ہین کہ کرتی ہین پرواز

بھولی بھولی وہ دلربا باتین | چلبلی باتین فتنہ زا باتین

سرو قد گلعذار غنچہ دہن | گدگدا گدگدا سڈول بدن

وہ جوانی ابھار وہ کم کم | آنے والا شباب کا عالم

گر فرشتہ بھی اک نظر دیکھے | یہ تمنا ہو عمر بھر دیکھے

رنگ ہر گل کا جو دکھاؤن نہین | اتنی فرصت کہانسے لاؤن نہین

اس سے بہتر ہے اے مرے سردار | کچھ ہین اپنا ستم کرون اظہار

صبح صادق ہوئی بجی وردی | روئے عاشق پہ چھا گئی زردی

پھر مجھے یاد دوستان آئی | پھر مری جان زار گھبرائی

پھر خیال وطن ہوا درپیش | یاد احباب نے کیا دلریش

دل تڑپنے لگا برائے وطن | منہ سے نکلی صدا کہ ہائے وطن

ہوک اٹھی جو نالہ دل سے | اڑ گیا رنگ روئے قاتل سے

جلسہ عیش ہوگیا درہم | بزم عشرت ہوئی صف ماتم

گھٹ کے جلنے لگی دھوان نہ اٹھا | خون روئی مگر نہ اشک گرا

چہرہ اترا بدل گئے تیور | ہو گئی بج سکوت ہین ششدر

سر سے دے پٹکا تاج سلطانی | زلف پرخم کو دی پریشانی

ہاتھ گردن مین ڈالکر وہ پری | منہ پہ منہ رکھ کے میرے کہنے لگی

کیون خفا ہے تو اے مرے جانی
زینتِ تخت و تاجِ سلطانی

کیون یہ برہم مزاج ہے دلبر
کیون یہ منزل سوار ہے سرپر

تمکو جانان اگر ہے گھر جانا
میرے ذمہ ہے تمکو پہونچانا

تم کہو آسمان پہ پہونچادون
کیا امکان۔ لامکان پہ پہونچادون

تیری خاطر سے اے قمر پیکر
عرش سے توڑ لاؤن مین اختر

تیرے ایما سے نازنین ابھی
لوٹ دون طبقۂ زمین ابھی

پر بشرطیکہ کہنا مانو تم
مجکو اپنا رفیق جانو تم

جانتے ہو کہ تمپہ مرتی ہون
کیسا مین تم کو پیار کرتی ہون

تجھ سے وابستہ ہے یہ جانِ حزین
غیر ممکن ہے تم کہین یہ کہین

عہد مجھ سے کرو تو مین مانون
ہاتھ سر پہ دھرو تو مین مانون

ننھے سے میرے دلکو دیکھو تو
اور فرقت کی سِل کو دیکھو تو

مجکو دیکھو شبِ جدائی کو
میری تقدیر کی برائی کو

کیسے تم بن کٹینگی یہ راتین
کسکی دلبر سنونگی مین باتین

کیسے تجھ بن پڑیگی پیارے کل
اپنے ہمراہ مجکو لیتا چل

تمکو مجھپر نہ رحم آئے ستم
میری اُٹھتی جوانی ہائے ستم

میرا نو خیز عنفوانِ شباب
یہ دلِ ناتوان یہ رنج و عذاب

یہ کہو تو تمہین خدا کی قسم
میری ہی جانِ مبتلا کی قسم

واپس آؤ گے مہربان کب تک
اور تڑپون گی مین یہان کب تک

کب تلک رؤونگی مین زار و قطار
کب تلک مین رہونگی سینہ فگار

کب تلک سوزش جگر ہوگی
کب تلک سوئے در نظر ہوگی

بات پر اپنی لوگ مرتے ہین
کہتے ہین جو زبان سے کرتے ہین

لے یہ گھبرا کے کہدے پیارے صنم
نکرین گے تجھے اسیرِ الم

بیوفائی نہ ہم کرینگے کبھی
کج ادائی نہ ہم کرینگے کبھی

سُن کے اُس حوروش سے مین نے کہا
کیا تمہین ہو گیا ہے یہ سودا

کیون سمایا ہے یہ خیال غلط
غم غلط سر بسر ملال غلط

تجھ سے جو میرے نازنین پھر جاے
آسمان و ہوا زمین پھر جاے

واقعی ایسا کون ہوگا بشر
تم بھی تو سمجھو اے مرے دلبر

اپنے آرام جان کو چھوڑے
نازنین نوجوان کو چھوڑے

ایسی صورت کی مہ لقا کوئی
مجھے دکھلا دے دوسرا کوئی

پھر جو تجھ سے کوئی بشر پھر جائے
اُس سے اسکا خدا اگر پھر جائے

تجھ سی نازک کو دے جو صدمۂ غم
اُس پہ گر جاے آسمانِ الم

عاجزانہ ہے التماس مری
ہے طبیعت بہت اُداس مری

تجھ سے کرتا ہون عہد مین جانان
درمیان دیتا ہون خدائے جہان

التجا کرتا ہون بصد منت
مجکو دو تین دن کی دے رخصت

مان جاتا اگر دلِ پُر غم
نہین جاتا مین تیرے در سے صنم

جانا آنا تو کوئی بات نہین
دن گذر جائیگا تو رات نہین

سُنکے پھر مجھ سے وہ بتِ دلگیر
لگی کہنے کہ ہائے رے تقدیر

نہین آثار رحم کے اصلا
کیا کرون دل کو جاتا ہے مچلا

تیرے دلبر نہین میرا قابو
تو نہین مانتا کسی پہلو

ہو نہین مجبور بے کہے نہ بنے
ہو بہت دور بے کہے نہ بنے

جاؤ گھر گذریگی جو گذرے گی
جان پر گذرے گی جو گذرے گی

ضبط سے کام لینگے ہم جانان
گوشہ مین بیٹھکر کرینگے فغان

نہین مجکو کسیطرح منظور
دلِ نازک ترا کرون رنجور

مگر اتنا سنائے دیتی ہون
یہ ستمگر جتائے دیتی ہون

تمکو میرا خیال ہوگا اگر
میری صورت رہیگی پیش نظر

دیر تمکو اگر ذرا ہوگی
گم یہہ تصویر دلربا ہوگی

تمکو ہو گر درنگ اے جانان
جاننا مجھ پہ ہو گئی قربان

وقت پر گر نہ آؤگے واللہ
نعش میری اُٹھاؤگے واللہ

ہو خزان جائیگی بہارِ گل
نہین پاؤگے جز غبارِ گل

مگر اے شوخ گرچہ ہو جبرن
تم نہو نا مرے لیئے بےچین

رنج اُٹھائے تری بلا کوئی
نہ دے تجکو الم خدا کوئی

تمکو جانان کوئی جو غم ہوگا — دلِ صد چاک پر ستم ہوگا
میری صورت کی نازنین کوئی — ماہرو مہر وش حسین کوئی
تمکو ملجائے گی زمانہ ہے — یہ ہی دنیا کا کارخانہ ہے
یہ غلط مجھ سے سیکڑون بہتر — تمہین ملجا ئینگے مرے دلبر
مٹ گئی جب یہ شکل و صورت کیا — ہو گئی خاک پھر یہ حسرت کیا
مین نہونگی تو کیا نہو گا جہان — کرین دشمن تمہارے آہ و فغان
سوگ اعدا منائین کسکے لیئے — اشکِ حسرت بہائین کسکے لیئے
کسکی خاطر مٹائے کوئی شباب — کیون جلا کر کرے جگر کو کباب
کھوئے کیون عیشِ زندگانی آہ — کرے غارت بھری جوانی آہ
تیرا دل شاد ہو صدا پیارے — خانہ آباد ہو صدا پیارے
سن لے شاید کہین خدا میری — تجھے لگ جائے یہ دعا میری
یہ وصیت ہے میری اے دلبر — دل مین جو کچھ ہے آپکے بہتر
بعد میرے یہان جو آنا تم — میری تربت بنا کے جانا تم
چھوٹا سا دل تمہارا شاد رہے — جانثاری ہماری یاد رہے
کرتے کرتے وہ میری دلجوئی — اسقدر پھوٹ پھوٹ کر روئی
بہے اشکون کی راہ لختِ جگر — آگیا پتلیون مین دل کٹ کر
جب نہ دیکھا گیا یہ مجھ سے الم — کہا مین نے کہ اُف صنم یہ غم

تم تو سنتی ہی اے نگار نہین ‌ ‌ میرے وعدہ کا اعتبار نہین
دل پریشان کیون یہ کرتی ہو ‌ ‌ جان ہلکان کیون یہ کرتی ہو
لو خدا کے لیئے نہ رنج اٹھاؤ ‌ ‌ آؤ میرے کلیجے سے لگ جاؤ
کیا خاموش اس قرینے سے ‌ ‌ پونچھے آنسو لگا کے سینے سے
گیسوؤن کی بلائین لین چٹ چٹ ‌ ‌ کرگیا شکرِ الم گھونگٹ
اک یسا ول کو یہ ہوا فرمان ‌ ‌ ہین کہان حاملانِ تختِ روان
درِ دولت پہ جلد ہون حاضر ‌ ‌ ہمکو آکر خبر کرے ناظر
اور جو چاہیئے برائے سفر ‌ ‌ لعل و یاقوت یا زر و گوہر
اپنے ہمراہ لیتے جائین ضرور ‌ ‌ نہ کرین اسمین کچھ دریغ و قصور
چُپ ہوئی پھر وہ بولتی تصویر ‌ ‌ گئی سر سے ہوائے تاج و سریر
عرض کی اک خواص نے آکر ‌ ‌ تخت حاضر ہے بابِ عالی پر
ہو جو ارشاد آپ کا سرکار ‌ ‌ کس کی قدرت جو کر سکے انکار
پھر مرا ہاتھ ہاتھ مین لیکر ‌ ‌ یون وہ کہنے لگی بدیدۂ تر
پھر مرے دلمین ہوک اٹھتی ہے ‌ ‌ آہ سوزان جگر مین گھٹتی ہے
پھر مجھے اضطراب ہوتا ہے ‌ ‌ دیکھنا گھر خراب ہوتا ہے
جوڑتی ہون مین تیرے ہاتھ صنم ‌ ‌ پھر دلاتی ہون تجکو اپنی قسم
دیکھو اے بیوفا وفا کرنا ‌ ‌ نہ جفا بائے جفا کرنا

مجکو جانان نہ بھولجانا تم | ٹھیک وعدے پہ اپنے آنا تم

میری صورت کو دیکھ لو تم پھر | میری حالت کو دیکھ لو تم پھر

دیر ہوگی اگر خدا کی قسم | پھر قیامت ہی مین ملین گے ہم

جب ہوا مین سوار تختِ روان | پاس آئی میرے وہ سوختہ جان

دیکھا پہلے مجھے نظر بھر کر | لگی کہنے وہ با دلِ مضطر

میری الفت تمہین اگر ہوگی | میری تنہائی پر نظر ہوگی

میری بیتابی کا جمے گا رنگ | میری فرقت تمہین کریگی تنگ

سچی الفت مین گر اثر ہوگا | فرق اسمین نہ بال بھر ہوگا

یہ محبت تمہین ستائے گی | یہ کشش تمکو کھینچ لائے گی

اک وصیت ہے میری اے گلفام | اسکو سن لو ذرا بغور تمام

یہ بہت تیرے کام آئے گی | تیری صورت مجھے دکھائیگی

نام میرا کہین نہ لینا تم | یہ نشان غیر کو نہ دینا تم

مجکو رسوا نہ دربدر کرنا | رحم میری جوانی پر کرنا

جب تلک وہان پہ رہنا تم پیارے | راز میرا نہ کہنا تم پیارے

دوست بھی کوئی گر سوال کرے | رنج ظاہر کرے ملال کرے

اسکی باتون مین تم نہ آجانا | ہو نہ آخر کو جس سے پچھتانا

رکھنا پوشیدہ اسطرح سربجان | رنگ برگِ حنا مین جیسے نہان

بار بھی ڈالے گر کوئی تم پر | پیارے ہو نا نہ کانوں کان خبر
جانان جائیگا جب نہ حال کوئی | پھر بلا سے کرے ملال کوئی
اور سن لو یہ اک ہماری بات | تخت بردار ہین یہ سب جنّات
یہ تمہارے ہین تابعِ فرمان | یہ رہین گے بصورتِ انسان
مثلِ بو تمکو یہ اڑائین گے | اُسی گلشن مین لے کے جائینگے
پہونچے جب باغ مین تو اے گلِ تر | رکھنا یہ اَمر اپنے پیشِ نظر
تم جو گلزار سے مکان جانا | اِن کو حکمِ قیام فرمانا
یہ رہین گے مقیم اے گلفام | دینا تم اپنے کام کو انجام
تیسرے روز اُس گلستان مین | یہ ملین گے تمہین خیابان مین
پھر اسی تخت پر تم اے دلبر | ہو کے اسوار آنا میرے گھر
مین ترا انتظار دیکھون گی | راہ تیری نگار دیکھون گی
لو سدھارو بس اے مرے پیارے | کہہ چکی تم سے درد و غم سارے
اب خدا کے سپرد کرتی ہون | جان پر سنگِ صبر دھرتی ہون
پیٹھ جیسی دکھا کے جاتے ہو | گر خدا چاہتا ہے آتے ہو
کھا کے غش گر پڑی وہ ماہ لقا | اوڑ چلا مجکو لے سر پہ ہوا
لے چلے جھونکے جو خوابِ غفلت کے | پڑ گئے پردے چشمِ حسرت کے
یون ہی گذری سفر مین ساری رات | کوچ در کوچ کر گئے جنّات

جب نمودار دشتِ چین ہوا
تخت بھی مائلِ زمین ہوا

صبح طالع ہوئی شفق پھولا
راہ پر آیا راہ کا بھولا

رکھدیا تخت لاکے گلشن مین
جا چھپے جن قریب کے بن مین

پڑی مجھ پر جو باغبان کی نظر
نعرہ کرنے لگا وہ خوش ہوکر

آئے میرے حضور میرے حضور
ڈھونڈھتے پھرتے تھے قریب و دور

سب تھے حیران کیا ہوئے سرکار
لے گئی کیا اڑا کے بادِ بہار

ایک مالی نے گھر پہ دی یہ خبر
ہوا سرسبز باغ بارِ دگر

اب چمن کو غمِ خزان نہ رہا
خار کا نام کو نشان نہ رہا

آئی روٹھی ہوئی بہارِ چمن
ملی چھوٹی ہوئی نگارِ چمن

گم جہان سے ہوئے تھے چھوٹے حضور
وہی گلشن ہے آج وادیٔ طور

رونق افروز ہین وہین سرکار
رشک کھاتا ہے گلشنِ فرخار

بس یہ سنتے ہی گھر کا گھر اپنا
ہوا یکبارگی تہ و بالا

دوست احباب و اقربا پیارے
درِ گلشن پہ آگئے سارے

خانہ ویران ہوگیا آباد
پھول پھل لائی شاخِ نخلِ مراد

ہوگیا گرد میرے جمِ غفیر
لے گئے گھر مجھے بصد توقیر

دیکھنے خاص و عام آنے لگے
منتین اپنی سب چڑھانے لگے

آئی ہر جا سے پھر مبارکباد
دیکھکر ہر کوئی ہوا دلشاد

سارے احباب نے کیئے جلسے | پر نکالے پری نے بوتل سے
رنگِ عیش ونشاط لایا رنگ | مجھپہ احباب نے جمایا رنگ
باتون مین لا کے پوچھنے لگے حال | مین نے لطفِ کلام سے دیا ٹال
کہدیا کچھ کبھی کسی سے کچھ | پیار سے کچھ کبھی ہنسی سے کچھ
ایک دن رات تو یون ہی گذرا | دوسرے روز یہ سنا چرچا
جہان منگنی نے پایا تھا انجام | لائی حجامنی وہانسے پیام
ہے یہی عین وقت شادی کا | سب مہیا ہے رخت شادی کا
موسم اچھا ہے جشن برپا ہو | ہو تماشا جو یہ تماشا ہو
میرے گھر والون نے بلطف وخوشی | کہدیا بہتر آپ کی مرضی
تھا مہیا جو شادیکا سامان | ہوئے تاریخ سعد کے خواہان
یہ اسی فکر مین اسیر رہین | ڈھونڈھتے ساعتین دبیر رہین
آئین انجم شناس آتے ہین | ہم تو سیرِ چمن کو جاتے ہین
پھر طبیعت کمال گھبرائی | زلفِ شب تا کمر لٹک آئی
دل مین آیا جو کچھ خیالِ حضور | ہوا پوشیدہ باغ کو مقدور
پہونچا سب کی نظر سے بچکے وہان | جس جگہہ چھوڑا تھا وہ تختِ روان
ہوکے اُسپر سوار بادلِ عیش | ہوا مین رہگرائے منزلِ عیش
کوئے جانان کو مین روانہ ہوا | پھر کسیکا خیال تھا نہ ہوا

شومیٔ تقدیر

ساقیا کر دے فیصلہ دل کا
لا زبان پر نہ اب گلا دل کا

بادۂ عنبرین پلا ساقی
رخِ کافرادا دکھا ساقی

نکلے ساقی جو مدعا دل کا
کچھ تو ہو جائے مشغلا دل کا

دختِ رز کی برات آتی ہے
جشن کی پھر وہ رات آتی ہے

حلقۂ مے کشان پہ جوبن ہے
میکدہ جشن گاہ لندن ہے

کیا تأمل ہے ساقیِ گلفام
آئے گردش مین از سرِ نو جام

مست مستِ شراب ہو جائین
شعلہ رو آفتاب ہو جائین

مے پرستون سے کیون ہے تجکو گریز
سن تو لے ماجرائے حیرت خیز

یہ نیا داستان سن تو سہی
دل جلونکا بیان سن تو سہی

جب مین پہونچا قریبِ شہر پناہ
نظر آیا عجیب روزِ سیاہ

ماتمی ہے لباسِ پیر و جوان
ہر کوئی ہے بحالِ خود گریان

نوحہ گر ہے ہر اک پری پیکر
اور کھڑی ہے کوئی کہین ششدر

کہین فریاد کر رہی ہے کوئی
داد بیداد کر رہی ہے کوئی

سحرِ عیش کی ہوئی ہے شام
مچ رہا ہے ہر اک طرف کہرام

کوچۂ زلف تک پریشان ہین
سارے بازار مصر ویران ہین

ہر دکاندار کا ہے یہ نقشا
ہے دکان بند رو رہا ہے کھڑا

کوچہ کوچہ ہے شہر کا سنسان
لامکان بن گیا ہر ایک مکان

باغ شاہی پہ چھا رہی ہے ہراس
پھول بوٹون مین ہے نئی بوباس

صحن گلشن مین اُڑ رہی ہے خاک
غنچۂ و گل کا ہے گریبان چاک

ماہرویون کے قہقہے نہ رہے
بلبلون کے وہ چہچہے نہ رہے

توڑ ڈالے ہین میکشون نے جام
میکدہ جل رہا ہے غم سے تمام

ہو رہا ہے دلِ الم کو الم
اور تڑپا رہا ہے غم کو غم

کہا دل نے کہ یا الٰہی خیر
ہے یہ کیا ماجرا الٰہی خیر

کیون یہ عالم کا ہے چلن بگڑا
ہر ادا بگڑی بانکپن بگڑا

نیلگون کیون رخِ زمانہ ہے
کیون دگرگون یہ کارخانہ ہے

کیون یہ بدلا ہے رنگ ہر گل کا
ناطقہ کیون ہے بند بلبل کا

کیون ہے یا رب گلِ چمن بگڑا
غنچہ کا پھول کر دہن بگڑا

باب عالی سے پھر گذر کر کے
ماہ منزل مین پہونچا مر مر کے

بزم آرا ملی عجب غمناک
زلفین بکھری ہوئین گریبان چاک

زخمی ہر جا سے چہرۂ گلنار
اشک ریزان برنگ ابر بہار

دیکھکر مجکو بھولی نوحہ گری
لگی کہنے بسوزشِ جگری

کیا دکھائی ہے راہ کیا کہنا
اسے کہتے ہین چاہ کیا کہنا

آ گئے خوب عین وعدے پر
ورنہ ہونے کو تھا یہان محشر

دیر تمکو اگر ذرا ہوتی — روح اس گل کی پھر ہوا ہوتی

یہ مکان سارا بے نشان ہوتا — یہ چمن کا چمن خزان ہوتا

غم فرقت مین وہ پری پیکر — دے چکی ہوتی جان رو رو کر

یون کسی پر کبھی مرے نہ کوئی — عشق ایسا مگر کرے نہ کوئی

ہاے یہ عشق ہے وہ کافر کیش — اسنے صدہا کیئے یون ہی درویش

اس سے روشن ہے داغ عارض گل — اس سے پُر درد نالۂ بلبل

خوشنما یہ عمارت رنگین — اور دلچسپ یہ مکان و مکین

یہ دیار اور ساکنان دیار — یہ چمن اور یہ گل سب بے خار

یہ پری چہرہ سہیلیان خوشرو — یہ کنیزین حسین و عربدہ جو

نازبردار ایسی ماہ جبین — نہین ملتی تمہین کہین خوبین

آؤ آؤ کرو نہ اب تاخیر — گنبد غش مین ہے وہ بدر منیر

کوئی دم کی ہے میہمان آؤ — آؤ آؤ روان دوان آؤ

آؤ دیدار آخری کرلو — اپنے زانو پہ اسکا سر دھرلو

دم آخر نہ وہ ہراسا ہو — کچھ تسلی ہو کچھ دلاسا ہو

کہکے یہ لے چلی وہ راہ نما — باب امید بھی کھلا پایا

چق در قصر سے اٹھا کرکے — دیکھا دالان مین جو جا کرکے

خانۂ عیش گھر ہے ماتم کا — کر رہی ہین کنیزین واویلا

اُسی کمرے میں اک مسہری پر — خوابِ غفلت میں ہے وہ خستہ جگر
غش سے بیہوش وہ رِدا میں ہے — سائیہ دامنِ قضا میں ہے
دیکھا مُنہ کھولکر جو چادر سے — اشک جاری ہیں دیدۂ تر سے
لبِ نازک سے آرہی ہے صدا — آ مرے چارہ گر مسیحا آ
جوشش اُمڈا محبتِ دل سے — شور اُٹھا گلوئے بسمل سے
نہ ملا ضبط کا کوئی پہلو — پھر تو بھر آئے آنکھ میں آنسو
آہِ آتش فشان کا دور ہوا — کچھ اِدھر بھی غشی کا طور ہوا
اُس پلنگڑی پہ گر پڑا میں بھی — مُنہ پہ مُنہ رکھکے رودیا میں بھی
اُڑگیا رنگ رُخ سے بُو ہوکر — لختِ دل بہہ گئے لہو ہوکر
جب یہ تدبیر کارگر نہوئی — وہ مری بے خبر خبر نہوئی
ہاتھ پر رکھکے وہ گلِ رخسار — کہا میں نے کہ اے مری دلدار
کیوں ہو خاموش کچھ کہو تو سہی — میرے بیہوش کچھ کہو تو سہی
کیا ہوا تمکو اے مرے دلبر — ہوگئی ہاے تمکو کسکی نظر
کیوں ہے تمکو الم ستم ہے ستم — یہ جوانی یہ غم ستم ہے ستم
آنکھ کھولو صنم خدا کے لیئے — مُنہ سے بولو صنم خدا کے لیئے
آنسو ٹپکے جو روے دلبر پر — جھڑے شبنم نے تنگ گلِ تر پر
کی یہ تاثیر نالۂ دل نے — آنکھ کھولی پری شمائل نے

مجھکو دیکھا جو اک نظر بھر کر | اور زانو پہ میرے پایا سر
ایک حسرت سے آہ کی اُسنے | اور نیچی نگاہ کی اُسنے
لگی رو رو کے کہنے یوں وہ پری | واہ رے آپ کی یہ بیخبری
چھوڑ کر مجھکو کشتۂ حرمان | تھے کہاں ابتلک تم اے مہربان
مین تو سمجھی تھی اے نگار مرے | آؤ گے بر سرِ مزار میرے
جان جانے کی کچھ ہراس نتھی | تیرے ملنے کی مجھکو آس نہ تھی
ڈھونڈھتی تھی مین تیری صورت کو | رو رہی تھی مین اپنی حسرت کو
لَو لگائے ترے خیال سے تھی | شمع روشن ترے جمال سے تھی
تیرا سودا مرے دماغ مین تھا | تیرا جلوہ جگر کے داغ مین تھا
تیرے غم کے سوا نتھا کوئی کام | تم نہ آتے اگر یہان تا شام
ہو چکا تھا جہان سے میرا سفر | ہوتی تصویر یہ نہ پیشِ نظر
ہو چکی تھی وداعِ جانِ حزین | سُن رہی تھی مین سورۂ یٰسین
یہ تغافل ترا مرے قاتل | مار کر مجھکو کرتا گِل در گِل
طبقۂ ارض یہ اُلٹ جاتا | کارخانہ یہ سب پلٹ جاتا
تم کو ملتا نہ پھر نشان مرا | ہوتا تاراج یہ مکان مرا
بیکس و نامراد جاتی مین | ایسی جاتی کہ پھر نہ آتی مین
مرکے کرتین یہ انتظار آنکھین | کھلی رہتین تہِ مزار آنکھین

یاد تیری وہان بھی تڑپاتی
نیند محشر تلک نہین آتی

تمکو افسوس بھی نہین ہوتا
تیری فرقت سے میرا دل روتا

کہا مین نے یہ مضطرب ہوکر
چین آئیگا تمکو جان کھوکر

دل سنبھالو جو کچھ ہوا سو ہوا
خاک ڈالو جو کچھ ہوا سو ہوا

کیون گہن مین تو آئے ماہ مبین
کیون چھپے آفتاب زیر زمین

کیون رہے نامراد تو جانی
کیون ہو حاصل تجھے پشیمانی

کیون یہ تاراج ہو در دولت
کیون یہ برباد ہو تری شوکت

کیون تو گم ہو جہان سے دلبر
کھائے تیرا غبار کیون چکر

کون تجکو مٹانے والا ہے
کون تجکو رلانے والا ہے

اُسکو دشت عدم دکھاؤن ابھی
اُسکا گھر دھوپ مین بساؤن ابھی

جان جان میری جان مایہ غم
تمکو درکار ہو خدا کی قسم

چیر کر سینے کو نکال کے جان
تیرا پورا کرون ابھی ارمان

جان تجھپر نثار کر جاؤن
تیرے زیر قدم مین مرجاؤن

سُنکے میری وہ دلربا تقریر
لگی کہنے کہ تم بڑے ہو شریر

باتین کیسی بنانا آتی ہین
کیسی شکلین دکھانا آتی ہین

ہین وہ فقرے تمہارے گرما گرم
سنگ ہو جائے موم سے بھی نرم

خیر جو مرضی خدا پیارے
لے گلے سے مجھے لگا پیارے

نکہتِ زلف اب سونگھا دے مجھے — اے مسیحا مرے جلا دے مجھے
لے مجھے پیار کر لے اے جانان — میری جان میری جان ہو قربان
ہے تمنا یہی یہی سودا — سامنے تیرے آئے میری قضا
جب دمِ واپسین ہماری ہو — نام تیرا زبان پہ جاری ہو
تو تماشا کرے مرے قاتل — مین تڑپتی ہون صورتِ بسمل
تیری آغوش مین ہو سر میرا — ملکِ ہستی سے ہو سفر میرا
مختصر کر کے پھر وہ یہ تقریر — لگی کہنے کہ اے بتِ بے پیر
تمکو سودا یہ کیون سمایا تھا — کیون وطن کا خیال آیا تھا
دیکھا کیا کیا وطن مین اے خود بین — کیون حنا سے ہین ہاتھ یہ رنگین
اور کیا کام تھا تمہین جانی — کرو اخفا نہ رازِ پنہانی
تمکو میری قسم کہو تو سہی — نہ کرو کوئی غم کہو تو سہی
مجھسے پردہ نہ رکھو اے مری جان — مین تمہارے ہون تابعِ فرمان
عاشق بد نصیب ہون تیری — مین کنیزِ غریب ہون تیری
صدقے ہو جاؤن خوش اگر تو ہو — ساری دنیا نہو مگر تو ہو
اسطرح اسنے جب کیا مجبور — کہا مین نے کہ اے بتِ مغرور
تجھسا دنیا مین قدردان میرا — مہربان میرا رازدان میرا
کوئی پیدا ہوا نہو گا بشر — یہ بناوٹ نہین مرے دلبر

تجھ سے پوشیدہ کوئی راز نہین / نہ مجھے کہنے مین امتیاز نہین

ہے اگر کچھ بھی احتمال مجھے / رشک کا تیرے ہے خیال مجھے

تجھ سے شرمندہ رشکِ حور ہون مین / نے خطا ہون مین نے قصور ہون مین

دل یہ کہتا ہے عرضِ حال کرون / جان کہتی ہے کیون ملال کرون

تم کبیدہ اگر نہو تو کہون / دل کشیدہ اگر نہو تو کہون

ہو خلافِ مزاج بھی کوئی بات / در گذر کرنا اے خجستہ صفات

دلمین رنج آئیگا ضرور ترے / آنکھ ہوتی نہین حضور ترے

یہ بھی ہین کروٹین مقدّر کی / بیڑیان پاؤن مین ہین چکّر کی

کیا جدا وطن نے رنج و تعب / یاد احباب نے کیا یہ غضب

اچھّا کر لو یہ مجھ سے تم اقبال / نکرینگے کسی طرح کا ملال

سُنکے کہنے لگی وہ ماہِ منیر / ہے عجب پیچدار یہ تقریر

نہین آتا سمجھ مین میری ذرا / دل کسی کی دُھن مین کہہ رہے ہو کیا

گر کہو صاف صاف سمجھو نمین / اور اُس کا جواب پھر دُون مین

مجکو کرنا پڑے جو کوہ کنی / نکرون جب بھی تیری دلشکنی

جان پر بھی مری اگر بنجائے / تو بھی شکوہ ترا زبان پہ نہ آئے

ٹکڑے ٹکڑے اگر ہو میرا جگر / اُف کرون مین نہ اے بتِ خودسر

کہا مین نے کہ لیجیے سُنیئے / اک ذرا دھیان کیجیے سُنیئے

چاہتے ہین یہ اقربا مجھ سے
تجھ سی دلدار ہو جدا مجھ سے

دوست احباب ہو گئے ہین شریک
مجھ سے کرتے ہین عقد کی تحریک

ہو رہا ہے پیام شادی کا
پیش ہے انصرام شادی کا

تذکرہ ہر طرح کا کرتے تھے
کان احباب میرے بھرتے تھے

میری گم گشتگی کے تھے پرسان
میری دلبستگی کے تھے جویان

میری خاموشی سے پریشان تھے
میری فرقت سے سخت نالان تھے

اسطرح تھا مین دستان میرے
گو یا منہ مین نہین زبان میرے

راز افشا کیا نہ الفت کا
یہ اثر تھا تری ہدایت کا

تیری خاطر سے اے مرے دلبر
کی نہ فریاد پر کسی کی نظر

چھپ کے سب کی نظر سے نکلے وسواس
آگیا وعدے پر مین تیرے پاس

اب سمجھ دیکھ اے مرے دلگیر
اسمین ہے کونسی مری تقصیر

اسمین میرا فتور کچھ بھی نہین
میرے دلکا قصور کچھ بھی نہین

گر خطا کار و بے قصور ہون مین
سامنے تیرے رشک حور ہون مین

بس یہ سنتے ہی مجھسے وہ گلنار
سرخ کر لائی آتشین رخسار

چشم پر نم پہ رکھ لیا دامن
موج دریا سے خون بنا دامن

دل نازک ہوا جو صید الم
چمکے غم کی سپاہ کے پرچم

نہ رہا امتیاز تاج و سریر
رو کے بولی کہ یہ مری تقدیر

سرنوشتِ قضا ٹلے کون
روزِ بد کی بلا اُٹھائے کون

مین نہ سمجھی تھی اے نگار میرے
شوت کا سر پہ ہوگا بار میرے

زور دکھلائے گی ہوائے وطن
دلربا ہوگی دلربائے وطن

یہ حنا ہائے رنگ لائے گی
آگ پانی مین یہ لگائے گی

اس مین تیرا قصور کیا پیارے
دل لگانے کی ہے سزا پیارے

نہ تھا اے جانِ عاشقان یہ خیال
کہ کروگے مجھی کو تم پامال

تم دُلہن اور بیاہ لاؤگے
یون مجھے خاک مین ملاؤگے

یون کروگے گریز میرے لیئے
یون چُھری ہوگی تیز میرے لیئے

یہ ستم دلربا کروگے تم
تم پہ مین اور پر مروگے تم

تمپہ مین جان و دل کرونگی نثار
تم کروگے نئی دُلہن کو پیار

اپنی صورت نہ بھائیگی مجکو
آتشِ دل جلائے گی مجکو

کام بگڑے گا میرا بن بن کر
موت بھی آئے گی دُلہن بنکر

میرا معشوق چھینینگے اغیار
مجکو خنجر مرا کرے گا پیار

ہائے رے ہائے کیا فلک ٹوٹا
یہ مقدّر میرا کہان پھوٹا

جانی رُسوا ہوئی مین تیرے لیئے
وقفِ سودا ہوئی مین تیرے لیئے

عمر مین بس تجھے کیا دلدار
ہوگیا تو بھی درپئے آزار

یہ بھی لکھا مرے مقدّر کا
پھل مجھے ہو نصیب خنجر کا

دم نکلجائے یہ بلا سے کہین
مر رہون پیشتر قضا سے کہین

جان بیچین ہے نکلجائے
شعلۂ آہ صاف جلجائے

ڈاب سے پھر وہ کھینچکر خنجر
چاہتی تھی کرے وہ زیبِ جگر

چمکا اس طرح خنجرِ بُرّان
جیسے ابرِ سیہ مین برقِ طپان

پھر تو مین نے ذرا نہ وقت دیا
خنجر اُس ماہرو سے چھین لیا

اور کہا مین نے اے بتِ غمکیش
جان کا بھی تمھین نہین پس و پیش

کیا قیامت نما یہ بدعت تھی
کیا یہ سودائی پن کی حرکت تھی

کیون یہ میرا جگر نہو ٹکڑے
ایک ہی وار مین تھے دو ٹکڑے

ایسی صورت پہ یہ غضب ہے غضب
ایسی عادت پہ یہ غضب ہے غضب

کیا ستم یہ کیا تھا تو نے صنم
کیسے ہوتے بہم یہ تم اور ہم

نہ فقط جان آپ کی جاتی
لاش میری بھی یان نظر آتی

تیری تربت کے پاس اے قاتل
ہوتا اک اور مرقدِ بسمل

چین ملتا نہین مزار وہین
رہتے مر کر بھی بیقرار وہین

غصہ جانے دو دل کو صاف کرو
میری تقصیر یہ معاف کرو

اک ذرا ہوش کو سنبھالو تم
کارِ عالم کو دیکھو بھالو تم

دیکھ نیرنگِ شوکتِ فانی
ہے ترے سر پہ تاجِ سلطانی

کیون گریبان کو چاک کرتی ہو
کشتۂ غم کو خاک کرتی ہو

کیون مٹاتی ہو حسن عالم سوز / کیون بجھاتی ہو شمع بزم افروز

کیون جوانی خراب کرتی ہو / کیون یہ غارت شباب کرتی ہو

کیون پسند آتی ہے تمہین فریاد / کیون ہے ننھی سی جان پر بیداد

ہو نہین تمپر نثار اے جانان / اے مری آرزو مرے ارمان

اے مرے دلربا مرے دلدار / نازبردار میرے عاشقِ زار

مرہمِ زخمِ لادوا ہے تو / راحتِ جانِ مبتلا ہے تو

مین نہین جانتا دلہن کیسی / کون معشوق گلبدن کیسی

بیاہ کسکا ہے کتخدائی کہان / کسکی نوبت برات آئی کہان

ہوا رنگِ حنا دلہن کی شاخ / پھول لائی مرے سخن کی شاخ

تجکو منظور ہے اگر قاتل / مین لکھے دیتا ہون قبالۂ دل

جانِ جان مین تو تیرا مائل ہون / تیرے تیرِ نگہہ کا گھائل ہون

دل لبھاتا ہے تیرا یہ جوبن / رخ کی ضو سے ہے یہ کنول روشن

تیری مرضی اگر نہ پاؤن مین / بھول کر بھی وطن نہ جاؤن مین

حورِ فردوس گر مجھے للچائے / کور ہو چشم جو نظر مین سمائے

رخ کرے دل اگر تو مین جانون / ہو یہ مائل اگر تو مین جانون

ٹیپ کا بند ہے یہ اے دلگیر / نذر ہے آپ کی یہ جانِ حقیر

سر یہ حاضر ہے اے پری پیکر / کیجے پامالِ ناز ٹھکرا کر

مضطرب ہین دل و جگر دونون / اور اُٹھائے ہوئے ہین سر دونون

ملو تلوؤن سے آرزو نکلے / اِس حنا سے وفا کی بو نکلے

پہنے تُو تو ہو پھر اکفن دولہا / ہو تماشا بنے دُلہن دولہا

نہ رہے پھر کوئی غبار تجھے / صبر آجائے اے نگار تجھے

کہہ رہا تھا یہی مین رو رو کر / سُن رہی تھی کھڑی وہ خستہ جگر

بڑھتا جاتا تھا انفعال مجھے / پھر تو آیا یہی خیال مجھے

تاجِ نخوت اُتار کر رکھدون / قدمِ نازنین پہ سر رکھدون

نیم قد بھی ہوا نہ تھا مین ابھی / عین رقّت مین ہنس پڑی وہ پری

اپنی آغوش مین بٹھا کے مجھے / یون ہنسانے لگی رُلا کے مجھے

تیرا دل اسقدر ہے کیون بیچین / کیون تو کرتا ہے اتنا شور و شین

تم ابھی قابلِ فغان بھی نہین / ابھی کم سن ہو کچھ جوان بھی نہین

کسکو کہتے ہین رشک چیز ہے کیا / تم سے بہتر تجھے عزیز ہے کیا

رونا دھونا فقط بہانا تھا / تمکو منظور آزمانا تھا

مین کرون رشک مجکو زیب نہین / دل سے کہتی ہون مین فریب نہین

جسکو دل ہو بنائیے معشوق / سامنے میرے لائیے معشوق

ہے نہین یہ کنیز کا مقدور / کرے حسد مین اُسکی کوئی قصور

جس پہ تو ہو نثار مین ہون نثار / تیرا دلدار ہے مرا دلدار

جب یہ پیارے تری طبیعت ہو
اُسکی صحبت سے مجکو راحت ہو

مین کرون اُسکو آنکھ کا تارا
بخشدون تاج و تخت یہ سارا

اُسکو پہنا کے تاجِ سلطانی
اُسکے در کی کرون مین دربانی

وہ بنے حکمرانِ کشورِ دل
یون بڑھے فخر و شانِ کشورِ دل

لو اجازت ہے اے قمر طلعت
تمکو شادی کی دیتی ہون رخصت

فوج و لشکر یہان سے لیجاؤ
لعل و گوہر یہان سے لیجاؤ

گو ہے یہ سارا لشکرِ جنات
نہین پیارے مگر یہ مشکل بات

سب یہ واقع ہوئے ہین شوخ نہاد
یہ بدل لین گے شکلِ آدم زاد

یہ کسیکو نہ کچھ ستائین گے
حکم یہ آپ کا بجائین گے

کرنا تم دھوم دھام سے شادی
ہو مبارک یہ خانہ آبادی

رسمین شادی کی جب ادا ہو جائین
اور خوشنود اقربا ہو جائین

یہ بھی گھر آپ کا ہے آجانا
اپنی صورت مجھے دکھا جانا

مین یہ سمجھی ہون شغل کی تدبیر
راست لائے اگر مری تقدیر

مین بھی کرتی ہون جشن کا سامان
لوٹکر جب تم آؤ گے جانان

بیاہ تیرا رچاؤنگی مین یہان
تجکو دولہا بناؤنگی مین یہان

دیکھون تیرا سنگھار کچھ مین بھی
لوٹون تیری بہار کچھ مین بھی

تم نہ آؤ گے جب تلک گھر سے
آنکھین چپٹی رہین گی یہ در سے

ورد تیرا ہی نام ہوگا مجھے | کھانا پینا حرام ہوگا مجھے

پھر ہوا حکم یہ ہراول کو | چاق وچوبند جملہ لشکر ہو

میرے پیارے کے جشن مین جائین | جب وہ رخصت کرے چلے آئین

پھر بلا کر خزانچی سے کہا | لعل و گوہر حریر اور دیبا

اور اک سیم و زر کے خُم | میرے دلبر کے ساتھ کردو تم

جب یہ سامان ہوچکا سارا | یون مخاطب ہوئی وہ مہ پارا

ہان اجازت مین دیچکی تمکو | اک نصیحت ہے میری یہ سن لو

راز میرا نہ کرنا افشا تم | تا بمقدور رکھنا اخفا تم

مادر مہربان اور پدر | لاکھ پوچھین اگر وہ دم دیگر

تم نہ دینا کوئی نگار جواب | ایک خاموشی ہے ہزار جواب

کہین لشکر کہانسے لائے ہو | اور کس راستے سے آئے ہو

فقرہ چلتا ہوا بتا دینا | میرا ہرگز نہ کچھ پتا دینا

جاؤ رخصت ہے تمکو دین دنکی | ضامنی ہے امام ضامن کی

پھر منگا کر وہی ہوائی تخت | کہا اب جائیے سلیمان بخت

جانان جانا تمہین مبارک ہو | جلد آنا تمہین مبارک ہو

مجھ سے پھر آکے تم ملو دلشاد | رہے شاداب تیرا نخل مراد

رہے تیرا یہ حسن روز افزون | تو ہو لیلےٰ تری رہون مجنون

مرقع جشن

آج اے ساقیِ قمر منزل
مجکو دکھلادے نور کی محفل

دے مئے دلربا جو ہو سو ہو
جشنِ عشرت دکھا جو ہو سو ہو

وہ شرابِ فتن پلا ساقی
نہ رہے عقل و ہوش کچھ باقی

مست ہو جائین جن و انس تمام
عید کا دن ہو شب برات کی شام

کسکی تقدیر سا قیا چمکی
آ رہی ہین صدائین چھم چھم کی

دیکھ تو ساقیِ بلند مقام
ہنسے دیتے ہین آج کیون در و بام

میکدے مین جو جشن برپا ہے
کسکی آمد ہے کون آتا ہے

کیا تجمل ہے کیا ہے شانِ طرب
جو بنون پر ہے آن و بانِ طرب

مسکراتے ہین شوخ غنچہ دہن
کھِل کھِلاتے ہین شاہدانِ چمن

دل لبھاتی ہے کیا ہوائے طرب
پھول برساتی ہے فضائے طرب

سارے میخانہ مین ہے عالمِ نور
آسمان سے برس رہا ہے سرور

ماہ وش آرہے ہین کر کے ہجوم
بادہ خوارون نے ہے مچائی دہوم

دخترِ رز کو دلہن بناتے ہین
کس ترک سے برات لاتے ہین

مالنین لائین گوندھ کر سہرا
آج نوشاہ کے ہے سر سہرا

ساقیا جام عیش دے بھر کر
ہے چڑہائی عروس کے گھر پر

اب جو آنا سوئے وطن ٹھہرا
مرکز اپنا وہی چمن ٹھہرا

تھا سرِ شام جو روانہ ہوا — صبح صادق کا اب زمانہ ہوا

ہے یہی صبح اپنی صبحِ امید — ہے یہی روز اپنا روزِ عید

جسکا مشتاق تھا سحر ہے وہی — حسنِ انوار جلوہ گر ہے وہی

وہی گھر ہے عزیز ہین سارے — وہی احباب ہین وہی پیارے

ہو رہا ہے ہر اک مگر دلگیر — رو رہا ہے ہر اک جوان و پیر

پوچھتا ہون سبھونسے مین ناشاد — ماجرا جو ہے یہ کیا نئی اُفتاد

تہ و بالا یہ کیون زمانہ ہے — کچھ کہو تو یہ کیا فسانہ ہے

کسی احباب نے یہ کی تقریر — کیا کہین تمسے شومیِ تقدیر

ہوگئی ہے جو اک بلا نازل — نہین قابو مین ہے کسیکا دل

ایک لشکر کہین سے آیا ہے — دامنِ کوہ مین صف آرا ہے

نہین معلوم یہ غنیم ہے کون — مدعی کشورِ قدیم ہے کون

ہے یہ فرمانِ شاہِ کیوان جاہ — جلد آراستہ ہو ساری سپاہ

اور اسکی کمان کرے دستور — کاٹ لائے ابھی سرِ مغرور

خاک و خون مین تنِ عدو ملجاے — ابھی پاداشِ جنگجو ملجاے

کوئی آگے کو حوصلا نکرے — ملک گیری کا مشغلا نکرے

آپ کے والدِ مکرّم بھی — اور شاہنشہِ معظّم بھی

جارہے ہین مقابلے کے لیئے — مستعد ہین جہاد کے لیئے

اس لئے شہر سب پریشان ہے — کہ قیامت نما یہ سامان ہے
کیا خبر ہے مآل کار ہو کیا — دیکھئے رنگ کارزار ہو کیا
کس کے فتح و ظفر مقدر ہے — تختِ تاراج کونسا گھر ہے
بس یہ سنتے ہی سچ خدا ہے گواہ — میرے بھی ہوش اُڑ گئے واللہ
ہوا دشتِ مصاف کو میں سوار — اُڑ چلا توسنِ سبک رفتار
وقفۂ راہ ناگوار ہوا — داخلِ دشتِ کارزار ہوا
سنئیے اے مہربانِ والا شان — بارِ خاطر نہ ہو جو طولِ بیان
پہلے تصویرِ رزم دکھلاؤں — رزم کے بعد بزم دکھلاؤں
داستان گو نہ خوش بیان ہوں میں — غیر مانوس میہمان ہوں میں
میہمان کیا کہ اک مسافر ہوں — اور مسافر بھی بارِ خاطر ہوں
تھا میں دلدادۂ خود آرائی — اب ہوں شہرت پسند رسوائی
آپ کے خُلق نے کیا گستاخ — کر دیا میرے حوصلے کو فراخ
ورنہ کیا عرض داستان کرتا — آپ کا وقت رائگان کرتا
میں ہی کیا ہوں مری زبان کیا ہے — غیر مربوط داستان کیا ہے
اب جو ہو حکم آپ کا ذیشان — کاربند آپ کا یہ ہو مہمان
ستمِ جورِ آسمان نہ سنو — نہ سنو میری داستان نہ سنو
کہا تاجر نے اے انیس مرے — راحتِ قلب و ہم جلیس مرے

تم پہ قربان خوش بیانی ہے / یہ زبان ہے کہ کلکِ مانی ہے
ایک عجب داستان تمہارا ہے / کیا ہی طرزِ بیان تمہارا ہے
بات تو ہین کھینچتے ہو تم تصویر / اِسے کہتے ہین سحر کی تقریر
جی کو خلجان ہے اگر تو یہ ہے / صرف ارمان ہے اگر تو یہ ہے
لب پہ یہ شعلۂ فغان کیا ہے / ماجرائے الم نشان کیا ہے
اسکا پھر کیا مآل کار ہوا / کیون تنِ نازنین فگار ہوا
نہ کھلیگا یہ جب تلک اسرار / چین دل کو نہ آئیگا زنہار
سُنکے بس یہ کلامِ سود اگر / لگا کہنے وہ فتنۂ محشر
صا جو ہے وہ داستان میرا / کر رہا ہے ستم عیان میرا
فقرہ فقرہ ہے سودۂ الماس / ہے ہر اک واقعہ خلافِ قیاس
میرا دل ہے کہ سنگِ خارا ہے / اسی ظالم نے مجکو مارا ہے
اسنے ڈالے جگر مین تبخالے / پڑ گئے مجکو جان کے لالے
مجکو گردش دکھا رہا ہے یہی / میرے ارمان مٹا رہا ہے یہی
یہ ہے آتش مزاج کاہ ہون مین / یہ قیامت نما ہے آہ ہون مین
پھر مین اپنی خطا پہ مرتا ہون / نام بھی اسکا لیتے ڈرتا ہون
جو کیا مین نے تھا وہ میرا خیال / ہون خطا وار و مبتلائے وبال
لب پہ پھر آہ نے اثر ہے وہی / وہ ہی سودا ہے اور سر ہے وہی

ہے وہی جلوۂ رُخِ پرنور — وادیِ دل مرا ہے وادیِ طور
پھر وہی دشت ہے وہی لشکر — پھر وہی داستان وہی احقر
جانبِ کوہ فوجِ اعدا ہے — عازمِ جنگ ہے صف آرا ہے
دوسرے رُخ کو شاہِ عالمگیر — اور سارے وزیر خوش تدبیر
اور دو سمت خلق کا ہے ہجوم — کوئی مسرور ہے کوئی مغموم
چاہتے ہین مقابلا ہو جائے — اس لڑائی کا فیصلا ہو جائے
ہو چکا ہے یہ حکم سلطانی — آئے جنبش مین فوجِ درّانی
حملہ آور ہو فوج اعدا پر — تاب لائے نہ لشکرِ خود سر
کہ بڑھا آپ کا یہ عبدِ نحیف — دلِ سلطان کی تا کرے تالیف
تھے جہان جمع سب امیر و وزیر — اور دھاوے کی کرتے تھے تدبیر
تھے وہان والدِ مکرّم بھی — اور احباب چند ہمدم بھی
اُسی جلسے مین والدِ مسطور — تھے وزارت کے عہدہ پر مامور
اہل شورہ کے ہمجلیس تھے وہ — مالکِ تخت کے انیس تھے وہ
اُنکے زیرِ کمان تھا یہ لشکر — تھے وہ اس کارزار کے افسر
دیکھکر مجکو ہو گئے شادان — لگے کہنے کہ تم کہان مری جان
تم کہان دار و گیر مین آئے — نیزۂ و تیغ و تیر مین آئے
تمکو کس نے یہان پہ آنے دیا — تمکو گھر والون نے نہ منع کیا

تم کہان دشتِ کارزار کہان — گل کہان سبزہ مینِ خار کہان
تم چلے جاؤ یہانسے جانِ پدر — ہو سپارے تمہین نشانِ پدر
ہو گا وہی جو ہونے والا ہے — میرے گھر کا توہی اُجالا ہے
بال بیکا نہ ہو تمہارا کہین — مٹ نہ جائے سہارا تمہارا کہین
لو سدھارو مرے جگر گھر کو — تمکو سونپا خدائے برتر کو
زندگی شرط ہے تو آتے ہین — ورنہ ملکِ عدم کو جاتے ہین
کام گھربار کا اُٹھانا تم — اب کہین پر نہ آنا جانا تم
نہین یہ وقت کوئی فرصت کا — کچھ بھی موقع نہین وصیّت کا
نہ کسی بات کا خیال کرو — نہ طبیعت کو تم نڈھال کرو
جو مقدّر ہے پیش آنا ہے — جلد جاؤ جو تم کو جانا ہے
یہان آغازِ جنگ ہوتا ہے — شغلِ تیر و تفنگ ہوتا ہے
کہا مین نے کہ کیون ہراسان ہو — کس لیے اسقدر پریشان ہو
مین جو کرتا ہون عرض سن لیجے — فکر حالی جو ہو وہی کیجے
ایک گوشہ مین آنکو بیحپا کر — کہا مین نے کہ اے خجستہ سیر
جسکو سمجھے ہو فوجِ اعدا تم — کر دیئے جسنے ہوش آپکے گم
جسکے باعث یہ ساری خلقِ خدا — کرتی پھرتی ہے شور و واویلا
یہ نہ فوجِ عدو نہ انسان ہین — یہ پریزاد ہین بنی جان ہین

اِنسے تم پیش لے نہ جاؤگے — لاکھ جرأت اِنہین دکھاؤگے
ہین جو ظاہر بصورتِ انسان — ابھی ہو جائینگے نظر سے نہان
ہین یہ سب میہمان میرے پدر — ہین یہ زیرِ کمان میرے پدر
ہون جہان ناظمِ ریاست مین — ہین ملازم یہ اُس حکومت مین
ہین یہ سارے جلوس مین آئے — میرا سامان ہین یہی لائے
یہ وزارت مآب سُنکے کلام — خدمتِ شاہ مین گئے خوش کام
کردیا عرض داستان میرا — اور مصنوعی وہ بیان میرا
خوش ہوئے شاہ آسمان اورنگ — ملتوی کردیا ارادۂ جنگ
فوج کی واپسی کا حکم ہوا — باؤٹا صلح کا نشان پہ دیا
سُنکے فرمان شاہِ عالیشان — لوٹے صحرا سے جملہ پیر و جوان
شہر مین مشتہر خبر یہ ہوئی — کہ مہمِّ عظیم سر یہ ہوئی
کر گیا کوچ لشکرِ اعدا — نہین غارتگرونکا اب کھٹکا
کی خدانے ہماری شنوائی — ٹل گئی سر پہ یہ بلا آئی
شاد و فرحان جو تھا تمامی شہر — درِ دولت پہ تھا سلامی شہر
تھا جو فرمانروائے عرش سریر — لقب آرائے شاہِ عالمگیر
حُسن مین لاجواب شان مین فرد — تھا مگر اُسکے دلمین اک یہ درد
مالکِ تخت تھا نہ کوئی پسر — حجلۂ ناز مین تھی اک دختر

غیرتِ مہر و رشکِ ماہِ منیر
دفترِ حسن مین پری تصویر

گلِ عارض اگر گلاب کا پھول
فرق سے تا قدم شباب کا پھول

ہے یہ تصویر اُسکی پیشِ نظر
شوخ غارت گرِ بُتِ کافر

گلبنِ آرزو قدِ دلجو
دامنِ مدعا خمِ ابرو

کس مین یہ شانِ دلبری ہوگی
نارک اُس سے کہان پری ہوگی

طول کچھ خوبیِ بیان نہین
یہ فسانہ ہے داستان نہین

چھوڑ دون راہِ دشتِ ناہموار
جشنِ شادی کا مین کرون دربار

نامزد مجھ سے تھی وہ مہ پارہ
جشن کا جسکے ہے یہ نظارہ

یہ نویدِ طرب جو عام ہوئی
مشتہر شہر مین تمام ہوئی

ہو گیا دم مین وہ تمامی شہر
آئنہ بندِ حسن خانۂ دہر

ہوا ہر کوچہ اک پریخانہ
جہان دیکھو ہے بزمِ شاہانہ

ہر طرف دلبری کا دور رہا
طرزِ رنگِ زمانہ اور رہا

رقص ہر جا وہ مہ جبینونکا
جمگھٹا وہ تماشبینونکا

ہر رنگیلا جوان البیلا
ہر طرف پھول والونکا میلا

ہر در و بام بامِ عرشِ بلند
ہر گلی کوچہ کہکشان سے دوچند

کمرے کمرے یہ وہ تجلیِ نور
حور و غلمان کا وہ اُنپہ ظہور

ہر پریزاد نور کی صورت
شہر گلزارِ طور کی صورت

دیدِ دولہ کا کیجے نظّارہ — ہے دورویہ سپاہ صف آرا
مجکو دولہ بنا کے ازسرِ شام — سے لیچلے ہین برات خاص و عام
غول کے غول وہ تماشائی — وہ سُریلی صدائے شہنائی
اسی انداز سے جلوس تمام — آیا تا خانۂ عروس تمام
ساعتِ سعد کا ہوا جو ظہور — ہو چلے جانبین سے دستور
ترک کرتا ہون داستانِ برات — ہوتے رخصت ہین مہمانِ برات
اپنے مُنہ سے جتانا شوکت کا — ہے سراسر نشان حماقت کا
جانتے ہین سبھی یہ رسم و رواج — نہین میرے بیان کے محتاج
ہوگئی دھوم سے غرض شادی — آگئی گھر مین میرے شہزادی
مِلگیا اور خوش ادا معشوق — پیاری صورت کا دلربا معشوق
ایک دوشیزہ حور کی صورت — نور کا جسم نور کی صورت
اب وہ رشکِ قمر ہے اور مین ہون — برق اک جلوہ گر ہے اور مین ہون
ہون مین پروانۂ رُخِ محبوب — عیش و عشرت ہے ہر گھڑی مرغوب
نہین اب کوئی غم نہ کوئی الم — نہ کسیکا خیالِ ظلم و ستم
نہ کسی کے کرم کی یاد مجھے — نہ طلسمی صنم کی یاد مجھے
دیکھیئے چرخ رنگ لائے کیا — یہ کرشمہ نیا دکھائے کیا
ایک شب کا ہے یہ بیان سُنیئے — ہے قیامت کی داستان سُنیئے

سو رہا ہون مین کمرہ مین سرشار
زیب پہلو ہے وہ قمر رخسار

کہ نظر آیا ایک خواب مجھے
ملی تعبیر اضطراب مجھے

یعنی میری وہ دلربائے طلسم
اور وہی شوخ رہنمائے طلسم

ہو رہی ہین میرے لیئے نالان
کر رہی ہین غضب کا شور و فغان

بال سر کے کھلے پریشان ہین
اور کبھی سوئے چرخ نگران ہین

دردِ دل سے ہین نوحہ گر دونون
اور کبھی پیٹتی ہین سر دونون

شانون پر کھا رہے ہین بل سنبل
نیلگون ہو رہے ہین عارضِ گل

اُنکے جب سامنے گیا ہون مین
یک بیک آہ کر اٹھا ہون مین

اب جو تڑپا مین مضطرب ہو کر
چونکی وہ شوخ پر غضب ہو کر

آنکھین ملتی اُٹھی جو راحت سے
لب ہوئے آشنا شکایت سے

لگی کہنے کہ اے سرے شوہر
کچھ کہو تو یہ کیا ہے تازہ خبر

جاگ اُٹھے کیون یہ خواب شیرین سے
نظر آتے ہو صاف غمگین سے

کیا کوئی تمنے خواب دیکھا ہے
کیا کوئی انقلاب دیکھا ہے

کوئی درپیش ہے نبرد کہین
جسم اعدا مین یا ہے درد کہین

کچھ پریشان سا تمکو پاتی ہون
کچھ مین حیران سا تمکو پاتی ہون

یون تفکر مین مبتلا کب تھے
تم نہین وہ جو اول شب تھے

گلِ رخسار پر خزان کیون ہے
لب پہ یہ نالہ و فغان کیون ہے

صاف کہدو یہ رازِ دل مجھسے
نہ چھپاؤ یہ سازِ دل مجھسے

کہدو سچ سچ کہ کس مذاق مین ہو
کس فسون ساز کے فراق مین ہو

کون مدِّ نظر ہے کافر کیش
کس لیئے ہو رہے ہو تم دلریش

کیا لگائی ہے تمنے لاگ کہین
دیکھو روشن نہو یہ آگ کہین

نہ اُٹھاؤنگی یہ محن مین ابھی
نئی دو دن کی ہون دُلہن مین ابھی

ابھی پردہ مجھے سخن مین ہے
ابھی میری زبان دہن مین ہے

مجھسے کہنے مین تم نہ عار کرو
میرے دل کو نہ تم فگار کرو

دو نہ تم مجکو زخم دامن وار
کھینچدو حلق پر مرے تلوار

ابھی ہونے دو ماہ و سال مجھے
نہ کرو بے چھری حلال مجھے

بارِ احسانِ تیغ کیا لونگی
مارے غیرت کے زہر کھالونگی

سنتے ہی یہ جگر خراش کلام
ہوگیا میرے دل کا کام تمام

آگیا یاد کوئی خانہ خراب
پھر گئی آنکھوں مین وہ صورتِ خواب

پھر جگر سوز درد ہونے لگا
پھر مرا رنگ زرد ہونے لگا

سخت مشکل مین میری جان اُلجھی
دامِ تقریر مین زبان اُلجھی

پاکے اُس گل کی اِس حزین تصویر
نظر آئی یہ دلنشین تدبیر

کچھ کہا کچھ سے کردیا انکار
ہاتھ گردن مین ڈالکر اکبار

رو رُلا کر رجھا لیا اُسکو
گود مین پھر بٹھا لیا اُسکو

سے گلے لپٹا لیا پیار کیا — کچھ علاجِ مزاج یار کیا
دم دلاسے سے پھر منایا اُسے — منتین کر کے پھر ہنسایا اُسے
تھی جو وہ خوش مزاج و خندہ جبین — دو ہی فقرو بمین تھی کہین سے کہین
پھر نہ کوئی خیال تھا اُسکو — نہ کوئی پھر ملال تھا اُسکو
نہ کوئی اُسکو پھر شکایت تھی — وہ ہی راتین تھین وہ ہی صحبت تھی
اِنھین جھگڑون مین کٹ گئے دس دن — عین وعدہ کا ہے یہی بس دن
دلکو تو ہے جو کوئے جانان کی — لے اوڑی پھر ہوا گلستان کی
پھر طلسمی اثر نے چونکایا — اک فراموش کار یاد آیا
کہا دل نے کہ بیچیے چلیئے — کچھ نہ اب دیر کیجیئے چلیئے
وہ پری انتظار مین ہوگی — ہر گھڑی کے شمار مین ہوگی
دیکھتی ہوگی آج تیری راہ — سوئے افلاک ہوگی اُسکی نگاہ
خلف وعدہ تجھے نہین لازم — ملکِ جانان کا جلد ہو عازم
کی جو دل نے یہ پُر اثر تقریر — آ گئی سامنے وہی تصویر
مین نے بھی پھر نہ کچھ خیال کیا — نہ کسی سے بیانِ حال کیا
شام ہوتے ہی باغ مین پہونچا — پایا موجود وہان سریر ہوا
جاتے ہی تخت پر ہوا مین سوار — لے اُڑے حاملانِ تخت اکبار
قصرِ جانان مین پہونچا وقتِ سحر — ہو گیا ختم مہربان یہ سفر

افشائے راز

ساقیا آج تو چھکا دے مجھے
جام صہبائے گل پلا دے مجھے

مئے گلرنگ کا ملے گر پھول
ہون دردِ خمار سے مین ملول

گر تو رندون کی ساقیا امداد
رہے تیرا یہ میکدہ آباد

دے فلک سیر بادۂ گلرنگ
نئی جوش جنون مین آئے امنگ

نئی سوجھے نئی جوانی مین
پھل لگے نخلِ کامرانی مین

جو بنو پر ہے نو عروسِ بہار
پھول پر سا چکا ہے ہار سنگھار

گلِ خودرو دکھا رہا ہے بہار
کھلتے جاتے ہین تختۂ گلزار

جامِ یاقوت مین پلا بھر کر
دستِ نازک سے بادۂ احمر

اب جو پہونچا مین قصرِ جانانین
دیکھا ایجادِ نو پرستانین

ہین عنادل خوشی سے چہچہ زن
بوئے گل سے مہک رہا ہے چمن

ہر پریزاد انصرام مین ہے
جشنِ شادی کے اہتمام مین ہے

ہو رہا ہے طلسم بقعۂ نور
ہر طرف اڑ رہا ہے رنگِ سرور

دیکھکر مجکو ہو گئی وہ شاد
لب پہ تھا جلوۂ مبارکباد

ناز کے ساتھ مسکرا کر کے
پردۂ شرم کو اٹھا کر کے

لگی کہنے کہ کیون ابھی آئے
کوئی تازہ شگوفہ بھی لائے

ابتو لطفِ شبِ وصال ملا
اپنا ہمجنس خوش جمال ملا

جب نہ اسکا مجھے جواب آیا   آنکھین نیچی ہوئین حجاب آیا

بس یہ کہکر چلی گئی وہ نگار   دے گئی مجکو زخم دامن دار

اس مین دختِ وزیر نے بڑھکر   کیئے مجھپر نثار لعل وگہر

اور لے کر بلائین وہ گلفام   لگی کہنے کہ اے بلند مقام

ہے یہ سامان سب تمہارے لیئے   کاش ہو جاؤ تم ہمارے لیئے

کل کی باتین تم اپنی یاد کرو   کسی ناشاد دل کو شاد کرو

اے لو توبہ یہ کیا مین کہنے لگی   کیون کوئی رشکِ سعت سہنے لگی

کس لیئے ہم کسیکو شرمائین   آپ گلزار کی ہوا کھائین

کوئی ناشاد یا کہ شاد رہے   بیوفائی تمہاری یاد رہے

سن کے اس برق وش سے یہ تقریر   ہوگیا محو صورتِ تصویر

کہا مین نے کہ اے مری رہبر   کیا ہوئی وہ تری کرم کی نظر

تیرے کیا کیا نہ مجھپہ احسان ہین   کار پردازیان نمایان ہین

نہین موقع یہ سنے رنج کا کوئی   وقت ہوتا ہے دل لگی کا کوئی

اے مری رہنما مجھے لیچل   مین بھی بیکل ہون وہ بھی ہے بیکل

کر علاجِ مریض فرقت تو   اسکی دکھلا دے مجکو صورت تو

لے کے ہمراہ مجکو وہ طرار   آئی کمرہ مین تھی جہان وہ نگار

پاس اس گلبدن کے بٹھلا کر   لگی کہنے حضور کیجے نظر

دیکھیے تو نظر اٹھا کے ذرا ‌ ‌ ‌ سنیے تو عرض میری ماہ لقا

یہ وہ ہین جنکو آپ لائی ہین ‌ ‌ ‌ چالین بھی آپنے سکھائی ہین

انکی باتون پہ اب حضور نجائین ‌ ‌ ‌ منفعل کو زیادہ کیا شرمائین

مرد ہوتے ہین بیوفا اکثر ‌ ‌ ‌ نہین انمین یہ آپ کے دلبر

سارے معشوقونکی یہی ہے شان ‌ ‌ ‌ اور پھر اسپہ حضرت انسان

یہ طلسم سخن دکھاتی گئی ‌ ‌ ‌ کسی روٹھے کو وہ مناتی گئی

اب وہی حسن ہے وہی راتین ‌ ‌ ‌ وہی عیش ونشاط کی باتین

وہی شام وسحر وہی جلسا ‌ ‌ ‌ وہی نظارۂ رخ زیبا

کہ کہا اس پری نے خلوت مین ‌ ‌ ‌ ہے وفا شرط آدمیت مین

یہ مروت سے دور ہے صاحب ‌ ‌ ‌ مجھے اس سے نفور ہے صاحب

ایک کو باغ باغ کر دینا ‌ ‌ ‌ ایک کو داغ بر جگر دینا

ایک کو آرزوے دل ہو نصیب ‌ ‌ ‌ ایک سینے کو غمکی سل ہو نصیب

ایک سے اختلاط شام وپگاہ ‌ ‌ ‌ ایک پابند شور نالۂ وآہ

ایک سے ارتباط لطف آمیز ‌ ‌ ‌ ایک سے وحشیانہ کرنا گریز

خوب سن لو یہ اے بت خودکام ‌ ‌ ‌ ایسی باتونکا ہے برا انجام

میری ناقص سمجھ مین آتا ہے ‌ ‌ ‌ تمکو لایق ہے اور زیبا ہے

اور یہی چاہتا بھی ہے انصاف ‌ ‌ ‌ گو نہین یہ رواج پردۂ قاف

ہے مری رائے کا مآل جُدا
مین جُدا ہون مرا خیال جُدا

میرا لیکن خیال ہے مجھ تک
تم نہ کرنا کسی طرح کا شک

اس مین آمیزشِ عتاب نہین
رشک و اسوختن کا باب نہین

یہ اجازت ہے میری اے دلدار
نہ کرو تم کسی جگر کو فگار

لطف کچھ تو اُٹھاؤ شادی کا
رنگ دیکھو دکھاؤ شادی کا

نہ کرو اُسکو وصل سے محروم
کیون رہے نے نصیب اک مظلوم

ہے یہ میری صلاح اے جانان
ایک ہفتہ اگر رہو تم یان

دوسرا ہفتہ وان گذارو تم
مگر ایک قول مجھ سے ہارو تم

یعنے اخفائے راز کی تاکید
تمسے کرتی ہون مین کمال شدید

ہان زیادہ نہ دیر ہو بیکار
آگے ہو اپنے کام کے مختار

مختصر اُسنے جب یہ فرمایا
ہو کے رخصت مین اپنے گھر آیا

آکے دیکھا تو گھر کا ڈھنگ ہے اور
ہے ہوا اور طرزِ رنگ ہے اور

نہین ملتا مزاج یارون کا
ہے پریشان دماغ پیارونکا

شب کو خلوت جو اُس حسین سے ہوئی
گفتگو یارِ نازنین سے ہوئی

لگی کہنے کہ سچ کہو صاحب
مجھ سے پردہ نہ تم کرو صاحب

مین نے اُڑتی خبر یہ پائی ہے
کہ کہین تمنے لَو لگائی ہے

ہو اُسی کے خیال مین دن رات
ہمسے اخفا ہے اسلیئے ہر بات

نہین ہو جیہ چھپ کے یہ جانا
تیوروں سے تمہارے پہچانا

کہ کہین مبتلا طبیعت ہے
میری صورت سے تمکو نفرت ہے

نوعِ انسان یا پری ہے وہ
آپ ہین یا کہ مشتری ہے وہ

مجکو ان باتو نسے تو کام نہین
یون ہی گر صبح ہے تو شام نہین

جب کیا اُسنے اسقدر مجبور
کہا مین نے کہ تم نہو رنجور

تو ہی پیاری ہے خوشجمال مری
کہان قدرت کہان مجال مری

کہ کہین غیر سے لگاؤن دل
تمکو کیونکر مگر دکھاؤن دل

دل اگر مبتلا ہے تو تجھپر
جان میری فدا ہے تو تجھپر

خانۂ دل مین جاگزین ہے تو
میری معشوق نازنین ہے تو

میری دلسوز ہے تو ہی ہمدم
شمع و پروانہ کا سمجھ عالم

ہان مگر اک مذاق ہے مجکو
بیٹھنا گھر مین شاق ہے مجکو

سیرِ کہسار و دشت بھاتی ہے
بوئے گل شیفتہ بناتی ہے

سُن کے بولی کہ کیا اڑاتے ہو
مجکو کیون باؤلی بناتے ہو

مین سمجھتی ہون تم جو کہتے ہو
جانتی ہون جہانپہ رہتے ہو

گو مروت سے مین کہون نہ کہون
فرطِ الفت سے چپکی بیٹھ رہون

ورنہ واقف تمام حال سے ہون
شمع تصویر اک خیال سے ہون

لاکھ بہلاؤ مین بہلتی ہون
ساتھ لو مجکو مین بھی چلتی ہون

سیر گلزار تم کروگے جہان | پھول مین بھی چنا کرونگی وہان

تم سے دم کو جدا نہونگی مین | سارے رنجِ سفر سہونگی مین

مین تمہارا کہا نہ مانونگی | خاک کہسار و دشت چھانونگی

تم اگر مجھ سے ضد کروگے ذرا | زہر کھا کر کرونگی جان فدا

بارِ خاطر تمہین نہونگی مین | تمکو تکلیف بھی ندونگی مین

سن کے اس حور کا کلام حزین | کہا مین نے کہ تم نہو غمگین

مین حکایت سناتا ہون تمکو | بھید اپنا بتاتا ہون تمکو

نہ کیا اپنے قول کا پھر پاس | کہا رازِ طلسم نے وسواس

اس پری زاد کا وہ حسن و جمال | اسکی توقیر اسکا جاہ و جلال

کہہ اٹھا یہ بھی مین جہالت سے | پیش آتی ہے مجھ سے الفت سے

تھی جو وہ شوخ ذی شعور کمال | چپ رہی مجھ سے سنکے سارا حال

پیاری پیاری وہ باتین کرنیلگی | پہلو پہلو کی گھاتین کرنیلگی

لگی کہنے مین جانتی تھی سب | تم کہو مین سنون یہ تھا مطلب

تیرے اقبال سے مین شاد ہوئی | ایک تدبیر مجھکو یاد ہوئی

دیکھو پروردگار نے واری | تمکو عالم کی دی ہے سرداری

ہین تمہارے ہزار دست نگر | تم زنِ جنیہ کے ہو چاکر

حیف کی جا ہے اے مرے پیارے | چھوڑ کر سلطنت پھرو مارے

دشمنون پر یہ کیا تباہی ہے — یہ بھی اک قدرت الٰہی ہے

اک ذرا غور دل مین کر دیکھو — چھوڑ دو آوارگی اِدھر دیکھو

تم کہان اور کہان طلسم کا دشت — غیر جنسونکے ساتھ کیا گلگشت

مجکو اندیشہ ہے کہ وہ پُرفن — نکرے تمسے کوئی وقت اُلجھن

زور تمپر نگار ڈالے کہین — دشمنون پار مار ڈالے کہین

ہائے افسوس کیا کرین گے ہم — بے بسی مین مگر مرین گے ہم

پھر نہ موقع مدد کا ہوگا ہمین — کچھ نتیجہ نہ کد کا ہوگا ہمین

وقت تدبیر ہے ابھی حاصل — کارِ آسان نہ کیجیے مشکل

قُلّہ کوہ جسکو کہتے ہین — ایک عامل وہانپہ رہتے ہین

سُنتی ہون ہین کمال مین مشہور — اُن سے واقف ہین سب قریب و دور

صاحب رازِ لم یزل ہین وہ — حق جو پوچھو تو بے بدل ہین وہ

اُن سے جاکر رجوع فرماؤ — جو کہین وہ عمل مین تم لاؤ

وہ جو چاہین تو پار بیڑا ہے — پھر تہِ خاک سب بکھیڑا ہے

کہا مین نے کہ جو تری مرضی — ہین طلسمات ساحری فرضی

اُسکی تدبیر کیا مٹانے کی — ہین یہ شکلین فقط دکھانے کی

ہے حکیمونکا یہ بھی اک ایجاد — سب نمایش ہے اسکی بے بُنیاد

بس اسی گفتگو مین ساری رات — کٹ گئی لطف سے ہماری رات

سحر وصل جب ملے احباب — اور ہوا جلسۂ شراب و کباب

پی کے مستانہ وش ہوئے ہمدم — طالبِ قصۂ طلسم و صنم

حالتِ نشہ مین مین کہہ گذرا — سب فسانہ طلسم اختر کا

اُس طلسمی صنم کی بھی تصویر — کھینچدی مو بمو دمِ تقریر

اُسکا وہ حسن صورتِ دلکش — اور اُسکی فریفتگی و غش

کہہ سنایا تمام حرف بحرف — سحر گفتاری کر چکا جب صرف

ایک ہمدم و ہم جلیس مرا — لگا کہنے کہ اُٹھ کے آؤ ذرا

مجکو تم سے ہے یار کچھ کہنا — ہوگا یہان ناگوار کچھ کہنا

لے گیا مجکو جب الگ وہ رفیق — لگا کہنے کہ یہ برا ہے طریق

دل مرا تم سے یون ملول ہوا — اس فسانہ کو اتنا طول ہوا

نہ کیا ذکر بھی کبھی مجھسے — ایسی واللہ بیرخی مجھسے

مین تو بچپن سے ہون تمہارا دوست — کسطرح ہو یہ غم گوارا دوست

تم اسیرِ بلا ہو مین دیکھون — تم رہینِ جفا ہو مین دیکھون

اسکی تدبیر ہے ضرور مجھے — اسمین لازم نہین قصور مجھے

آگیا مین بھی اُسکی باتونمین — پھنس گیا مکر و فن کی گھاتونمین

رات کی باتونکا اثر بھی تھا — نشۂ مے سے بیخبر بھی تھا

قلۂ کوہ کا بیان کیا — ذکر عامل جو بے تکان کیا

ہنس کے کہنے لگا درست و بجا | یہی چلتا ہوا ہے اک لٹکا
آج ہی مین خبر کو جاتا ہون | اُلٹے پانون ابھی پھر آتا ہون
دوسرے روز کا یہ ہے مذکور | آیا وہ ہی رفیق میرے حضور
تھا جو وہ شوخ و خوشمزاج و ظریف | کہا مجھ سے کہ لے چلو تشریف
دل بہلنے کا بھی ہے وان سامان | چلو دکھلائین جلسۂ پریان
راجہ اندر کی بزم دکھلائین | آپ کی بھی پری کو بلوائین
نکلے ارمان نوجوانی کا | کچھ اُٹھے لطف زندگانی کا
ایسی باتین بنا بنا کر وہ | نئے نقشے دکھا دکھا کر وہ
لے گیے پہونچا مکان عامل پہ | خوف غالب ہوا مرے دل پہ
بیٹھکر مین نے پھر بصد تکریم | عرض کی اے خداشناس حکیم
شہرۂ فیض سُنکے آیا ہون | اک پریزاد کا ستایا ہون
اُس سے چھڑوائیے مجھے لِلّٰہ | کیجیے آزاد و بندۂ درگاہ
مین ہون مظلوم میری دیجیے داد | سُنیئے دل سے حضور یہ فریاد
کہہ چلا پھر مین قصۂ دلدار | ہوگیا محو عامل سیّار
سُنکے مجھ سے مری کہانی کو | دیکھا حرکاتِ آسمانی کو
سر بزانو وہ اک عرصہ رہا | کچھ تامل کے بعد فرمایا
وہ پریزاد بد چلن تو نہین | تمکو دکھلاتی بانکپن تو نہین

شاہزادی ہے ملک اختر کی ❊ ناز پرور وہ ہے وہ گھر بھر کی
اُس سے کوئی خطا نہوگی کبھی ❊ بھول کر بے وفا نہوگی کبھی
وہ سمجھتی نہین جفا کیا ہے ❊ وہ نہین جانتی دغا کیا ہے
وہ ستائے کسیکو کیا قدرت ❊ ہے سراپا محبت و الفت
کیا بُرا تم سے اُسکا ہے برتاؤ ❊ تم نہ بیت الشرف مین آگ لگاؤ
کیون ستاتے ہو عیش گاہ طرب ❊ کیون ہے یہ جانِ نازنین پہ غضب
اپنے وعدے ذرا تو یاد کرو ❊ اُسکی صحبت مین دل کو شاد کرو
وہ اگر مہربان رہےگی مدام ❊ سلطنت کو تمہاری ہوگا قیام
گر تمہاری رہیگی عقل سلیم ❊ تمکو کر دے گی شاہ ہفت اقلیم
تم کسی کے کہے سُنے پہ نجاؤ ❊ میرے کہنے پہ تم عمل فرماؤ
بعض احباب سخت پُرفن ہین ❊ پردۂ دوستی مین دشمن ہین
دل مین رشک و حسد سے جلتے ہین ❊ رنگ رنگتے ہین اور بدلتے ہین
ظاہر اور کچھ ہین باطن اور ❊ ہین دغاؤ فریب اُنکے طور
تم ہو دانا ذرا خیال کرو ❊ اپنے آپے کی دیکھ بھال کرو
جان جلتی ہے بدگمانی پر ❊ اُس پریزاد کی جوانی پر
مین تو سُنکر یہ قصۂ غمناک ❊ چاہتا ہون کرون گریبان چاک
ایسا معشوق باوفا و حسین ❊ نہ ملےگا تلاش سے بھی کہین

ظلم اُسپر اگر کروگے تم / کفِ افسوس پھر ملوگے تم

اس نصیحت سے گر خفا ہوگے / کسی آفت مین مبتلا ہوگے

جاؤ ترکِ خیالِ خام کرو / اُس پریوش کو شاد کام کرو

بس وہ دلسوز سنتے ہی یہ بیان / بولا اے خضرِ راہِ گم شدگان

اِک ذرا میرا داستانِ الم / سُنیئے تو غور سے خدا کی قسم

مین اک ادنے رفیق ہون اِنکا / یہ مرض لاعلاج ہے جنکا

محرمِ رازِ بے تکلف ہون / جان نثار انکا لئے تاسف ہون

ہے فراق اِنکا ناگوار مجھے / کِسی پہلو نہین قرار مجھے

ایسا جانا مجھے نہین بھاتا / اِنکی تنہائی پر ہون گھبراتا

مجکو صدمہ اگر ہے تو یہ ہے / اور دردِ جگر ہے تو یہ ہے

یہ ہین انسان وہ پری جان ہے / یہ ہین تنہا وہ گھر کی سلطان ہے

یہ ہین بے کس وہ صاحبِ لشکر / یہ ہین محکوم وہ حکومت پر

کیا تعجب کہ بے سبب بھی کبھی / اُسکو ہوجائے اِنسے رنج دلی

کیا دریغ اُسکو پھر ستانے مین / زہر دے یا دلائے کھانے مین

یا زبردستی قتل کر ڈالے / طائرِ روح اِنکا پر ڈالے

ہمکو ہوگی کبھی خبر بھی نہین / اور ہو بھی تو زور زر بھی نہین

ہم چڑھائی بھی کر نہین سکتے / اُس سے لڑ کر بھی مر نہین سکتے

پھر بتاؤ تو کیا کرین گے ہم — خاک بر سر کہان پھرینگے ہم
اسکی تدبیر تو بتا دیجیے — میری باتون کا فیصلہ کیجیے
دور اندیشی کا مآل یہ ہے — میرا منصوبۂ و خیال یہ ہے
یون تو زندہ انہین نہ چھوڑیگی — اِنکی الفت سے مُنہ نہ موڑیگی
اور حسن پائیگی جو کوئی خبر — تو قیامت کرے گی وہ جلکر
ہان مگر آپ کی کرامت سے — جلوۂ شعلۂ عنایت سے
یہ ہمیشہ کو چھوٹ جائین گے — پھر نہ جائین گے یہ نہ آئین گے
عیش و عشرت ہے انکو گھر حاصل — کیون کسی در کے یہ رہین سائل
ہے توجہ کی آپ سے امید — اب چھپا چاہتا بھی ہے خورشید
صبح حاضر یہ ہوئین گے آکر — آپ بھی غور کیجیے شب بھر
ہو اجازت تو اب یہ گھر جائین — حکمِ عالی جو ہو بجا لائین
کہا عامل نے ہان خدا حافظ — آپ کل آئین یہان خدا حافظ
دوسرے صبح نور کے تڑکے — کوہ پر پہونچے دونون ہم لڑکے
پیر عامل بھی انتظار مین تھا — یا ستارونکے کچھ شمار مین تھا
پھر وہی گفتگو ہوئی آغاز — رُخِ عامل کا تھا وہی پرواز
آخرش بعد بحث مشکل کے — آگیا کچھ سمجھ مین عامل کے
یہ عزیمت قبول کرکے کہا — ایک ہفتہ کے بعد آئیے گا

جو شرائط ہین اسکے اے فرزند / اُسکے ہو جاؤ گے جو تم پابند
نہین دشوار پھر شکستِ طلسم / مین بھی کرتا ہون بند و بستِ طلسم
تم یہان سے طلسم مین جانا / فرق عادات مین نہ کچھ لانا
حسبِ معمول پاس رہنا تم / نہ ذرا بھی اُداس رہنا تم
اُسکی خاطر نہو ملول کہین / گیسوئے مدعا کو طول کہین
گر اشارہ بھی جان جائیگی / جان لو تم کہ جان جائے گی
یہ سواحل تمام ہوگا خراب / جانے صحرا کرے وہ یا تالاب
خون ناحق پھر ایک عالم کا / ہوگا سر پر تمہارے ماہ لقا
دھجیان وہ میری اُڑائیگی / مفت مین جان مری جائیگی
جانے کیا کیا وہ پھر کرے بدعت / بن پڑے گی نہ ایک بھی صورت
یہ ابھی مین جتائے دیتا ہون / پھر سمجھ لو سنائے دیتا ہون
اس مین ہوگی بہت پریشانی / دیکھو گے سیرِ وحشتِ حیرانی
تمسے رنجِ صنم اُٹھے نہ اُٹھے / اُسکا تکلیف و غم اُٹھے نہ اُٹھے
جاؤ تم جلد اب پرستان کو / کچھ خبر ہو نہ اس بنی جان کو
اگلے ہفتہ مین پھر خبر لینا / دل کو مضبوط خوب کر لینا
اب جو قصرِ طلسم مین آیا / مبتلائے بلا اُسے پایا
ہو رہی ہے فراق مین مغموم / کرتی ہے شکوہ ہاے بختِ شوم

درد ہجران سے زار و نالان ہے / تر بترِ اشکون سے گریبان ہے

جب وہ دم توڑنے لگی یہہ بہم / کہا مین نے کہ اے مری ہمدم

مین تو حاضر ہون پھر یہ غم کیا ہے / جانِ نازک پہ یہ ستم کیا ہے

ہے یہ افسوس مجکو رہ رہ کر / تھک گیا تم سے مین یہ کہہ کہہ کر

تم سمجھتی نہین کسی عنوان / مجکو ہوتا ہے اور بھی خفقان

صاف کہدو تو گھر بتاؤ نہین / عمر اپنی یہین گنواؤ نہین

جس مین تو خوش ہو وہی کام کرون / بندگی تیری صبح و شام کرون

آؤ میرے گلے سے لگ جاؤ / پیار کرنے دو اب نہ تڑپاؤ

کلفتِ ہجر دل سے دور کرو / مے کشی جانِ من ضرور کرو

اس مین دخترِ وزیر فرزانا / لائی جلدی سے ساغر و مینا

دَور دَورِ شرابِ ناب ہوا / جلوہ افروز آفتاب ہوا

مجکو آئے ہوئے ہے ساتوان دن / یہ گذاری ہین ساعتین گن گن

پھر وطن لیچلا ہے شوق ستم / دیکھین کسکا کرے کوئی ماتم

الفراق اے بہار دشتِ طلسم / الوداع اے نگار دشتِ طلسم

المدد اے خیالِ ناہنجار / الحذر آسمان بدکردار

یا خدا پہونچون خیر سے گھر تک / نہین امیدِ وصل محشر تک

وہ طبیعت وہ ولولہ نرہا / دل لگی ہو چکی گلہ نہ رہا

زلفِ ماتم

ساقیا دے شرابِ تلخ و تیز
میکدے سے کروں نہیں آج گریز

شعلۂ مے شررفگن ہو جائے
گُل مگر شمعِ انجمن ہو جائے

میکدے کا ڈھلے اگر جوبن
وحشت ہو جائے سرزمین چمن

مے پرستی شباب سے گذرے
نوجوانی شتاب سے گذرے

سینہ میں داغ داغ میں ہے چمک
مئے ہے ساغر میں اور مئے میں نمک

رنگ مٹتا ہے اب گلِ تر کا
فیصلہ ہے طلسمِ اختر کا

ذبح ہوتے ہیں قاتل و مقتول
دھوکہ کھاتے ہیں عامل و معمول

صبح امید کی ہے شام آخر
ہے فسانے کا اختتام آخر

ظلم کی داستان سناتے ہیں
یادگار اپنا چھوڑے جاتے ہیں

اپنے وعدہ کو میں نباہتا ہوں
تم سے تجدیدِ عہد چاہتا ہوں

تم اگر ظلم بھی کرو مجھ پر
اُف زبان سے کروں نہیں ہوں بشر

ہائے خود کردہ کا علاج نہیں
حیف اگلا سا دہ مزاج نہیں

لکھ چکا ہے جو کاتبِ تقدیر
ہے وہی سامنے مرے تصویر

پھر شکایت کسی کی کیا کیجے
اپنی تقدیر کا گلا کیجے

اب یہان سے وہ ماجرائے ستم
عرض کرتا ہوں بدرد والم

واپس آیا جو کوئے دلبر سے
مشورہ کر کے نوگلِ تر سے

کوہ پر پہونچا پیر عامل پاس
طاری اُس حق شناس پر تھی ہراس

مین نے پوچھا کہ کیون پریشان ہو
کس کی تسخیر مین ہراسان ہو

کون سا نقش بھر رہے ہو تم
یہ تفکر جو کر رہے ہو تم

کیا وہ میرا خیال بھول گئے
کیا کہین کوئی چال بھول گئے

سُنکے بولے وہ حضرتِ عامل
ہان سمجھ لو کہ تم بھی ہو عاقل

ہے شکستِ طلسم کی تدبیر
خوفِ جان ہو رہا ہے دامنگیر

کر چکا ہون مین انتظام تمام
ہر طرح کر لیا ہے پورا کام

اک ستارہ جو چرخ کھاتا ہے
دل مرا کانپ کانپ جاتا ہے

خانۂ آفتاب مین ہے زحل
اُسکی تاثیر سے ہے دل بیکل

آپ سے بھی ہے ایک اندیشہ
کہین اُلٹا پڑے نہ یہ تیشہ

خیر سے آپ بھی تو کم سن ہین
دل ہے نازک شباب کے دن ہین

ہے قیامت ادا حسینون کی
قہر باتین ہین نازنینون کی

فتنۂ دہر شوخیان انکی
قند مین زہر انکھڑیان انکی

ہے لگاوٹ کا ڈھنگ یاد انہین
دور ہی سے ہے خیر باد انہین

یہ ہے مجکو خیال اے فرزند
جب کرون اُسکو مین طلسم مین بند

وہ کہے عاجزی تمہاری آہ
تم محبت سے اُسپہ ڈالو نگاہ

وہ محبت قیامتین ڈھائے
پھر وہ قبضے مین بھی نہین آئے

سلطنت یہ تمام غارت ہو — مجھ پہ پھر جانے کیا مصیبت ہو
پھر خدا ہی بچائے تو میں بچوں — ورنہ ملکِ عدم کا رستہ لوں
پھر میں کہتا ہوں تم خیال کرو — رحم مجھ پر بھی خوش خصال کرو
اس ضعیفی پہ میری کرکے نظر — چھوڑ دو مجکو میری حالت پر
بیٹھو آرام سے تم اپنے گھر — عیش اس سے اُٹھاؤ شام و سحر
کہا میں نے کہ اے ہدایت فن — واقعی ہے ابھی مرا بچپن
حالتِ دل سے ہو مرے ماہر — حکم عالی سے میں نہیں باہر
فرق ارشاد میں نہ پائیے گا — وہ مرقع تواب دکھائیے گا
کہا عامل نے اے مرے دلبند — کرچکا آخری نصیحت و پند
مجھ پہ الزام اب نہیں کوئی — فکرِ انجام اب نہیں کوئی
لو یہ تمکو چراغ دیتا ہوں — اس بنی جان کو داغ دیتا ہوں
یہ فتیلہ ہے اور یہ روغن — اس سے ہوگا چراغ یہ روشن
پھر تماشا عجیب دیکھو گے — اُسکو سوزاں قریب دیکھو گے
کرے ہر چند پھر وہ واویلا — روئے گر زار زار وہ چھیلا
اُسکی سننا نہ دیکھو بات کوئی — کر نہ جائے وہ شوخ گھات کوئی
اُف نہ کرنا جو وہ پری جلجائے — نہ بجھانا وہ سو طرح سمجھائے
جو بتاتا ہوں وقت رکھنا یاد — اور پڑ جائے گر کوئی اُفتاد

یہ فتیلہ نہ پھر جلانا تم
پھر مرے پاس واپس آنا تم

جو کہوں میں وہ پھر عمل کرنا
عمر بھر عیش بے خلل کرنا

کوئی کرنا نہ تم خطا دیکھو
جاؤ کام اپنا دلربا دیکھو

شہر کا میں حصار کرتا ہوں
اک عمل پائدار کرتا ہوں

کوئی پہونچے نہ شہریونکو ضرر
دیکھو جا کر وہاں کا تم منظر

ہو کے رخصت میں پیر عال سے
مشورہ کر کے حضرتِ دل سے

کر کے گھر والوں کو یہ آگاہی
سوے دلدار میں ہوا راہی

جب میں پہونچا طلسمِ اختر میں
بولا اُس ماہرو سے ہنسکے میں

شمع منگواؤ تو جلائیں ہم
اک تماشا تمہیں دکھائیں ہم

وہ نظر آئیں کائناتِ طلسم
بھول جاؤ عجائباتِ طلسم

بولی اچھا جلاؤ دیکھیں تو
کیا تماشا دکھاؤ دیکھیں تو

ہے کئی روز سے پریشانی
چشم پرنم ہوئی ہے طوفانی

نہیں معلوم یہ سبب کیا ہے
دلِ بے چین کو تعب کیا ہے

اب منگایا جو شمعدان و لگن
ڈال کر اُس چراغ میں روغن

نہ رہا وقت کا خیال مجھے
میری سرعت ہوئی وبال مجھے

اُس فتیلے کو کر دیا روشن
کہ ہوئی ناگہاں وہ بت بدظن

یہ دھواں دھار ہو گیا عالم
چھپ گیا دن میں نیّرِ اعظم

شور اٹھا کہ ہائے پھونکدیا / چرخ نے بے جلائے پھونکدیا

کوئی بولی کہ ہائے جلتی ہون / صورتِ شمع مین پگھلتی ہون

جسطرف مین نظر اٹھاتا ہون / آتشِ شعلہ خیز پاتا ہون

وہ پریزاد سامنے ہے مرے / کہہ رہی ہے کہ صدقے جاؤن ترے

یہ تماشا خدا نہ دکھلائے / تیرے دل مین ذرا تو رحم آئے

رحم کر میری نوجوانی پر / رحم کر میری زندگانی پر

مین نے افسوس کیا برائی کی / نعمتین دین تجھے خدائی کی

سلطنت تجکو ہائے دی اپنی / پیاری عصمت ترے حوالے کی

کیون مٹاتا ہے بے سبب مجکو / نہ جلا بانئِ غضب مجکو

ابھی تو تھوڑی سی پریزادین / ہو گئین جلکے خاک ناشادین

یہ تری جان پر نثار ہوئین / راہِ الفت مین خاکسار ہوئین

دیکھ مجکو ذرا اٹھا کے نظر / شمع سوزان کو تو بجھا دے اگر

مین رہونگی کنیز تیری مدام / نکرونگی خلاف مرضی کام

لے خدا کے لیئے مرے دلبر / دیکھ تو لے مجھے نظر بھر کر

دیکھکر مجکو رحم آجائے / میری الفت یہ شمع بجھوائے

مین جو جل جاؤنگی تو اے ناکام / ہوگا تیرے لیے برا انجام

قاف والے تجھے نچھوڑینگے / گردنین لاکھون کی مروڑینگے

تجکو سمجہاتی ہون مین ہر بار ہی
جان میری تو تجھپہ ہے واری

مین ترے واسطے ہوئی بدنام
پر نہ چھوٹا تو مجھسے اے خودکام

جل رہی ہین ہزارہا پریان
وہ پریزاد ہے مگر گریان

ہاتھ باندھے ہوئے کھڑی ہجو
میرے پیچھے یہی پڑی ہے وہ

کہہ رہی ہے کہ گل چراغ کرو
میرا سینہ نہ داغ داغ کرو

ہائے جلجاؤنگی مین شمع صفت
یون ہی آجائیگی مری نوبت

پھر ملونگی نہ عمر بھر تجھسے
اور چھٹ جائیگا یہ گھر تجھسے

خاک سے مجھ مریض الفت کی
آئے گی بو تیری محبت کی

دیکھ پچپتائیگا مجھے کھو کر
کیا ملونگی مین خاک پھر ہوکر

یہ تماشا جو تم دکھاتے ہو
جسم نازک مرا جلاتے ہو

یہ تمہاری خطا نہین دلبر
مجکو ہونا تھا نذر برق و شرر

ابھی کچھ بھی نہین گیا ظالم
سر تو زانو سے لے اٹھا ظالم

نہ جلا مجکو اے بت کم سن
مین نے دیکھے نہین بہار کے دن

کہہ رہی تھی وہ بت یہ رو رو کر
کہ تڑپنے لگی وہی رہبر

لگی کہنے چمن مین آگ لگی
لو وہ میرے بدن مین آگ لگی

ہائے مین جلکے خاک ہوتی ہون
خاک مین مل کے پاک ہوتی ہون

کہکے یہ جلگئی وہ شوخ و شریر
رہ گئی اب فقط وہی دلگیر

لگی کہنے غضب کیا تو نے ۔۔۔ سوختہ بے سبب کیا تو نے
خون ناحق کیا ہزارونکا ۔۔۔ نہ رہا کچھ نشان مزارون کا
روح تیری نہ چین پائیگی ۔۔۔ بیکسی میری رنگ لائیگی
تو بھی زندہ اگر رہے گا صنم ۔۔۔ دلمین تیرے رہیگی سوزشِ غم
کیا تعجب بدن ترا پھٹ جائے ۔۔۔ یہ ترا زور و ظلم سب گھٹ جائے
کیون جلاتا ہے مجکو بدانجام ۔۔۔ کرۂ نار مین جلے گا مدام
تیری خاطر سے مین نے اے دلبر ۔۔۔ ساری آفت اُٹھائی یہ سر پر
ہوگیا تو ہی دشمنِ جانی ۔۔۔ ہے سراسر یہ میری نادانی
مین نہ لاتی اگر چمن سے یہان ۔۔۔ کیسے ہوتا تو میرا دشمنِ جان
تجھ سے ہوتی نہ رسم و راہ مری ۔۔۔ کیسے مٹتی یہ جلوہ گاہ مری
ہائے مجکو جلا نہ تو ظالم ۔۔۔ میری ہستی مٹا نہ تو ظالم
رحم کر جسم نازنین پہ مرے ۔۔۔ رحم کر آہِ آتشین پہ مرے
رحم کر نالہ و فغان پہ صنم ۔۔۔ رحم کر جانِ ناتوان پہ صنم
رحم اُٹھتی جوانی پر میری ۔۔۔ رحم دُکھ کی کہانی پر میری
رحم میرے شباب پر للہ ۔۔۔ رحم اپنے عتاب پر للہ
رحم آتا نہین اگر تجکو ۔۔۔ دیکھ تو پیار سے اک نظر مجکو
حیف اُٹھتی تری نظر ہی نہین ۔۔۔ میری باتونکا کچھ اثر ہی نہین

سنگ سے سخت ہے تو اے ظالم
ہائے کیسا ستم ستم ہے ستم

رحم کر رحم جان نثار ہو نمین
اک نظر کی امیدوار ہو نمین

گر تو مجھ سے نہین ہے شرماتا
تجھکو خوف خدا نہین آتا

ہائے کیا وقت ہے یہ حسرتناک
جس سے دشمن کا بھی جگر ہو چاک

ہو نمین ویسے ہی ہائے جانانہ
شمع صورت کی تیری پروانہ

مین نے تجھ سے کیا ہے جو برتاؤ
یہ نتیجہ ہے اسکا آگ لگاؤ

تو ہوا جب سے میہمان اپنا
کر دیا ترک خانمان اپنا

قاف کو آگ دے کے بیٹھی تھی
تیری الفت کو لے کے بیٹھی تھی

آؤ اے حسرتو مرے ارمان
دیکھ لو مجکو اور میری شان

اے مری آرزو مری امید
پھر ملے گی تمہین نہ میری رسید

مجکو دل بھر کے پیار کر لو تم
حسن و جوبن مرے نکھر لو تم

کر چلی نذر مین جوانی کو
ہے سلام اس جہان فانی کو

بے خطا مین جلائی جاتی ہون
بے گنہ یہ سزا مین پاتی ہون

ہائے ناشاد و نامراد چلی
حسن صورت کی لیکے داد چلی

مجکو جانا ہے اب خدا کے حضور
کر دو تم سب معاف میرا قصور

پھر مخاطب ہوئی وہ مجھسے نگار
لگی کہنے کہ یہ چراغ مزار

لے خدا کے لیے تجھ ظالم
میرے دلکو نہ تو دکھا ظالم

سن لے ظالم یہ التجا میری — دیکھ لے شکل بدنما میری

ہائے اتنی ہے تجکو نفرت کیون — مجھپہ ڈالی ہے یہ مصیبت کیون

کیا ستایا تھا مین نے تجکو کبھی — مجھ سے کیا ہے تجھے یہ رنجِ دلی

میرے ارمان کیون مٹاتا ہے — میرے نادان کیون جلاتا ہے

مین جو بچ جاؤنگی تو اے بدظن — وہی ہوجائیگا گل گلشن

انسے بھی پیاری پیاری تصویرین — ابھی کردیتی ہون مین تقدیرین

کرکے پیدا ابھی دکھاؤنگی — تمکو حیران مین بناؤنگی

اس سے اچھا طلسم نادرہ کا — ابھی ہوتا ہے آن مین طیار

ایک ادنیٰ سا تھا یہ میرا خیال — ہے مجھے دستگاہ اسمین کمال

لاکھون ایسے مرقع رنگین — اور صدہا پری حسین حسین

چھوڑے دیتی ہون مین بناکے ابھی — تمہین دکھلاتی ہون بُلاکے ابھی

تم نہ گھبراؤ جو ہوا سو ہوا — کیون یہ غم کھاؤ جو ہوا سو ہوا

تیرا اتنا بھی مجھ سے شرمانا — اور اپنے کیئے پہ پچھتانا

مجکو دیوانہ پھر بناتا ہے — تیری صورت پہ رحم لاتا ہے

مین نہین چاہتی تو ہو دلگیر — رنگ بدلے یہ حسن کی تصویر

مین تو لائی ہون میہمان کرکے — تجکو رکھا ہے نقدِ جان کرکے

مین کرون ظلم کب یہ شایان ہے — ہائے میرا تو پیارا مہمان ہے

بدگمان تو نہو ذرا مجھ سے — کبھی ہوگی نہ یہ خطا مجھ سے
مین کرونگی نہ تجھسے کوئی گلا — دل رہے گا مرا ملے کا ملا
ہے نہ تجھ سے ستم کا دھیان مجھے — بلکہ اب تک ہے یہ گمان مجھے
تجکو نادان سمجھ کے اے دلبر — تیرے عیش و نشاط سے جلکر
دوست بنکر ستم سکھایا تجھے — جسنے یہ روز بد دکھایا مجھے
مجکو اسکی ذرا نہین پرواہ — کاش میرے لیئے ہو تو بیجاہ
ایک عالم نثار ہے تجھ پر — جاتی یہ جان زار ہے تجھ پر
لے اُٹھا آنکھ میرے دلبر آہ — یہ جلاتے ہین مجکو اخگر آہ
پھنکی جاتی ہے ہائے واویلا — میرے مجنون وہی تری لیلا
اس بلا سے بچا خدا کے لیئے — اس لگی کو بجھا خدا کے لیئے
میری دلسوزیونکو کرکے یاد — رحم کر رحم بانئ بیداد
مجھ سی حسرت نصیب پر افسوس — ہائے تیرے رقیب پر افسوس
تیرے عامل کے اس عمل پہ حیف — اس ترے عیش نے خلل پہ حیف
تیری تصویر خوشنما پہ آہ — وا دریغا پڑے جو داغ سیاہ
مجھپہ افسوس تجھپہ واحسرت — رخصت حسن و عشق یا حسرت
میرے دلدار ہائے واویلا — میرے شیرین سخن مرے لیلا
مجھپہ کیون بجلیان گراتا ہے — پھر مین کہتی ہون کیون جلاتا ہے

اس گھڑی کی نہ تھی خبر مجکو / یون جلاؤ گے نلے خطر مجکو

آتشِ ہجر مین حسین اکثر / جلتے رہتے ہین یون تو آٹھ پہر

دل تو جلتا ہے گھر نہین جلتے / شمع سوزان سے پر نہین جلتے

نہ جلاتا ہے بے سبب کوئی / سخت ہوتا ہے ایسا کب کوئی

تیری صورت سے یہ نہ ظاہر تھا / کہ تو ایسا کرے گا حشر بپا

یہ قیامت اُٹھائیگا ظالم / یون جلا کر ہٹائے گا ظالم

مین ہی تھی گو جلانیکے قابل / تو نہ تھا اس ستانیکے قابل

مجکو منظور یہ خطا تھی مری / مجھپہ گذری یہی سزا تھی سری

اور اسکے سوا جو تیرا دل / ظلم رکھے روا جو تیرا دل

میرے سر آنکھو نپر مرے پیارے / مجکو حاصل ہون تیرے نظارے

تو مرے سامنے ہو مین مر جاؤن / مین نہ تڑپون نہ مین تجھے تڑپاؤن

روبرو تیرے میری جان نکلے / مُنہ سے ممکن نہین فغان نکلے

مگر اس موت سے بچا ظالم / مجھ جلی کو نہ تو جلا ظالم

لے بجھا دے تو شمع سوزان کو / نہ لگا داغ نوعِ انسان کو

کر رہی تھی وہ بت یہ رو کے کلام / جل رہا تھا طلسم کا در و بام

تھا مین خاموش جیسے تھا ہی نہین / یون سُنا جیسے کچھ سُنا ہی نہین

سرنگون تھا تو سرنگون ہی رہا / جو چڑھا تھا جنون جنون ہی رہا

جل چکا جب تمام ملک و سپاہ | ہو گیا جل جلا کے خاک سیاہ
لگی کہنے کہ آہ آہ ستم | ہے یہی لطفِ چاہ آہ ستم
دل لگانے کی ہے سزا صد حیف | جل گیا نخل مدعا صد حیف
کیا کرون وا مصیبتا افسوس | کیا جلون وا مصیبتا افسوس
رحم آتا نظر نہین آتا | جسم میرا ابھی ہے جلا جاتا
نے اثر ہے مری آہ و زاری ہے | جل چکے سب اب اپنی باری ہے
خیر تجھسے کرون شکایت کیا | تو سنے گا مری حکایت کیا
آ لگی ہے قریب مین تیرے | ہے جہنم نصیب مین تیرے
اُسنے وستک جو آہ دی یکبار | ہو گئی شق مکان کی دیوار
ایک مردِ ضعیف اور بزرگ | ناتوان و نحیف اور بزرگ
پاس اُسکے شگاف سے آیا | کس قدر جلد قاف سے آیا
اک تپنچہ اُسے دیا لاکر | اور کہا کس لیئے ہے تو مضطر
یہ عمل پڑھ کے فیر کر فے الفور | دیکھ پھر عاملو نکے ظلم و جور
لے کر اُس سے تپنچۂ مقصود | لگی کہنے کہ سن لے اے مردود
مین نے چاہا بہت کہ در گذرون | تیری تقصیر یہ معاف کرون
دلکو بہلاؤن تیری صحبت سے | راہ پر لاؤن آدمیت سے
جانے کس قسم کا ہے تو انسان | شکل انسا نہین ہے یا حیوان

آدمی ہو تو آدمیت ہو — ایسا نا اہل جلد غارت ہو

نہین اللہ کو مگر منظور — ہون مین لاچار و بندۂ مجبور

نہین ٹلتی قضا مگر آئی — تیرے سر پر بلا اُتر آئی

کہہ کے اُسنے کیا تپنچہ سر — اور بولی کہ اب اُٹھا نہ نظر

جاں سے تجکو ہلاک کیا مین کرون — تیرے سینے کو چاک کیا مین کرون

تجھسے ظالم نہین ہون سنگین دل — سخت مشکل سے کرتی ہون بسمل

ساتھ اپنا چراغ لیتا جا — اور نشانی یہ داغ لیتا جا

زخم کھا کر مین ہوگیا بیہوش — ہوگئی وہ پری اُدھر روپوش

گُل ہوا اس طرح چراغِ عمل — ہوگیا سارا شہر مستاصل

جب چلی صبح کو نسیم سحر — باندھا محمل پہ غش نے رختِ سفر

اُٹھ کے بیٹھا تو یہ نظر آیا — ہے وہ ہی غار جس مین تھا کووا

آرہے ہین گھرونسے اپنے کسان — دیکھکر مجکو ہوتے ہین حیران

کوئی اپنی زبان مین کہتا ہے — کیون لہو اسکے تن سے بہتا ہے

ہو رہا ہے عجب طرح ہلکان — جانے کس چیز مین ہے اسکی جان

یہ کسی قافلے سے چھوٹا ہے — کسی قزاق نے یہ لوٹا ہے

ظلم کیسا غضب کیا افسوس — جسم بھی تو جلا دیا افسوس

زخم پر زخم آئے ہین اسکے — خوب ٹکڑے اُڑائے ہین اسکے

کہا مین نے کہ اے شریف کسان | کون اس سرزمین کا ہے سلطان
کیون یہ کیسی ہے خانہ ویرانی | ہے شرر ریز رنجِ روحانی
بولے افسوس کچھ نہ پوچھو حال | ہوگا تمکو بھی سخت سنکے ملال
کل یہان ایک شہر تھا آباد | ساکنانِ دیار تھے دلشاد
ناگہان شعلہ بار آگ لگی | اُٹھی ہر سو پکار آگ لگی
جل گیا سارا شہر دم بھر مین | نہ بچا کوئی بھی کسی گھر مین
بھاگ کر بھی بچا نہین کوئی | رونے کو بھی رہا نہین کوئی
جلگیا شہر و شہر کا سلطان | بیخزان ہوگئی بہار خزان
نہین معلوم کیا یہ آفت تھی | قہر تھا یا بلا قیامت تھی
نظر آتے ہین یہ سیاہ سیاہ | تودۂ خاکریز شہر پناہ
نہ چمن ہے نہ باغبان باقی | نہ مکین ہے نہ ہے مکان باقی
یون تو سب کے لئے فنا ہے ضرور | نہین لیکن قضا کا یہ دستور
شہر کا شہر یون ہلاک کرے | اک گریبان ہزار چاک کرے
عملِ زشت کا ثمر ہے یہی | نقش منسوخ کا اثر ہے یہی
کیجیے توبہ کہیے یہ ہر بار | وقنا ربنا عذاب النار
ایک عامل جو کوہ پر تھا مقیم | کھا گئی اسکو بھی وہ نارِ جحیم
پیر زاہد اور آگ سے سروکار | نہین آتا سمجھ مین کچھ زنہار

یہ تو اگلون سے بھی سنا ہی نہین
آگ ایسی مگر لگی ہو کہین

نہ سنا پھر کسی کسان سے کچھ
نہ کہا مین نے بھی زبان سے کچھ

یہ ہی کہتے چلے گئے وہ کسان
جز خدا کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَان

ہائے وہ سخت جان ہو نہین واللہ
جل جلا کر بھی ہو نہین زندہ آہ

یون سنا کر وہ شوکتِ شاہی
سیدھا اِس سمت کو ہوا راہی

یہ وہ داغِ جگر ہین اور مین ہون
زخم ہر زخم پر ہین اور مین ہون

وہی سودا مرے دماغ مین ہے
وہی تنویر دل کے داغ مین ہے

مجکو تقدیر نے دیا جھٹکا
ہائے اس آسمان نے دے ٹپکا

ہو چکا ہے جگر کباب مرا
لو خدارا تمہین ثواب مرا

مہربان ہون مین لائقِ کُشتن
ہے کوئی مار دے سری گردن

زندگی کا مزا نہین مجکو
ہائے لیتی قضا نہین مجکو

سر جو تن سے مرا جدا ہو جائے
میری قسمت کا فیصلا ہو جائے

دَر بدر خاک کیا اُڑاؤنین
ایسی ذلت سے مر ہی جاؤنین

پھنک چلا ہائے یہ تنِ محرور
لیکے منہ جاؤن کیا خدا کے حضور

شعلہ اُٹھا جو آہِ سوزان کا
بنگیا نخل وہ چراغان کا

نہ رہی پھر اُسے سخن کی تاب
ہو گیا جان بحق وہ خانہ خراب

یون وہ داغی تہِ زمین ہوا
زیبِ محفل ڈراپ سین ہوا

التماس

اے قلم ہے یہ وقت عجز سخن
اسکو دیکھین گے ماہران فن

سب کی خدمت مین سر جھکا کر کے
دلربا یا نہ التجا کر کے

عرض کر یہ کہ مین ہون ہیچمدان
مائلِ شوخیِ سخن سنجان

مین ہی کیا اور کیا مری تحریر
کیا زبان میری اور کیا تقریر

در گذرنا مری خطا سے تم
کام رکھنا مگر عطا سے تم

مین زباندان نہ مین سخندان ہون
اور ذی علم بھی نہ چندان ہون

نہین پیاری زبان دہن مین مرے
نہین لطفِ سخن سخن مین مرے

چلبلاپن بیان مین کچھ بھی نہین
شوخیان داستان مین کچھ بھی نہین

ہے فقط ولولہ طبیعت کا
رنگ ہے فکر کی ذہانت کا

تھا نہ مجکو کبھی یہ سان گمان
مثنوی نظم ہو خدا کی شان

پھر جو اصلاح کی تلاش ہوئی
اور یہ فکر جان خراش ہوئی

کہا دل نے کہ دوسرے کا بار
کون لیتا ہے اپنے سر بیکار

کیون کہین جا کے التجا کیجے
کس سے فریادِ نارسا کیجے

رہا اصلاح سے کلام مرا
سب کی خدمت مین ہے سلام مرا

مجکو شکوہ نہ کچھ شکایت ہے
ختم القصہ یہ حکایت ہے

جبتلک دہر برقرار رہے
پیکرِ حسن یادگار رہے